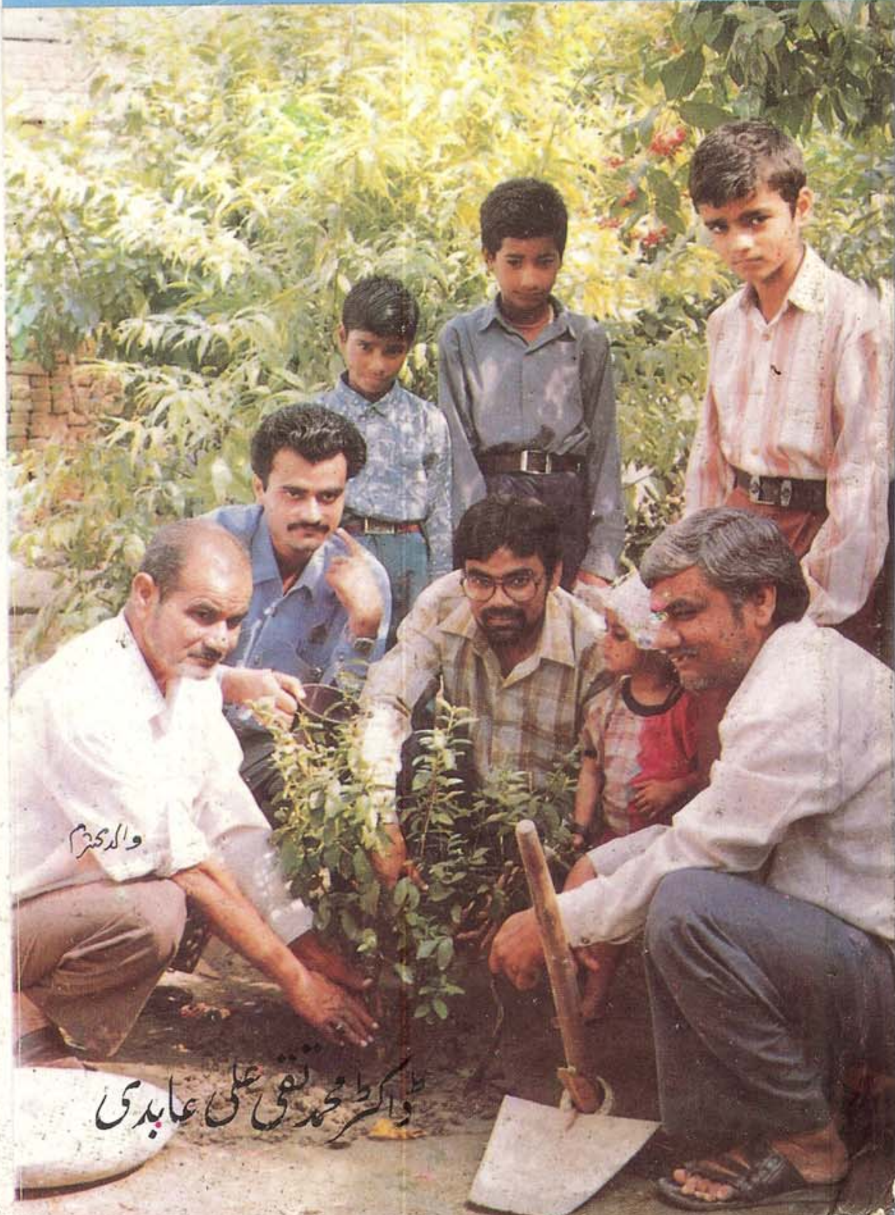
باغبانی اور کسانی



ڈاکٹر محمد تقی علی عابدی

باغبانی اور کسانی

ڈاکٹر محمد تقی علی عابدی
شعبۂ علوم مشرقیہ (عربی و فارسی)
دانشگاہ لکھنؤ

کتاب کا نام	باغبانی اور کسانی
مخطوطہ کا نام	رسالۂ نخلبندی
مصنف	حکیم امان اللہ خان امانی حسینی
مدون و مترجم	ڈاکٹر محمد تقی علی عابدی
کمپوزنگ	آئیڈیل کمپیوٹر سینٹر، کالے کی گلی، مفتی گنج، لکھنؤ۔
ناشر	ڈاکٹر محمد تقی علی عابدی
سنہ اشاعت	۱۹۹۷ء
مطبع	اے۔ بی۔ سی آفسٹ پریس دہلی
قیمت	۱۰۰ روپیہ
تعداد اشاعت	چار سو (۴۰۰)

تقسیم کار

۱۔ ڈاکٹر محمد تقی علی عابدی، حیدر منزل، ۵۰/۴، نیو مفتی گنج، لکھنؤ۔
۲۔ دانش محل، امین آباد، لکھنؤ۔
۳۔ نصرت پبلشرز، امین آباد، لکھنؤ۔

عباس بک ایجنسی رستم نگر درگاہ حضرت عباس لکھنؤ فون: 260756

باغبانی اور کسانی

(عہد مغلیہ کے ایک خطی نسخہ "رسالہء نخلبندی" کا ترجمہ و تدوین)

مصنف
حکیم امان اللہ خان امانی حسینی
مدون و مترجم
ڈاکٹر محمد تقی علی عابدی
(گولڈ میڈلسٹ)

BAGHBANI AUR KISANI

(A PERSIAN MANUSCRIPT ON AGRICULTURE)

RISALA-E-NAKHLA BANDI

WRITEN BY

HAKEEM AMANULLAH KHAN AMANI HUSAINI

EDITED AND TRANSLATED BY

DR. MOHD. TAQI ALI ABIDI

(Gold Medallist)

قرآن کریم میں ہے کہ

(آیا تم نے اس میں بھی غور کیا کہ جو بیج تم بوتے ہو۔ کیا تم اس کو
اگاتے ہو یا ہم اگانے والے ہیں؟)

(سورہ الواقعہ، آیت نمبر ۶۳،۶۴)

اور معصومین (ع) نے ارشاد فرمایا

۱۔ چوتھے امام، امام زین العابدین علیہ السلام

"کھیتی کرو اور باغ لگاؤ۔ جس سے سب کو رزق پہونچتا ہے۔ انسانوں کے علاوہ حیوانات و پرندے تک اس سے فیض پاتے ہیں۔"

۲۔ چھٹے امام، امام جعفر صادق علیہ السلام

"کھیتی (زراعت) کرنا سب سے بڑی کیمیا ہے۔ کاشتکار تمام انسانوں کا خزانہ ہیں۔ جو زمین کو بوتے جوتتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں پاک و پاکیزہ روزی عنایت فرماتا ہے اور وہ مقربین میں شمار ہوں گے۔ بشرطیکہ مومن بھی ہوں۔"

یہ کتاب
فخرالدین علی احمد میموریل کمیٹی،
حکومت اتر پردیش، لکھنؤ
کے
مالی تعاون سے شائع ہوئی۔

مدون و مترجم کی دوسری تصنیفات

۱- پروین اعتصامی حالات اور شاعری، نامی پریس، لکھنؤ، ۱۹۸۴ء-

۲- جدید فارسی شاعری، نامی پریس، لکھنؤ، ۱۹۸۸ء-

(اتر پردیش اردو اکادمی، لکھنؤ سے انعام یافتہ)

۳- فارسی ادب کی شخصیات، نظامی آفسیٹ پریس، لکھنؤ، ۱۹۹۲ء-

(اتر پردیش اردو اکادمی، لکھنؤ سے انعام یافتہ)

(مذکورہ تینوں کتابیں فخر الدین علی احمد میموریل کمیٹی، حکومت اتر پردیش، لکھنؤ کے مالی تعاون سے شائع)

۴- اسلام اور جنسیات، عباس بک ایجنسی، لکھنؤ، ۱۹۹۴ء-

۵- اسلام اور سیکس، عباس بک ایجنسی، لکھنؤ، ۱۹۹۵ء-

۶- امامیہ نماز، عباس بک ایجنسی، لکھنؤ، ۱۹۹۷ء-

۷- ترجمہ و تذکرہ عقد ثریا (زیر طبع)

۸- تحفۃ العوام (زیر طبع)

فہرست

عکس مخطوطات

"آغشته ایم هر سر خاری بخون دل
قانون باغبانی صحرا نوشته ایم"
غالب دهلوی

"یادداشت"

میں نے ۲۲ نومبر ۱۹۸۲ء کو ہسٹری آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی پروجکٹ، نسٹیڈس (سی۔ایس۔آئی۔آر۔) لکھنؤ میں ریسرچ فیلو کی حیثیت سے ذمہ داری سنبھالی۔ اس پروجکٹ میں، میں نے ابتداء میں طبیعاتی فلسفہ پر ملا محمود جونپوری کی عربی کتاب "شمس بازغہ" کا اردو اور ہندی میں ترجمہ کیا۔جس کو چھپوانے کی ذمہ داری صدر دفتر (دہلی) نے لی۔ بعدمیں، راقم نے ترجمہ کی کتابت اور کمپوزنگ کا پروف بھی پڑھا۔ جس پر سابق ڈائریکٹر نسٹیڈس پروفیسر اے۔ رحمان کا تعارف اور لکھنؤ پروجکٹ کے پروجکٹ انچارج پروفیسر وزیر حسن عابدی کا پیش لفظ تھا۔لیکن ابھی تک یہ اطلاع نہ مل سکی کہ مذکورہ ترجمہ شائع ہوایانہیں۔

اسی پروجکٹ میں راقم الحروف نے دوسرے اور کاموں کے ساتھ "باغبانی اور کسانی" سے متعلق فارسی مخطوطہ "رسالہ نخلبندی" کا بھی اردو اور ہندی میں ترجمہ کیا۔ اسی بیچ ڈاکٹر عرفان حبیب کی کتاب "مغل ہندوستان کا طریق زراعت" کا مطالعہ کیا۔اس سے یہ اطلاع ملی کہ "رسالہ نخلبندی" کی جدی تصنیف "گنج باد آورد" ہے۔ لہٰذا "گنج باد آورد" کے نسخوں کو تلاش کیا۔ تلاش و جستجو کے بعد احساس ہوا کہ رسالہ نخلبندی کے کئی مصنف اور نام ہیں۔ چنانچہ اس پر تفصیلی بحث بعنوان "رسالہ نخلبندیہ کا مصنف اور مآخذ" لکھی۔ جو سہ ماہی "دانش"، اسلام آباد، پاکستان کے شمارہ نمبر "۱۰" ۱۹۸۸ء، میں شائع ہوئی۔

مذکورہ رسالہ پر تحقیقی کام چل ہی رہا تھا کہ نسٹیڈس کے صدر دفتر سے اطلاع ملی کہ لکھنؤ کا پروجکٹ ۳۰ اپریل ۱۹۸۸ء کو بند کر دیا جائے گا۔ مجھے سخت تشویش ہوئی کہ کہیں

مذکورہ رسالہ پر کی گئی میری محنت رائگاں نہ ہو جائے۔ اس احساس کے پیش نظر میری مسلسل تلاش و جستجو جاری رہی۔ اسی تلاش و جستجو کا نتیجہ ہے کہ اب "رسالۂ نخلبندی" کے مصنف حکیم امان اللہ خان امانی حسینی کابلی ثم ہندستانی کے حالات اور تصنیفات کا مختصر تعارف اور رسالۂ نخلبندی کا متن مع اختلافات نسخ اور ترجمہ کے پیش کیا جارہا ہے۔ متن اور ترجمہ کو پیش کرنے میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ قریب قریب متن کے مقابل صفحہ پر ترجمہ کو دیا جائے۔ جس سے تقریباً سبھی صفحات پر متن یا ترجمہ کی دو چار سطریں آگے پیچھے ہوگئی ہیں۔ جہاں ترجمہ نے دو صفحات (دیکھیے ص ۵۵ و ۵۷، ۶۹ و ۷۱ اور ۱۱۵ و ۱۱۷) گھیر لیے ہیں، وہاں متن والے صفحہ (دیکھیے ص ۵۶، ۷۰ اور ۱۱۶) پر مخطوطہ کے عکس کو پیش کیا گیا ہے۔ ان عکسوں میں ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال اور این۔بی۔آر۔آئی۔ لکھنؤ کے بعض صفحات کے عکس موجود ہیں۔

یہاں یہ وضاحت کرنا ضروری ہے کہ راقم نے "گنج باد آورد" کے نسخے این۔بی۔آر۔آئی۔ لکھنؤ (مکمل)، طبیہ کالج، علی گڑھ (مکمل)، ندوۃ العلماء، لکھنؤ (ناقص از آخر) اور آندھرا پردیش گورمنٹ مینسکرپٹس لائبریری اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، حیدر آباد (دو نسخے اور دونوں ناقص از ابتداء و آخر) میں دیکھے۔ علاوہ برایں ایک مخطوطہ "کتاب فلاحت" (مکمل) مولانا آزاد لائبریری، علی گڑھ میں بھی دیکھا۔ لیکن متن کی تیاری میں صرف

الف۔ ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال، کلکتہ۔ باعلامت "ای"

ب۔ این۔بی۔آر۔آئی۔ لکھنؤ۔ باعلامت "این"

ج۔ مولانا آزاد لائبریری، علی گڑھ۔ باعلامت "آزاد"

کے نسخوں سے ہی مدد لی گئی ہے۔ طبیہ کالج، علی گڑھ میں موجود مخطوطہ "گنج باد آورد" مکمل تو ہے، لیکن اس سے استفادہ کا خاطر خواہ موقع نہ مل سکا۔ اس کے علاوہ "گنج باد آورد" کے باقی دیکھے گئے نسخے نامکمل ہیں۔

اس متن کی تیاری میں بنیادی طور پر ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال کے مخطوطہ

"رسالۂ نخلبندی" کو ہی پیش نظر رکھ کر وہ متن رکھا گیا ہے، جو ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال کے نسخہ میں ہے (مثلاً فلاحت حبہ اسودا اور رشاد کا ذکر این۔بی۔آر۔آئی۔ لکھنؤ کے نسخہ میں نہیں ہے)۔ لیکن اس میں وہ متن نہیں بڑھایا گیا ہے، جو دوسرے مخطوطہ میں ملتا ہے۔ مثلاً این۔بی۔آر۔آئی۔ لکھنؤ کے نسخہ میں انار، جوز (اخروٹ) زیتون، سفرجل (آبی)، قراصیا (آلو بالو)، بلوط (سپاری)، فستق (پستہ)، بندق (فندق، چھوٹا بیر) وغیرہ کا بھی ذکر ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ رسالۂ نخلبندی، گنج باد آورد کے صرف گیارھویں باب کے کچھ حصہ کی نقل ہے۔ جب کہ گنج باد آورد میں کل ۱۶ باب ہیں۔ لہٰذا اگر متن میں کسی ایک چیز کا بھی اضافہ کر دیا جائے، تو یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ گنج باد آورد کے کسی دوسرے حصہ کو متن میں کیوں نہیں بڑھایا گیا؟ اور گنج باد آورد کی تصحیح کرنا میرا مقصد بھی نہیں ہے۔ اسی مسئلہ کو مد نظر رکھتے ہوئے بعض دوسرے نسخوں کی مدد سے صرف رسالۂ نخلبندی کی ترتیب و تصحیح کے بعد متن تیار کیا گیا ہے۔

یہاں یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ متن کی تیاری میں نقطوں کے معمولی ہیر پھیر (مثلاً ببرند۔ببرد، بکارند۔بکارد، بپرورد۔پرورد، پرکند۔پرکند، بیندازند۔بیدازند، بنهند۔نهند وغیرہ)، املے کی معمولی غلطیوں (مثلاً شفتالو۔شفتا، ذراع۔ذرع، قراضیا۔قراصیا وغیرہ) اور بعض لفظوں کے ہیر پھیر (مثلاً نخود و عدس۔عدس و نخود، فلاحت سپستان۔فلاحت شجر سپستان، فلاحت لیمو۔ فلاحت شجر اللیمو، فلاحت زعرور۔ فلاحت شجر الزعرور وغیرہ) پر اختلافات نسخ تیار کرنے کے دوران کوئی توجہ نہیں دی گئی ہے۔ کیوں کہ اس سے مطلب پر کوئی خاص اثر نہیں پڑتا۔ اس کے بر خلاف ان نقطوں کے ہیر پھیر (مثلاً بطرفی۔بطریقی، بحرقہ۔ بخرقہ، نبرند۔ببرند، کج۔گنج وغیرہ) کی نشاندہی اختلافات نسخ میں کی گئی ہے۔ جن سے معنی میں بہت زیادہ فرق پڑتا ہے۔ اس میں حتی الامکان سیاق و سباق کو مد نظر رکھتے ہوئے صحیح لفظ کو متن میں اور دوسرے لفظ کو اختلافات نسخ میں جگہ دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ان اختلافات (مثلاً فلاحت نارجیل۔ فلاحت النارجیل، فلاحت لو۔ فلاحت شجر البقم

وغیرہ) پر بھی توجہ دی گئی ہے۔ جس سے ایک دوسرا اہم معنی لفظ معلوم ہوتا ہے۔ اس میں یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ نخلبندی میں ملنے والے لفظ کو متن میں اور دوسرے نسخوں میں ملنے والے لفظ کو اختلافات نسخ میں جگہ دی جائے۔ یہاں یہ لکھ دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ اگر مخطوطہ میں آن، را، در، از، کہ وغیرہ کتابت کی غلطی سے چھوٹا ہوا محسوس ہوا ہے، تو اسے متن میں لکھ دیا گیا ہے، لیکن اس کی نشاندہی اختلافات نسخ میں نہیں کی گئی ہے۔ علاوہ بر ایں جہاں عبارت کے مفہوم کو مد نظر رکھتے ہوئے کسی لفظ کو بڑھانا چاہا ہے، وہاں اس لفظ کو قوسین [ ] نشان میں کر دیا گیا ہے۔ جو اس بات کی دلیل ہے کہ وہ لفظ کسی بھی مخطوطہ میں نہیں ملتا، لیکن اس لفظ کے بغیر، عبارت کا مطلب پوری طرح صاف نہیں ہوتا۔

بہرحال ہر ممکن تلاش و جستجو اور دیدہ ریزی کے بعد اس کام کو مکمل کر کے اہل علم کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ لیکن مجھے اس بات کا اعتراف ہے کہ میری یہ ادنیٰ کوشش اس وقت تک ناکافی رہتی، جب تک کہ بعض لوگوں کی سرپرستی، ہمدردی اور نیک مشورے شامل حال نہ ہوتے۔ لہٰذا مناسب ہے کہ ان لوگوں کا شکریہ ادا کیا جائے، جنہوں نے کسی نہ کسی طرح سے اس کام میں مدد فرمائی۔

اس سلسلہ میں، میں سب سے پہلے پروفیسر وزیر حسن عابدی کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال سے "رسالہ نخلبندی" کا نسخہ منگایا اور اس کے ترجمہ کی ذمہ داری مجھے سونپی۔ بعد میں استاد محترم پروفیسر سید نیر مسعود رضوی نے رسالہ کو، ترتیب و تصحیح اور مصنف کے حالات و تصانیف کا تعارف پیش کر کے کتابی شکل دئے جانے کا خیال ظاہر کیا۔ جس کو راقم الحروف نے استاد محترم کا نیک اور اہم مشورہ سمجھ کر عملی جامہ پہنایا۔ اس لحاظ سے استاد محترم خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں۔ کیوں کہ انہوں نے ہی اس پورے خیال کی بنیاد رکھی نیز مسودہ کو دیکھ کر ترمیم و اضافہ بھی کیا۔ حقیقت میں ان لوگوں کا شکریہ، زبان یا قلم سے کسی طرح ادا نہیں کیا جا سکتا۔

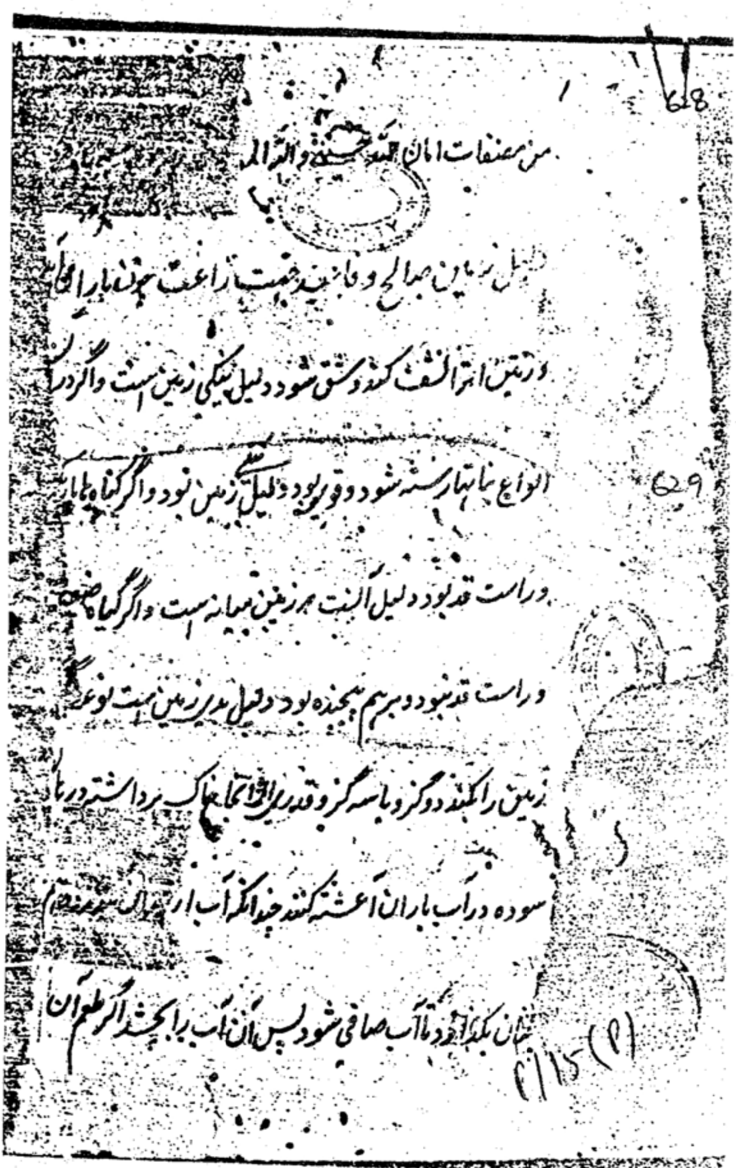
میں کتب خانہ ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال، کلکتہ، این۔ بی۔ آر۔ آئی۔ لکھنؤ،

ندوۃ العلماء، لکھنؤ، طبیہ کالج، علی گڑھ، مولانا آزاد لائبریری، علی گڑھ، آندھرا پردیش گورمنٹ اورینٹل مینسکرپٹس لائبریری اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، حیدر آباد، ٹیگور لائبریری، لکھنؤ، کتب خانہء سلطان المدارس، لکھنؤ، کتب خانہء مدرسۃ الواعظین، لکھنؤ، استاد محترم پروفیسر محمد ولی الحق انصاری (لکھنؤ) کی ذاتی لائبریری، استاد محترم پروفیسر سید نیر مسعود رضوی (لکھنؤ) کی ذاتی لائبریری، سالار جنگ میوزیم، حیدر آباد اور نیشنل آرکائوز آف انڈیا، نئی دہلی کے سبھی ذمہ داروں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہر ممکن تعاون دے کر استفادہ کا موقع فراہم کیا۔ آخر میں، اس سلسلہ میں والد محترم سید حیدر علی، والدہ محترمہ سیدہ ذاکیہ بیگم، برادر محترم محمد صفدر علی، ڈاکٹر آصفہ زمانی، چودھری سبط محمد نقوی، ڈاکٹر سلمان عباسی، سید محمد رضا باقر عرف قمر احسن، ساجد زید پوری، منیر جہاں، سید ریحان عباس رضوی، محمد رضا علی، عابد حسین حیدری، ڈاکٹر عارف ایوبی، بلقیس فاطمہ اور علی مہدی رضوی ایڈوکیٹ بھی شکریہ کے مستحق ہیں، جنہوں نے اس کام میں کسی نہ کسی طرح سے مدد فرمائی۔ مسودہ کے پروف کو پڑھنے میں اہلیہ محترمہ ساجدہ بانو بھی شکریہ کی مستحق ہیں۔ جنہوں نے اس میں مدد فرمائی اور میرے پیارے بچوں عسکری مہدی، اطہر مہدی اور اصغری فاطمہ نے ان کا پورا پورا ساتھ دیا۔ حقیقت میں یہی لوگ مجھے کام کرنے کا پورا موقع فراہم کرتے ہیں۔ جن کا کسی طرح سے شکریہ ادا نہیں ہوسکتا، البتہ ہر لمحہ دعائیں ضرور نکلتی ہیں۔

بہر حال اب، ہر ممکن تلاش و جستجو کے بعد یہ کام مکمل ہوا اور کتابی شکل میں آپ کے سامنے ہے۔ لیکن مجھے اس بات کا احساس ہے کہ چوں کہ انسان خطا و نسیان کا مرکب ہے، اس لئے اس کتاب میں بھی کچھ نہ کچھ کمیاں رہ گئی ہوں گی۔ لیکن پھر بھی اپنی غلطیوں اور کمیوں کا اعتراف کرتے ہوئے، کتاب اس خیال سے پیش ہے کہ

ہر کہ خواند دعا طمع دارم　　　زانکہ من بندہء گنہ گارم

۶، اپریل ۱۹۹۵ء　　　سید محمد تقی علی عابدی


628

من مصنفات امان الله حسینی والدالم

دلیل بر این زمین صالح و قابل بود جهت زراعت چون باران آید

و زمین از آن شگاف کنند و شق شود دلیل نیکی زمین است و اگر در

انواع بنا هموار بسته شود و تو بر تو بود دلیل [illegible] زمین بود و اگر گیاه بار 629

و راست قد بود دلیل آن است که زمین میانه است و اگر گیاه ضعیف

و راست قد نبود و بر هم پیچیده بود دلیل بدی زمین است نوع دیگر

زمین را بکنند دو گز و یا سه گز و قدری از آنجا خاک برداشته در [illegible]

سوده در آب باران آغشته کنند چندانکه آب از آن سیر شود مقدار

نشان بگذارند تا آب صافی شود پس آن آب را بچشند اگر طعم آن

(۲) ۲/۱۵

عکس مخطوطهء نخلبندی

"رسالہء نخلبندیہ کا مصنف اور مآخذ"

باغبانی اور کسانی سے متعلق ایک رسالہ "نخلبندیہ" کے نام سے ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال، کلکتہ سے موصول ہوا۔ جس کے متعلق بعض جگہ مندرجہ ذیل اشارات ملتے ہیں :

۱۔ انڈین نیشنل سائنس اکادمی (انسا) کے جانب سے شائع شدہ ببلوگرافی میں مصنف کا نام احمد علی بن محمد خلیل جونپوری اور لکھے جانے کا سنہ ۹۱-۱۷۹۰ء (۱۲۰۵ھ) ہے۔ یہ (نخلبندیہ) دو حصوں "شجرہء نہال" اور "نسخہء خوشباد" پر منحصر ہے۔

۲۔ ڈاکٹر عرفان حبیب کی ترقی اردو بورڈ، دہلی سے شائع شدہ کتاب "مغل ہندوستان کا طریق زراعت" میں صفحہ ۶۳-۵۶۲ پر حسب ذیل عبارت آئی:

"نسخہ در فن فلاحت ۔ ای-۲-۴۷۰ or ۱۶۴۱۰ اوراق ۲۵ الف ۔۴۸ الف علی گڑھ لٹن، فارسیہ علوم، ۵۱، یہ بات انڈیا آفس میوزیم کے مخطوطات کے متن کے ابتدائی الفاظ سے ظاہر ہوتی ہے کہ یہ کسی بڑی تصنیف کا گیارہواں باب ہے۔ مخطوطہء علی گڑھ کے خاتمہ پر جس کی نقل ۱۷۹۳ء میں اتاری گئی تھی (لیکن جو شروع و آخر دونوں سروں پر نامکمل ہے) یہ تحریر ہے کہ یہ دارا شکوہ کے "گنج باد آورد" کا ایک جزو ہے۔ سنہ ۱۲۰۵ھ (۹۱-۱۷۹۰ء) میں تحریر شدہ رسالہ نخلبندیہ میں

(Add ۱۴،۶۶۲ ورق ۹۵ب) جو اس رسالہ کی تقریباً ایک نقل ہے، اس کی جدی تصنیف کا یہی نام بتایا گیا ہے، مگر اسے امان اللہ حسینی خانہ زاد خان سے منسوب کیا گیا ہے، یہ انتساب غالباً درست ہے، کیوں کہ جہانگیر کے مشہور امیر مہابت خان کے لڑکے امان اللہ حسینی خانہ زاد خان نے ایک مجموعہ موسومہ "گنج باد آورد" چھوڑا ہے۔

(Rieu's British Museum Catalogue ۲:۵۰۹ب)

اس کا مصنف ایک دوسری تصنیف جسے وہ کتاب "شجرۃ النہال" کے نام سے پکارتا ہے، کے احسان کا معترف ہے۔ جو Lindesiawa ۴۸۴ Add ۲۵۳۴۲ (جزو) اور Add ۱۷۷۱ میں محفوظ تصنیف کے تقریباً بالکل مماثل ہے۔ آخر الذکر تصنیف بظاہر فارس میں لکھی گئی تھی اور معلوم ہوتا ہے کہ امان اللہ نے نظر ثانی کے بعد ہندستان کی پیداواروں (پھلوں اور فصلوں) کا اس میں اضافہ کیا۔"

ان دونوں تحریروں اور رسالے کو دیکھنے کے بعد کچھ باتیں تحقیق طلب معلوم ہوئیں۔

۱۔ رسالہ کا اصل نام کیا ہے؟

۲۔ اس رسالہ کا مصنف کون ہے؟

یوں تو انڈین نیشنل سائنس اکادمی کی ببلو گرافی اور ڈاکٹر عرفان حبیب کی کتاب دونوں میں رسالہ کا نام "نخلبندیہ" اور لکھے جانے کا سنہ ۱۲۰۵ھ ہی لکھا ہے۔ لیکن کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا نام "نخلبندی" ہے۔ جو ۲۳ ذی قعدہ ۱۲۶۱ھ (۱۸۴۵ء) میں نقل کیا گیا۔ کیوں کہ ترقیمہ میں یوں لکھا ہے:

"تمام شد رسالہ نخلبندی بتاریخ بست و سوم ماہ ذی قعدہ یوم دوشنبہ ۱۲۶۱ ھ، تحریر شہر کانپور، بر مکان جناب برادر صاحب قبلہ و کعبہ محمد میرزا صاحب سلمہ التعالیٰ۔"

اس سے یہ معلوم ہوا کہ رسالہ کا نام "نخلبندی" ہے۔

اسی طرح انڈین نیشنل سائنس اکادمی کی ببلو گرافی میں لکھے مصنف کا نام، موجودہ رسالہ میں کہیں نہیں ملتا۔ لیکن شروع میں یہ ضرور ملتا ہے کہ "من مصنفات امان اللہ حسینی"۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اس رسالہ کا مصنف امان اللہ حسینی ہے۔ جس کا اندازہ ڈاکٹر عرفان حبیب کی مذکورہ عبارت سے بھی ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نخلبندی، گنج باد آورد کے گیارھویں باب کی نقل ہے۔

اس لئے راقم الحروف نے "نخلبندی" کی جدی تصنیف "گنج باد آورد" کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ جس کے مخطوطات این۔بی۔آر۔آئی۔ لکھنؤ، ندوۃ العلماء، لکھنؤ، طبیہ کالج، علی گڑھ، میڈیکل کالج ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ہمدرد، دہلی، طبیہ کالج، دہلی، خانقاہ مجیبیہ، پھلواری، آصفیہ، حیدر آباد اور رضا لائبریری، رامپور میں موجود ہیں۔

راقم نے اس کے دو مکمل نسخوں (این۔بی۔آر۔آئی۔ لکھنؤ اور طبیہ کالج، علی گڑھ) کا مطالعہ کیا۔ جس سے یہ واضح ہوا کہ "نخلبندی" کا موجودہ حصہ اور "گنج باد آورد" کا گیارھواں باب قریب قریب ایک ہی ہے۔ لیکن اس سے کچھ سوال سامنے آتے ہیں۔

۱۔ "گنج باد آورد" کا مصنف کون ہے؟

۲۔ "گنج باد آورد" کا صحیح نام کیا ہے؟

۳۔ نخلبندی، گنج باد آورد کے گیارھویں باب کی نقل ہے یا گنج باد آورد کا گیارھواں باب نخلبندی کا؟

"گنج باد آورد" کا مصنف کون ہے؟ یہ سوال اس لئے اٹھتا ہے کہ اس کے دو مصنف

بتائے جاتے ہیں دارا شکوہ اور امان اللہ حسینی۔

جہاں تک دارا شکوہ کا نام بتایا جاتا ہے، وہ غالباً ان وجوہ سے ہو:

الف۔ مولانا آزاد لائبریری علی گڑھ میں موجود مخطوطہ "کتاب فلاحت" (جو تقریباً نخلبندی کے مثل ہے) کے ترقیمہ میں لکھا ہے "تمام شد کتاب فلاحت بتاریخ پنجم شہر ذی قعدہ ۱۲۰۷ ہجری منقول از کتاب گنج باد آورد کہ تالیف دارا شکوہ نمودہ دراں علوم طب وغیرہ لواحق درج کردہ"۔

ب۔ طبیہ کالج، علی گڑھ کے مخطوطہ کے آخری ورق ۵۴۴ پر یہ الفاظ ملتے ہیں:
"تمت داراشکوہی"۔

اس سے یہ گمان ہوتا ہے کہ اس کتاب کا نام "داراشکوہی" ہے۔ شاید اسی وجہ سے اس کے مصنف کا نام بھی دارا شکوہ لکھ دیا گیا ہو۔

لیکن خیال یہ ہے کہ "گنج باد آورد" کا مصنف دارا شکوہ نہیں ہے۔ کیوں کہ طبیہ کالج، علی گڑھ کے مخطوطہ کے ورق ۲ اور این۔ بی۔ آر۔ آئی۔ لکھنؤ کے مخطوطہ کے صفحہ ۵ پر ہے:

"درین عہد کہ کار دانش جہل و سرمایہ، جہل دانش شدہ بود فراہم آرندہ، این گنج دانش امان اللہ المخاطب بخان زمان فیروز جنگ ابن مہابت خان خانخانان بہادر سپہ سالار سید محمد غیور الحسینی۔"

اور علی گڑھ کے مخطوطہ کے آخری ورق ۵۴۴ پر یہ عبارت ملتی ہے:

"صاحب تالیف این تصنیف شریف امان اللہ مخاطب بخان زمان فیروز جنگ بن مہابت خان خانخانان بہادر سپہ سالار"۔

لیکن "گنج باد آورد" میں دارا شکوہ کا نام کہیں نہیں دکھائی دیتا۔ علاوہ بر این خود رسالہ نخلبندی (جو کہ گنج باد آورد کے گیارھویں باب کی نقل ہے) میں بھی یہ الفاظ آئے ہیں:

"من مصنفات امان اللہ حسینی"۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ اس (گنج باد آورد) کا مصنف امان اللہ حسینی ہے۔

اب جہاں تک "گنج باد آورد" کے صحیح نام کا سوال ہے، تو علی گڑھ کے مخطوطہ میں اس کا نام "قرابادین خانزمانی مشہور بگنج باد آورد دارا شکوہی و قرابادین دارا شکوہی" ملتا ہے۔ اور اسی مخطوطہ میں ورق ۶ پر ہے:

"این دفتر شگرف را بگنج باد آورد صاحب قرانی موسوم گردانید"۔

کیا صاحب قرانی سے خیال ہوتا ہے کہ یہ کتاب شاہجہاں کے عہد میں مکمل ہوئی۔ اور اسی مخطوطہ کے ورق ۵۴۴ پر الفاظ ہیں: "تمت دارا شکوہی"۔ لیکن یہ نام صحیح نہیں معلوم ہوتے کیوں کہ علی گڑھ اور لکھنؤ کے دونوں مخطوطات کے شروع میں ہی یہ عبارت آئی ہے:

"گنج باد آورد حکمت الٰہی ترکیب هیولائی انسانی است"۔

اور یہی یعنی "گنج باد آورد" ہی صحیح معلوم ہوتا ہے۔ کیوں کہ گنج باد آورد صاحبقرانی میں صاحبقرانی کا استعمال غلط معلوم ہوتا ہے اور قرابادین خانزمانی، "گنج باد آورد" کے نام سے مشہور ہوئی۔ یعنی خانزمان کی قرابادین ہی "گنج باد آورد" ہے۔ اس لئے اس کا صحیح نام "گنج باد آورد" ہی معلوم ہوتا ہے۔

یہ گنج باد آورد طب کی ایک ضخیم کتاب ہے۔ جس میں مصنف نے باغبانی اور کسانی سے متعلق بھی کچھ لکھا ہے اور علی گڑھ کے مخطوطہ میں تووزن سے متعلق بھی ملتا ہے۔

آخری اور سب سے اہم سوال یہ اٹھتا ہے کہ نخلبندی، گنج باد آورد کے گیارھویں باب کی نقل ہے یا گنج باد آورد کا گیارھواں باب نخلبندی کا۔ کیوں کہ مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نخلبندی کے ورق ۱۶ پر کچھ تجربہ کی بات لکھی ہے:

"وچون شاخ امرود بر درخت شاہ توت پیوند کنند میوہء آن سرخ شود

وہمچنین اگر شاخ سیب بر درخت شاہ توت پیوند کنند میوۂ آن سرخ

شود و شاخ جوز بر درخت دیگر پیوند نتوان کرد۔"

جب کہ گنج باد آورد (لکھنؤ) کے مخطوطہ میں صفحہ ۶۳۲ پر یہ عبارت آئی ہے:

"و چون شاخ امرود بر درخت شاہ توت پیوند کنند میوہ، آن سرخ شود

وشاخ جوز بر درخت دیگر پیوند نتوان کرد۔"

ان تحریروں کو دیکھنے پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ نخلبندی میں "وہمچنین اگر شاخ سیب بر درخت شاہ توت پیوند کنند میوہ، آن سرخ شود" عبارت زیادہ ہے۔ جو ایک تجربہ کی بات ہے۔ اب سوال یہ اٹھتا ہے کہ یہ تجربہ کی بات صاحب نخلبندی نے کیسے لکھ دی؟ یہ بھی ممکن ہے کہ "گنج باد آورد" کا کوئی ایسا نسخہ نقل کرنے والے کے پاس ہو، جس میں یہ تجربہ کی بات لکھی ہو۔لیکن جب آگے بڑھ کر آم کی بحث ملتی ہے، تو آم کی قلم سے متعلق بات "نخلبندی" کے مصنف نے لکھی ہے۔جب کہ "گنج باد آورد" کے مصنف نے قلم لگانے کی باتیں تو تفصیل سے لکھی ہیں، لیکن آم کی قلم کی بات نہیں لکھی۔

اس بحث کے ساتھ ساتھ ایک بحث اور سامنے آتی ہے۔وہ یہ کہ "نخلبندی" کے مصنف نے بیگن کی بحث میں ورق ۱۸ پر ایک کتاب "شجرہ، نہال" کا بھی ذکر کیا ہے:

"و آن بر انواع است بدور و مستطیل و سفید و بنفشجی و شیرین و تلخ

وسردو آبدار و رقیق و غلیظ، این است آنچہ از کتاب شجرہ، نہال نقل

برداشتہ شد۔"

اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نخلبندی کے مصنف نے شجرہ، نہال (جو انڈین نیشنل سائنس اکادمی، نئی دہلی، سے شائع شدہ ببلو گرافی کے مطابق امان اللہ حسینی کی تصنیف ہے) سے استفادہ کیا ہے۔یہی ذکر گنج باد آورد (لکھنؤ) میں بھی ملتا ہے۔لیکن گنج باد آورد (لکھنؤ) کے صفحہ ۶۳۲ پر قلم لگانے کی بحث میں ایک دوسری کتاب "کتاب فلاحت" کا

بھی ذکر ہے:

"چون این درخت بار آورد شفتالو را دانہ نباشد وصحت این تجربہ
معلوم شدہ است از کتاب فلاحت"۔

یہی عبارت مولانا آزاد لائبریری، علی گڑھ میں موجود مخطوطہ "کتاب فلاحت" کے صفحہ ۴۲ پر بھی ملتی ہے اور آخر میں اس کتاب کا نام بھی "کتاب فلاحت" لکھا ہے۔

معلوم یہ ہوا کہ "گنج باد آورد" کا مصنف "کتاب فلاحت" کا احسان مند ہے اور علی گڑھ میں موجود "کتاب فلاحت" کا مخطوطہ جس کا نمبر علوم فارسیہ ۱۵ ہے۔ خود گنج باد آورد کے گیارھویں باب کی نقل ہے۔ "کتاب فلاحت" کا ذکر ملنے پر ضروری ہوا کہ کتاب فلاحت، گنج باد آورد اور نخلبندی کا سنہ تحریر معلوم کیا جائے۔ جس کے بارے میں انڈین نیشنل سائنس اکادمی، نئی دہلی سے شائع شدہ ببلوگرافی سے معلوم ہوا کہ ان کا سنہ بالترتیب ۱۲۰۷ھ (۹۲-۱۷۹۲ء)، سترھویں صدی اور ۱۲۰۵ھ (۹۱-۱۷۹۰ء) ہے۔ اب سوال یہ اٹھتا ہے کہ اگر "نخلبندی"، "گنج باد آورد" کی نقل ہے تو "گنج باد آورد" کے مصنف نے "کتاب فلاحت" جو "نخلبندی" کے بعد کی ہے، کا ذکر کیسے کیا؟ اگر یہ نقل شدہ کتاب کا سنہ ہے تو "کتاب فلاحت" کا اصل نسخہ کب، کہاں اور کس نے لکھا؟ جہاں تک "گنج باد آورد" کے لکھے جانے کا سنہ کا تعلق ہے وہ طبیہ کالج، علی گڑھ کے مخطوطہ کے ورق ۴۴۵ پر لکھے ایک شعر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ۱۰۴۰ھ (۳۱-۱۶۳۰ء) ہے:

سال ختمش از خرد جستم و گفت "ختم" شد تاریخ ختم این کتاب

۱۰۴۰ھ

اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ "گنج باد آورد" سب سے پرانی تصنیف ہے۔ لیکن اگر "نخلبندی" کو بعد کی نقل شدہ کتاب مانتے ہیں تو یہ ظاہر ہے کہ ۱۰۴۰ھ۔(۳۱-۱۶۳۰ء) میں لکھی گئی طب کی عظیم کتاب "گنج باد آورد" کا گیارھواں باب ہے۔ جس کا مصنف امان اللہ حسینی

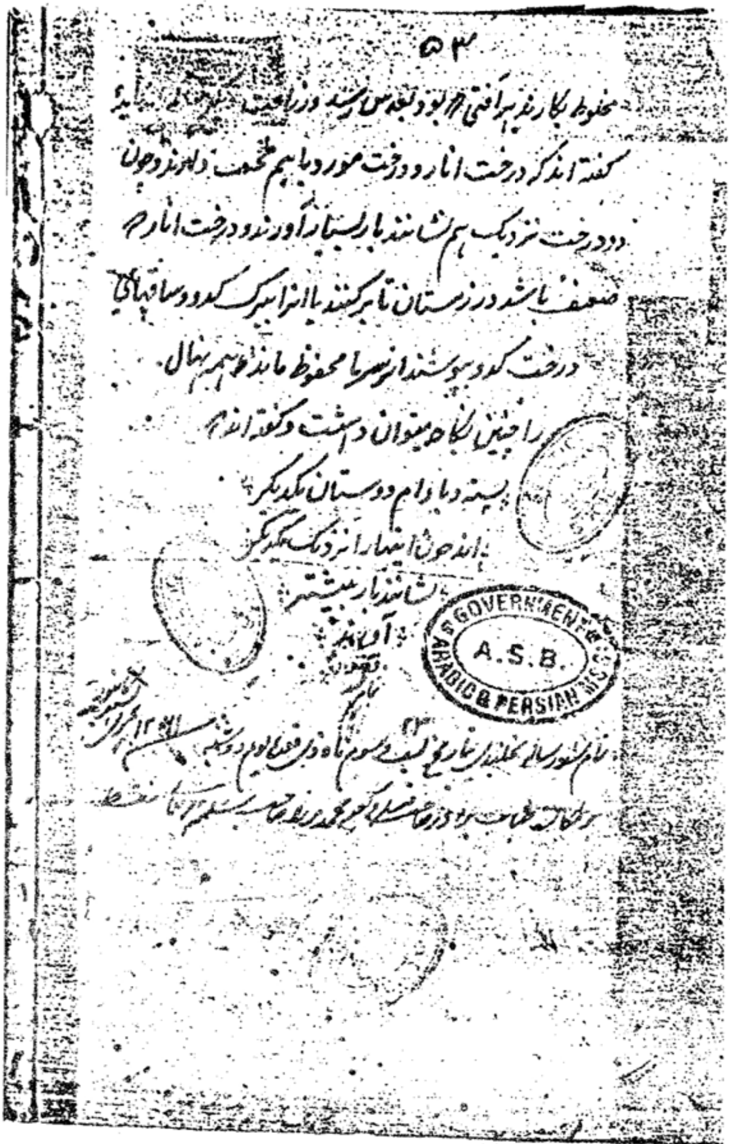
ہے۔ جس نے باغبانی اور کسانی پر لکھی جانے والی کتاب نخلبندی میں "کتاب فلاحت" سے استفادہ کیا ہے اور نخلبندی کے لئے انڈین نیشنل سائنس اکادمی کے ببلو گرافی میں ملتا ہے کہ نخلبندی خود دو حصوں یعنی "شجرہء نہال" اور "نسخہء خوش باد" پر منحصر ہے اور جو حصہ "گنج باد آورد" میں ملتا ہے وہ "نسخہء خوش باد" کے مثل ہے۔ اس لئے یہ ماننا غلط نہ ہو گا کہ پوری نخلبندی گیارھویں باب کی نقل نہیں ہے بلکہ صرف ایک حصہ "نسخہء خوش باد" ہے جو گنج باد آورد کے گیارھویں باب کی نقل ہے۔ ان دونوں حصوں میں شجرہء نہال کے لئے ملتا ہے کہ یہ کتاب فارس میں لکھی گئی اور بعد میں امان اللہ حسینی نے اس کتاب میں ہندستانی پھلوں اور پھولوں کے ذکر کا اضافہ کیا۔ اس لئے یہ واضح ہوا کہ شجرہء نہال اور نسخہء خوش باد یعنی نخلبندی کا مصنف احمد علی بن محمد خلیل جونپوری نہیں بلکہ امان اللہ حسینی ہی ہے۔

باغبانی اور کسانی سے متعلق اس کتاب کو امان اللہ حسینی کی تصنیف ماننا اس لئے بھی ضروری ہے کہ ان کی کھیتی پر ایک دوسری کتاب "رسالہء زراعت میں ڈبلنگ Dibbling" کا ذکر ڈاکٹر عرفان حبیب نے اپنی تصنیف کے صفحہ ۵۰ پر کیا ہے اور اسے سترھویں صدی کے شروع کی تصنیف بتایا ہے۔ جس میں بیج ڈالنے کے طریقہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ مصنف نے یہ بھی لکھا ہے کہ ڈرل (**Drill**) کی مدد سے بیج ڈالنا اور ڈبلنگ کے طریقہ پر بوائی ہندستان کا ایک پرانا اور عام معمول تھا۔

اس لئے ان سبھی باتوں کے بعد آخر میں یہ لکھا جا سکتا ہے کہ موجودہ نسخہ "نسخہء خوش باد" ہے۔ جس کا مصنف امان اللہ مخاطب بخان زمان فیروز جنگ بن مہابت خان خانخانان بہادر سپہ سالار سید محمد غیور الحسینی ہے۔ جو ممکن ہے کہ "گنج باد آورد" سے پہلے لکھا گیا ہو اور بعد میں طب سے متعلق سمجھتے ہوئے امان اللہ حسینی نے اپنے نسخہ (نسخہء خوش باد) کو اپنی بڑی کتاب "گنج باد آورد" میں نقل کر دیا ہو اور دوسری کتابوں (یعنی شجرہء نہال اور رسالہء زراعت) کی باتوں کو طب سے غیر متعلق سمجھتے ہوئے چھوڑ دیا ہو۔

بہر حال موجودہ نسخہ ۲۷ اوراق پر مشتمل ہے۔ جس میں زمین کے اچھے اور برے ہونے کی آسان پہچان، خراب زمین کو ٹھیک کرنا، بیج بونے کا وقت، زمین سے کھر پتوار صاف کرنا، پیڑ لگانے کا وقت، بڑے پیڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا، قلم باندھنا اور اس کا وقت اور فصل پر آنے والی بیماریوں کو دور کرنے کے ساتھ ساتھ پھل، پھول، اناج اور ترکاری سے متعلق تفصیل سے لکھا گیا ہے۔ مصنف نے ہر کھیتی کے لئے اس کی زمین، آب و ہوا، وقت اور کھاد سے متعلق لکھا اور کچھ کی یکسانی کو بھی بتایا ہے۔ جس میں بعض کا تفصیلی اور بعض کا مختصر ذکر ہے۔

اس نسخہ میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ قدرتی کھاد (Natural Maneaure) پر زیادہ زور دیا گیا ہے، مصنوعی کھاد (Artificial Maneaure) پر نہیں۔ اس کے لئے یہ ممکن ہے کہ اس وقت سائنس نے اتنی ترقی نہ کی ہو کہ نئی نئی کھادیں بنائی جاتیں۔ نسخہ میں لکھی کھادوں میں پودوں کے خراب ہونے، گائے، سور، بھیڑ وغیرہ کے گوبر سے بنی کھادوں اور انسان کے پیشاب و پاخانے جیسی کھاد کے استعمال کو ہی بتایا گیا ہے۔ ممکن ہے کہ اس قسم کی کھادوں یعنی قدرتی کھاد کے استعمال سے زمین کی قوت بڑھتی اور مصنوعی کھاد کے استعمال سے زمین کی قوت گھٹتی ہو۔ یہ بات زراعت و فلاحت (باغبانی اور کسانی) کے میدان میں تجربہ کر رہے لوگوں کے لئے قابل توجہ ہے۔


٥٤
محفوظ بکار بند بهر آفتی که بود و بعد سی سال رسد و در زراعت [illegible]
گفته اند که درخت انار و درخت مورد باهم محبت دارند و چون
دو درخت نزدیک هم نشانند بار بسیار آورند و درخت انار که
ضعیف باشد در زمستان تا بر کنند یا انرا ببرگ کدو و ساقهای
درخت کدو بپوشند از سرما محفوظ ماند و همه سال
را چنین نگاه میتوان داشت و گفته اند که
پسته و بادام دوستان یکدیگر
اند چون اینها را نزدیک یکدیگر
نشانند بار بیشتر
آورند
[illegible]
[illegible]

عکس مخطوطہ نخلبندی

"حکیم امان اللہ خان امانی حسینی"

ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال سے موصول "رسالہ نخلبندیہ" کے مصنف اور مآخذ (۱) پر گفتگو کرنے کے بعد ضرورت محسوس ہوئی کہ رسالہ نخلبندیہ کے مصنف امان اللہ حسینی کے مختصر حالات اور دوسری تصنیفات کا بھی جائزہ لیا جائے۔

حکیم امان اللہ حسینی کے والد زمانہ بیگ مخاطب بہ نواب مہابت خان سوسنی (۲) سپہ سالار اور جد مرزا غیور بیگ (۳) تھے۔ غیور بیگ اصلاً شیراز کے رہنے والے تھے (۴)۔ لیکن وہ ترک وطن کر کے پہلے کابل میں مرزا محمد حکیم کے یہاں اور ان کے انتقال کے بعد ہندستان میں اکبر بادشاہ کے دربار میں پہنچے۔ وہیں مرزا امان اللہ حسینی کے والد زمانہ بیگ (۵) کا بچپن گذرا۔ زمانہ بیگ شاہزادہ سلیم (جہانگیر) کا ہم سن ہونے کی وجہ سے ہم رکاب تھا۔ انہیں شاہزادہ سلیم نے اپنی تخت نشینی ۱۰۱۴ھ (۱۶۰۵-۶ء) کے موقع پر ہزار وپانصدی کا منصب نیز مہابت خان کا خطاب دیا (۶) اور ۱۰۲۸ھ (۱۶۱۹-۲۰ء) میں کابل کا صوبہ دار مقرر کیا (۷)۔ بعد میں مہابت خان کی کارکردگی اور جوانمردی سے خوش ہو کر خان خانان سپہ سالار اعظم کا خطاب اور ہفت ہزاری کا منصب عطا کیا (۸)۔ لیکن اسی مہابت خان نے اپنے مربی جہانگیر بادشاہ کو ۲۸ جمادی الثانی ۱۰۳۵ھ (۱۶۲۶-۲۷ء) کو قید کر لیا (۹) اور جہانگیر کے ۲۸ صفر ۱۰۳۷ھ (۱۶۲۸-۲۹ء) کو انتقال ہونے پر (۱۰) شاہجہاں کے ساتھ آگرہ پہنچا۔ جہاں شاہ جہاں ۸ جمادی الثانی ۱۰۳۷ھ (۱۶۲۸-۲۹ء) کو تخت نشین ہوا (۱۱)۔ اس موقع پر شاہ جہاں نے خوش ہو کر مہابت خان کو ہفت ہزاری کا سب سے بڑا منصب عطا کیا (۱۲)۔ جس پر چند سال قائم رہنے کے بعد مہابت

خان کا ۱۰۴۴ھ (۳۵-۱۶۳۴ء) میں انتقال ہو گیا۔ان کی تاریخ انتقال

سپہ سالار رفتہ (۱۳) ۱۰۴۴ھ

اور

رخ مرد ۱۰۴۴ھ یا خرمرد (۱۴) ۱۰۴۴ھ

سے بر آمد ہوتی ہے۔ علاوہ برایں مولانا عبد الشکور نے مہابت خان کی تاریخ وفات اس طرح نکالی:

فخر ملوک جہان خان مہابت لقب	آنکہ چو او یک خلف مادر گیتی نزاد
انچہ بہ تدبیر تیغ کرد در اقلیم ھند	ہیچ قوی پنجہ رادست بکوشش نداد
چون بقضای الٰہ قافلہ عمر او	رخت ز دنیا بہ بست روی بجنت نہاد
سال وفاتش خرد دوش بر سم دعا	گفت "بجای پدر خانزمان زندہ باد" (۱۵)

۱۰۴۴ھ

لیکن معتمد خان بخشی نے

زمانہ آرام گرفت (۱۶) ۱۰۴۵ھ

سے سنہ انتقال ۱۰۴۵ھ بر آمد کیا ہے۔ مہابت خان نے اپنے کچھ خطوط یاد گار چھوڑے جس کو کسی نے "نامہ ھای مہابت خان" (۱۷) کے نام سے جمع کیا۔

صاحب "نیرنگ زمانہ" نے مہابت خان کے پانچ بیٹوں (۱۸) خان زمان امان اللہ خان، لہراسپ، گرشاسپ، دلیر ہست اور افراسیاب کے نام گنائے ہیں۔جب کہ صاحب "مفتاح التواریخ" نے تحریر کیا ہے:

"خانزمان نام پسر مہابت خان است کہ باسم لہراسپ موسوم بود۔" (۱۹)

یعنی خان زمان امان اللہ خان اور لہراسپ ایک ہی نام تھے۔

بہرحال مہابت خان کے سب سے بڑے بیٹے مرزا امان اللہ امانیؔ کی تاریخ اور رجائے

ولادت دریافت نہ ہو سکی ۔ لیکن کابل کے موضع خیبر میں ہمایوں بادشاہ کے بھائی اور محمد بابر بادشاہ کے بیٹے مرزا ھندال (۹۲۴ھ - ۹۵۸ھ) کی یکم ذی قعدہ ۹۵۸ھ کو شہادت ہونے پر مرزا امانی کا مندرجہ ذیل قطعہ ملتا ہے:

شاہ ھندال سرو گلشن ناز   چون ازین بوستان دولت رفت

عالمی را بباد سرو قدش   بر فلک دود آہ حسرت رفت

گفت تاریخ قمری نالان   سروی از بوستان دولت رفت (۲۰)

۹۵۸ھ

مذکورہ تاریخ سے یہ گمان ہوتا ہے کہ مرزا امان اللہ امانی ۹۵۸ھ میں حیات تھا۔ لیکن ان کے سنہ انتقال کے اختلاف کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر ۱۰۴۴ھ صحیح مان لیا جائے تب بھی ۹۵۸ ھ سے ۱۰۴۴ھ تک ۸۷ سال ہوتے ہیں اور امان اللہ نے کم از کم ۱۰ سال کے سن میں تاریخ کہی ہوگی ۔اس طرح انتقال کے وقت ۹۷ سال کی عمر ہو جاتی ہے ۔ جو اس لئے غلط معلوم ہوتی ہے کہ صاحب "نیرنگ زمانہ" نے امان اللہ کے والد مہابت خان کی عمر ۸۰ سال (۲۱) اور مہابت خان کا انتقال امان اللہ سے دو سال قبل تحریر کیا ہے ۔ علاوہ بریں امان اللہ مہابت خان سے تقریباً ۱۵ سال ضرور چھوٹے رہے ہوں گے ۔اس طرح امان اللہ امانی کی تاریخ ولادت ۹۸۰ھ کے آس پاس معلوم ہوتی ہے ۔ یہ بھی ممکن ہے کہ امان اللہ امانی نے قطعۂ تاریخ بعد میں نظم کی ہو یا کسی دوسرے شاعر کی تاریخ ہو ۔ ویسے ڈاکٹر عین خیام پور نے "فرھنگ سخنوران" (۲۲) میں امانی ھروی (متوفی ۹۸۱ھ)، امانی اصفہانی (متوفی دہم ہجری) امانی بایبورتی (متوفی دہم ہجری)، امانی ہمدانی (متوفی دہم ہجری)، امانی دھلوی، امانی مازندرانی (متوفی ۱۰۱۶ھ) امانی ہندستانی (متوفی ۱۰۴۶ھ)، امانی کابلی (متوفی ۱۰۴۷ھ)، امانی کرمانی (زیست ۱۰۵۶ھ) اور امانی سندھی (متوفی ۱۱۴۰ھ) کے نام گنائے ہیں ۔ اور مذکورہ قطعۂ تاریخ مغل خاندان سے متعلق ہے ۔ لہٰذا زیادہ مناسب یہی ہے کہ مغل دربار سے منسلک کسی شاعر نے ہی مذکورہ

قطعہ، تاریخ نظم کی ہو۔

متذکرہ دس شعراء میں امانی کابلی اکبر دربار سے اور امانی ہندستانی شاہ جہاں دربار سے منسلک تھے۔لہٰذا ان ہی دو شعراء میں سے کسی ایک نے مرزا ھندال کی تاریخ وفات نظم کی ہوگی۔ جب کہ احمد منزوی نے "فہرست مشترک نسخہ ھای خطی فارسی پاکستان، جلد اول" میں امانی کابلی کا نام مرزا امان اللہ پسر مہابت خان اور ڈاکٹر عین خیام پور نے " فرھنگ سخنوران " میں امانی ہندستانی کا نام مرزا امان اللہ پسر مہابت خان تحریر کیا ہے ۔یعنی امانی کابلی اور امانی ہندستانی دونوں ایک تھے ۔اس لئے مرزا ھندال سے متعلق مذکورہ قطعہ، تاریخ مرزا امان اللہ حسینی امانی پسر مہابت خان کی ہی مانی جاسکتی ہے ۔جو انہوں نے غالباً بعد میں نظم کی ہوگی۔

مرزا امان اللہ حسینی کی تاریخ ولادت ۹۸۰ھ کے آس پاس ماننا اس لئے بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے مولانا پیر کمال کے یہاں ۲ ذی قعدہ ۹۸۹ھ کو ان کے فرزند کی ولادت پر مبارک باد کا خط لکھا نیز بچہ کی تاریخ تولد اس طرح نظم کر کے بھیجی:

دوم ماہ ذی قعدہ بی بی حنیفہ تولد شدہ ای خوشا ماہ و سالش

خوشا طبع گویا فت از روی دانش دوم ماہ ذی قعدہ اتمام سالش (۲۳)

۹۸۹ھ

مذکورہ تاریخ اگر امان اللہ امانی کے دس سال کے سن کی مانی جائے تو امان اللہ کا سنہ تولد ۹۸۰ھ کے آس پاس ہی مانا جاسکتا ہے۔

بہرحال امان اللہ امانی کی حیات سے متعلق یہ ملتا ہے کہ جب جہانگیر نے ۱۰۲۸ھ میں مہابت خان کو کابل کا صوبہ دار مقرر کیا تو مہابت خان کے ساتھ بعض دوسرے منصب داروں کے علاوہ ان کا بڑا لڑکا مرزا امان اللہ حسینی بھی تھا۔ جو مختلف فتنہ و فساد کو دور کرنے میں اپنے والد مہابت خان کی مدد کرتا اور داد شجاعت دیتا رہتا تھا۔امان اللہ کے اس

عمل کے عوض میں جہانگیر نے کبھی شمشیر اور کبھی خلعت دئے اور پھر ہزار و پانصدی کا منصب عطا کیا (۲۴) اور بعد میں جہانگیر نے ہی سہ ہزاری منصب اور یک ہزار و ہفتصد سوار سے بھی سرفراز کیا (۲۵) نیز ۱۰۳۲ھ میں چہار ہزاری منصب اور خانہ زاد خان خطاب سے بھی سرفراز کیا (۲۶)۔

لیکن جہانگیری عہد میں خانہ زاد خان کا خطاب اور چہار ہزاری منصب رکھنے والا امان اللہ جب شاہ جہاں کے تخت نشین ہوتے ہی لاہور سے آگرہ دربار میں زمین بوسی کے لئے پہنچا تو شاہ جہاں نے خان زمان خان کا خطاب، پنج ہزاری منصب، خلعت خاص و خنجر مرصع مع پھول کٹارہ اور شمشیر مرصع عطا کی۔ اس کے علاوہ مالوہ جیسے زرخیز صوبہ کی صوبہ داری مرحمت فرمائی (۲۷) اور کچھ عرصہ بعد امان اللہ کو مالوہ کی صوبہ داری سے واپس بلا کر مہابت خان کے ساتھ دکن کی صوبہ داری میں معاون قرار دیا (۲۸)۔ وہاں امان اللہ حسینی نے اپنے انتظامات کے ذریعہ امن و امان قائم کیا (۲۹)۔ لیکن ۱۰۴۳ھ (۱۶۳۵-۳۶ء) میں دکنی فوجی قوت بڑھی اور مہابت خان نے دربار شاہی سے فوج اور خزانہ کی درخواست کی۔ نتیجتاً شاہ جہاں نے شاہزادہ محمد شجاع کی ماتحتی میں پچاس ہزار فوج اور چھ لاکھ روپیہ روانہ کیا۔ یہ لشکر مہابت خان کے اشارے پر سال بھر لڑتا رہا لیکن شاہجہان نے کامیابی نہ ملنے پر فوج کو واپس بلالیا۔ فوج کی واپسی پر مہابت خان انتہائی رنجیدہ ہوا اور اس نے اپنے دیوان کاکا پنڈت کو آگرہ جا کر دس ہزار فوج بھرتی کرنے کا حکم دیا۔ مہابت خان کے اس حکم نامہ پر امان اللہ سخت ناراض ہوا اور اپنے والد کا ساتھ چھوڑ کر دربار شاہی میں حاضر ہوا۔ نیز بادشاہ سے اپنے والد کی شکایت کی۔ جس کا سخت افسوس مہابت خان کو ہوا (۳۰) اور یہی افسوس ۱۰۴۴ھ میں مہابت خان کی ہلاکت کا سبب بنا۔

امان اللہ کی زندگی کا ایک واقعہ یہ بھی ملتا ہے کہ شاہجہانی دور میں ایک مرتبہ مہابت خان اور وزیر اعظم آصف خان میں کچھ نوک جھونک ہو گئی اور دونوں نے تلواریں

نکال لیں۔جب آوازیں بلند ہوئیں تو اس جگہ امان اللہ بھی پہنچ گیا۔اس پر آصف خان نے کہا کہ اب میں تمہاری تلوار کے بھی جوہر دیکھوں گا۔مرزا امانی نے جواب دیا کہ ایک بار دیکھ چکے ہو اب پھر دیکھنا چاہتے ہو۔(شاید امانی نے یہ اشارہ ۱۰۳۵ھ کے اس واقعہ کی طرف کیا ہو جب جہانگیر اور آصف خان کو مہابت خان نے اپنی تدبیروں سے قید کیا تھا۔) یہ جواب سن کر آصف خان بے حد شرمندہ ہوا اور یہ پورا واقعہ بادشاہ کی خدمت میں عرض کرنے کے لئے دربار میں پہنچا۔اس کے بعد جب بادشاہ دیوان خاص میں آیا تو اس نے اپنے مقام پر کھڑے مرزا امانی پر فضل و کرم کی نگاہ ڈالی۔ بادشاہ نے اس کے منصب کو دریافت کیا اور اس کے منصب میں ایک ہفتہ کے دوران اضافہ پر اضافہ کیا۔یہاں تک کہ پانصدی منصب سے پنج ہزاری منصب تک پہنچادیا اور اسے خان زمان کا خطاب دیا۔نیز اس کو ایک صوبہ دیا تاکہ اس کی آمدنی سے وہ اپنے لشکر کا سر انجام کرے۔یہ بادشاہ کا فضل و کرم ہی تھا نہ کہ آصف خان کی جسارت کے ساتھ شکایت کا جواب:

"روزی سپہ سالار نواب آصف خان کہ وزیر اعظم بود بارکان دولت در دیوان خانہء بادشاہی صحبت گرم داشتند۔ آصف خان کہ میر مجلس بود شمشیر ہر یکی را طلبیدہ می دید و جوابرابر زبان آوردہ۔مرزا امانی مذکور ھم بعد از واقعہء پدر سلک پانصدیان بود۔ شمشیر خاصہء پادشاہی بنابر عہدہ داری بردوش داشت روی آورد گفت کہ شمشیر شما ہم ببینیم۔مرزا امانی جواب داد کہ یکبار خود دیدہ اند و مکرر خواھند دید انشاء اللہ تعالیٰ و آن کنایہ از آن وقت بود کہ پدرش مہابت خان سابق جہانگیر بادشاہ (و) آصف خان را در جنگ دستگیر کردہ بود۔ آصف خان از آن جواب سخت بخود پیچید۔ واین معنی بجنسہ از اظہار دیدہ بانان بعرض خلیفہء الٰہی رسید۔بعد از آن کہ اعلیٰ حضرت بدیوان خاص تشریف آوردند۔بجانب

مرزا امانی کہ بمراتب خود ایستادہ بود نگاہ تفضل فرمود۔ از منصب او پرسید ند۔ در عرض یک ہفتہ اضافہ براضافہ بخشید ند۔ از پانصدی بمراتب پنج ہزاری و خطاب خان زمانی بر آورد ندو رخصت یکی از صوبہ دار داد ند کہ ساز وسر انجام بہم رساند مطمع نظر انور آن بودنہ چون ایشان بجبرات وجسارت جواب آصف خان دادہ است۔"(۳۱)

شاہ جہاں صاحبقران ثانی نے اپنی اسی مہر بانی کے تحت مہابت خان کے انتقال کے بعد مرزاامان اللہ حسینی کو مہابت خان کے خطاب اور کابل(۳۲) کی صوبہ داری سے بھی سر فراز کیا:

"خانز مان نام پسر مہابت خان است کہ باسم لہراسپ موسوم بود وبعد فوت پدر او نیز بخطاب مہابت خان سر فرازی یافتہ در زمان صاحبقران ثانی بصوبہ داری کابل سر فرازی داشتہ۔"(۳۳)

لیکن صاحب "نشتر عشق" نے مہابت خان کے انتقال کے بعد امان اللہ خان کو مہابت خان کا خطاب دیاجانا جہانگیری عہدمیں تحریر کیاہے:

"مرزا امان اللہ مشہور بخان زمان خلف الصدق نواب خانخانان مہابت خان است کہ از ارکان عمدہء اکبری بودہ ودر سنہ یک ہزار وچہل وشش ازاین سرای فانی ارتحال فرمودہ متوجہ دار باقی گردید میرزاء موصوف بعد انتقال والد بزرگوار خود بعہد سلطنت جہانگیری مخاطب بخطاب مہابت خان خانخانان گردید"۔(۳۴)

جب کہ زمانہ بیگ مخاطب بہ نواب مہابت خان کا انتقال شاہ جہاں کےعہدمیں ہوا۔اس لئے امان اللہ کو مہابت خان خانخانان کاخطاب شاہ جہاں عہدمیں ہی ملاہو گا۔

بہر حال خانہ زاد خان، خان زمان خان اور مہابت خان کا خطاب پانے والے مرزاامان اللہ

حسینی کے ایک بیٹے شکر اللہ (۳۵) اور امان اللہ کے منشی محمد منیر راشد (۳۶) تھے۔ علاوہ برایں امان اللہ کے اساتذہ میں شیخ جلال الدین (۳۷)، شیخ جمال الدین مشہور بہ اولیاء (۳۸)، مولانا جمال اللہ (۳۹)، مولانا میر مرشد (۴۰) اور مولانا میرزا جلال اللہ (۴۱) تھے۔ ان میں مولانا میر مرشد خان مرشد بروجردی امان اللہ کے والد مہابت خان کے یہاں ملازم تھے (۴۲) اور مرزا امان اللہ امانی ان ہی سے مشورۂ سخن لیا کرتے تھے۔ جس کا اندازہ مندرجہ ذیل شعر سے ہوتا ہے:

ای امانی سوختی تا چند شد مغز سخن مرشد ما این غزل را خام می گیرد ہنوز (۴۳)

شاید امان اللہ امانی کو اپنے اساتذہ میں سب سے زیادہ الفت و محبت شیخ جمال الدین مشہور بہ اولیاء سے تھی۔ کیوں کہ وہ شیخ جمال الدین کی سوانح عمری تحریر کرنا چاہتے تھے۔ لیکن تنہائی کی وجہ سے تحریر نہ کر سکے۔ امان اللہ خود اپنے استاد شیخ جمال الدین کو لکھے گئے ایک رقعہ میں تحریر کرتے ہیں:

"درین مدت ہر چند خواست کہ سوانح احوال را بخامۂ اخلاص نگارش دہد اما یگانگی اجازت نداد" (۴۴)

ان کے رقعات کا مطالعہ کرنے سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے جونپور اور فیروز آباد کا سفر اپنے دوستوں سے ملنے اور اجمیر کا سفر سعادت کونین حاصل کرنے کے لئے اختیار کیا۔ بالآخر امانی نے اس جہان فانی سے دار باقی کی طرف کوچ کیا۔ لیکن ان کے سنہ انتقال میں کافی اختلاف معلوم ہوتا ہے۔ صاحب "نشتر عشق" نے تحریر کیا:

"مرزا امان اللہ مشہور بخان زمان خلف الصدق نواب خانخانان مہابت خان است کہ از ارکان عمدۂ اکبری بودہ و در سنہ یک ہزار و چہل و شش ازین سرای فانی ارتحال فرمودہ متوجہ دار باقی گردید۔" (۴۵)

یعنی امان اللہ کا ۱۰۴۶ھ (۴۶) میں انتقال ہوا۔ لیکن صاحب "نشتر عشق" نے آگے خود ہی سراج الدین علی خان آرزو کے حوالہ سے ۱۰۴۴ھ تحریر کیا ہے:

"وخان آرزو وی را تلامذہ مرشدبروجردی دانستہ در سنہ ہفتم جلوس شاہ جہان بادشاہ بحدود یک ہزار و چہل و چہار وفات یافتہ چنانچہ رامی از سال او خبر دہد۔ قطعہ

زدنیا برفت آہ مرزا امانی | کہ بودند ازو مستفیض اہل دنیا
چو جستند سال وفاتش زرامی | "زدار فنا ہای رفتہ" بگفتا (۴۷)

۱۰۴۴ھ

رامی کے مذکورہ قطعہء تاریخ سے بھی ۱۰۴۴ھ برآمد ہوتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ مولانا غلام علی آزاد بلگرامی نے بھی تذکرہء "ید بیضا" میں سنہ وفات ۱۰۴۴ھ تحریر کیا ہے:

"مرزا امان اللہ پسر مہابت خان شاہجہانی است اول خانہ زاد خان و بعد ازاں خانزمان خطاب داشتہ و در سنہ اربع و اربعین والف وفات یافتہ"۔(۴۸)

ان کا سنہ انتقال جہاں ۱۰۴۴ھ اور ۱۰۴۶ھ ملتا ہے وہیں صاحب "فرہنگ سخنوران" نے ۱۰۴۷ھ (۴۹) اور صاحب "مفتاح التواریخ" نے ۱۰۴۸ھ لکھا ہے:

"و بعد فوت پدر او نیز بخطاب مہابت خان سرفرازی یافتہ در زمان صاحبقران ثانی بصوبہ داری کابل سرفرازی داشتہ تخلص او امانی است در سنہ ہزار و چہل و ہشت فوت کردہ۔"(۵۰)

اور "سفینہء خوشگو" میں ہے:

"دراوسط عہد شاہ جہان وفات کرد۔"(۵۱)

بہرحال شاہ جہاں کے عہد میں انتقال کرنے والا امان اللہ حسینی، کا اپنے عہد کے صاحب قدر امراء میں شمار ہوتا تھا۔ وہ بہت سے کمالات خصوصاً سپاہیگری کا مالک تھا۔ ملتا ہے:

"مرزا امان اللہ خلف مہابت خان کہ امرای صاحب قدر شاہ جہان بود بجمیع کمالات آراستہ خصوصاً سپاہیگری والدش سپہ سالار بود و خودش صاحب صوبہء بنگالہ۔"(۵۲)

مرزا امان اللہ حسینی سپاہیگری کے ساتھ طبابت کا بھی شوق رکھتا تھا۔ "نشتر عشق" میں ہے:

"شغل طبابت را نیز کار میفرمود۔"(۵۳)

اور صاحب "کلمات الشعراء" نے لکھا ہے:

"در طبابت نیز وقوف را کاری فرمود۔"(۵۴)

علاوہ بر ایں ان کی طبابت کے سلسلے میں "سفینہء خوشگو" میں ہے:

"در طبابت دم از مسیحای زد۔"(۵۵)

مرزا امان اللہ امانی سپاہی اور طبیب ہونے کے ساتھ ساتھ مصنف اور شاعر بھی تھا۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے نثر میں طب کی کئی کتابیں اور رقعات چھوڑنے کے ساتھ ساتھ ایک دیوان بھی یادگار چھوڑا۔ لازمی ہے کہ امانی کی ان کتابوں کا بھی مختصر تعارف پیش کیا جائے۔

۱۔ گنج باد آورد :

"گنج باد آورد" تقریباً ... صفحات پر مشتمل طب کی ایک ضخیم کتاب ہے۔ جو ۱۰۴۰ھ (۱۶۳۰-۳۱ء) میں مکمل ہوئی۔ جس میں ایک مقدمہ، ایک کلید اور ۱۶ فصلیں ہیں۔ اس میں طب، طلسم، کیمیا، مفرد و مرکب ادویہ اور ہندستانی نباتات کے بارے میں ہے (۵۶)۔ یہ کتاب حکیم امان اللہ خان مخاطب بہ نواب خان زاد خان فیروز جنگ کے علاوہ دارا شکوہ سے بھی منسوب کی جاتی ہے۔

۲۔ رسالہء نخلبندیہ :

یہ رسالہ "گنج باد آورد" کے گیارھویں باب کی نقل ہے۔ اسی نسخہ کا نام "کتاب فلاحت" (مولانا آزاد لائبریری، علی گڑھ، مخطوطہ نمبر علوم فارسیہ ۔۵۱) اور "نسخہء خوش باد" (مخطوطہ ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال) بھی لکھا گیا ہے۔ (۵۷)

۳۔ ام العلاج :

حکیم امان اللہ کی طب میں دوسری کتاب "ام العلاج" ہے۔ جسے امان اللہ نے ۱۰۳۶ھ (۲۷-۱۶۲۶ء) میں جہانگیر بادشاہ کے نام معنون کیا۔ یہ کتاب ایک مقدمہ، ۶ باب اور ۶۳ فصلوں پر مشتمل ہے۔ (۵۸)

۴۔ دستور الھنود :

امان اللہ کی طب میں تیسری کتاب "دستور الھنود" ہے۔ جس کا ذکر محمد شریف خان نے اپنی کتاب "تالیف شریف" کے دیباچہ میں اس طرح کیا:

"دستور الھنود" و "داراشکوہی" "ناقصی را بدست آوردم و آنھا بہرہ بردہ ام"۔

"دستور الھنود" کا راجہ مدن نے فارسی ترجمہ "مدن ہنود" وید کے طریقہء علاج پر کیا ہے۔ اس میں کھانے اور پینے سے متعلق ہے۔ جس میں ایک مقدمہ، دو باب اور ایک خاتمہ ہے۔ (۵۹)

۵۔ مفتاح الحدود :

حکیم امان اللہ حسینی نے اپنی طب کی چوتھی کتاب "مفتاح الحدود" کے دیباچہ میں تحریر کیا:

> "بہ حسب اتفاق "حدود" محمد سجزی را کہ شامل الفاظ مبھمہ و اسماء علل و عبارتی کہ در موءلفات اطبای مندرج است بدست آورد بنا بر آنکہ فارسی زبانان را بہرہ نبود و لغات عربیہ مشکل داشت۔ خواست کہ لغات و عبارت آنرا بہ فارسی ترجمہ کند۔"

یعنی مختلف اطباء نے اپنی تالیفات میں جو مبہم اور عربی کے مشکل الفاظ استعمال کئے ہیں، ان کے معنی کو فارسی میں عام استفادہ کے لئے پیش کیا گیا ہے۔(۶۰)

۶۔ شجرہء نہال:

یہ کتاب بظاہر فارس میں تصنیف کی گئی۔ لیکن اس میں امان اللہ نے نظر ثانی کے بعد ہندستان کی پیداواروں (پھلوں اور فصلوں) کا اضافہ کیا۔(۶۱)

۷۔ ڈرل (Drill) کی مدد سے طریقۂ بوائی:

اس کتاب کا اصل نام دریافت نہ ہو سکا۔ البتہ یہ ضرور ملتا ہے کہ باغبانی اور کسانی سے متعلق امان اللہ نے سترھویں صدی کے شروع میں ایک کتاب تصنیف کی۔ جس میں بیج ڈالنے کے طریقہ کا ذکر کیا گیا۔ جو ہندستان کا ایک پرانا اور عام معمول تھا۔(۶۲)

۸۔ رقعات امان اللہ حسینی:

اس کتاب میں امان اللہ حسینی کے تقریباً سو رقعات ہیں۔ جس میں پہلا رقعہ مرزا جلال الدین حسین نیشاپوری اور آخری رقعہ ایک درویش کی خدمت میں لکھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مولانا قریشی، خواجہ ظہیر الدین، مولانا حبیب کشمیری، شیخ محمود مستوفی، مرزا ابوالقاسم ترمذی، عنایت خان، مولانا پیر کمال، مولانا عبدالشکور، شیخ جمال الدین، مولانا جمال اللہ، مولانا میر سید مرشد، مولانا میرزا جلال اللہ، بابا سلیم درویش، شیخ یوسف سبزواری وغیرہ کے نام بھی رقعات ملتے ہیں۔ امان اللہ کے یہ تمام رقعات رسمی اور دوستانہ ہیں۔ لیکن زیادہ تر رقعات میں نصیحت آمیز جملے ضرور ملتے ہیں۔ ان رقعات کے ذریعہ انہوں نے الگ الگ بخل و خیانت، ظلم، تمنا، بد اخلاقی، بغض و نفاق، خود نمائی، طلب دنیا، عشق مجازی وغیرہ کو ترک کرنے اور عبادت و ریاضت، خدا پر قناعت وغیرہ کو اختیار کرنے پر زور دیا ہے۔ انہوں نے اپنے رقعات میں قرآن، حدیث اور اشعار کا جگہ جگہ استعمال کر کے اپنی بات کو ٹھوس اور مدلل بنانے کی

کوشش کی ہے۔ان کے رقعات کی عبارت چست اور مرغوب ہے۔اسی لئے یہ رقعات مختلف مطابع (محمد فیض اللہ کا تصحیح کردہ ۱۲۴۲ھ میں شائع شدہ نسخہ، مطبع مصطفائی سے ۱۲۶۰ھ میں شائع شدہ نسخہ اور منشی نول کشور سے ۱۲۹۰ھ (۱۸۷۳ء) میں شائع شدہ نسخہ، جو راقم الحروف نے دیکھے) سے کئی مرتبہ شائع بھی ہو چکے ہیں۔اس کتاب کا نام "انشای امان اللہ" (۶۳) بھی ہے۔

۹۔ فوائد المعانی:

یہ حکیم امان اللہ حسینی کے اپنے دوستوں کو لکھے خطوط کا مجموعہ ہے۔اس مجموعہ میں چار فصلیں عرایض و مکاتبات، رقعات، درخواست اور متفرقات ہیں۔(۶۴)

۱۰۔ فرہنگ واژہ های رقعات امان اللہ:

اس سے متعلق زیادہ اطلاعات نہیں ملتی ہیں۔(۶۵)

۱۱۔ دیوان امانیؔ ہندستانی:

امان اللہ امانیؔ نے نثر کی مذکورہ کتابوں اور رقعات کے علاوہ تقریباً تین ہزار اشعار پر مشتمل ایک دیوان بھی یادگار چھوڑا۔اس میں ۲۹۰ غزلیں، ۱۵۹ رباعیات، ۱۵ ترجیع بند اور ایک قصہ بہ طریق مثنوی ہے۔اس کا قلمی نسخہ استاد محترم پروفیسر محمد ولی الحق انصاری کے پاس دیکھنے کا موقع ملا۔یہ نسخہ ابتداء و آخر دونوں سروں پر ناقص ہے۔اس کا مطالعہ کرنے سے قبل یہ بھی اندازہ نہیں تھا کہ یہ امانیؔ ہندستانی کا ہی دیوان ہے یا کسی اور کا۔کیوں کہ صاحب "فرہنگ سخنوران" نے امانیؔ سندھی، امانیؔ اصفہانی، امانیؔ بایبورتی، امانیؔ دہلوی، امانیؔ کرمانی، امانیؔ مازندرانی، امانیؔ ہروی، امانیؔ ہمدانی، امانیؔ کنیز زیب النساء، امانیؔ کابلی اور امانیؔ ہندستانی کے نام گنائے ہیں۔لہٰذا اس بات کی تحقیق کرنا لازمی ہوا کہ زیر مطالعہ دیوان کس کا دیوان ہے؟ اس سلسلہ میں تذکرۂ نشتر عشق، ید بیضا، سفینۂ خوشگو، تذکرۂ نصر آبادی اور کلمات الشعراء میں

موجود امان اللہ امانیؔ ہندستانی کے اشعار کو قلمی دیوان میں تلاش کیا۔ ان تذکروں میں موجود مندرجہ ذیل اشعار قلمی دیوان میں ملے:

ہستی جاوید دارم در لباس نیستی زندہ دل مانند اخگر در تہہ خاکسترم (۶۶)

سادہ لوحی بین سرت گردم کہ بااین انتظار وعدہء وصل از زبان چون توی باور کنم (۶۷)

گر یار شود شمع لحد بعد ہلاکم چون سبزہ بر آید پر پروانہ ز خاکم (۶۸)

در باغ چسان توبہ توان کرد امانیؔ ہر شاخ گلے، ساقی پیمانہ بہ چنگ است (۶۹)

غیر پندارد بلسر دستار در پیچیدہ ام این نہ دستار است در دسر بلسر پیچیدہ ام (۷۰)

دیوان میں مذکورہ اشعار کی موجودگی سے یہ بات واضح ہوئی کہ زیر مطالعہ دیوان مرزا امان اللہ حسینی امانیؔ کابلی ثم ہندستانی کا ہی دیوان ہے۔

استاد محترم پروفیسر ولی الحق انصاری نے نیشنل آرکائوز آف انڈیا، نئی دہلی میں امانیؔ کے ایک دوسرے دیوان (۷۱) کی بھی اطلاع دی۔ پھر استاد محترم پروفیسر سید نیر مسعود رضوی کے مشورہ سے نیشنل آرکائوز آف انڈیا، نئی دہلی میں ملازم جناب سید رضا باقر عرف قمر احسن کی خدمت میں، دیوان میں موجود بعض اشعار تحریر کرکے بھیجے۔ انہوں نے دہلی میں موجود قلمی دیوان میں مندرجہ ذیل اشعار ہونے کی تصدیق کی:

صفیر مرغ گلستان نمی خراشد دل نوای درد ز مرغ شکستہ پای طلب (۷۲)

در خلوتی کہ ہیچ دل از دل خبر نداشت صد نکتہ گفتہ با تو زبان خموش ما (۷۳)

دل سوختہ ہجر تو مستغنی خلد است آتش زدہ مشتاق تو گلزار ارم را

از ہجر و وصال تو کشیدیم و چشیدیم شیرینی و تلخی می شادی و غم را (۷۴)

در سبکروحی امانیؔ بر صبا سبقت گرفت دست قاصد گر ببوسد روی مکتوب مرا (۷۵)

ہزار بحر بجوش آورد ز آب سخن بہر زمین کہ امانیؔ سخن سرا گردد (۷۶)

ہر لحظہ علی مرتضیٰ (ع) میگویم عذر گنہ روز جزا میگویم
باشد بخدا اگر مرا راز سخن از منقبت آل عبا(ع) میگویم (۷۷)
دیدم طلب بلبل و پروانہ یکست وجد صوفی نعرہء مستانہ یکست
بیہوشی و ہوش نیست شرط رہ عشق چون عشق آمد عاقل و دیوانہ یکست (۷۸)
بنوشت بیادگار تاریخ این زمزمہ کار بوالھوس نیست (۷۹)

۱۱۰۱ھ

اس طرح یہ ثابت ہوتا ہے کہ لکھنئو اور دہلی میں موجود دونوں دیوان مرزا امان اللہ حسینی امانی کے ہیں۔ پروفیسر ولی الحق انصاری کے مطابق دہلی میں موجود نسخہ کی دیباچہ کی وجہ سے زیادہ اہمیت ہے۔

دیوان امانی کے مطالعہ سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ امانی قادر الکلام اور زود گو شاعر تھا۔اس نے تقریباً ہر زمین میں طبع آزمائی کی۔خود کہتے ہیں:

ہزار بحر بجوش آورد ز آب سخن بہر زمین کہ امانی سخن سرا گردد

امانی کی زود گوئی کے ثبوت میں مثنوی کے مندرجہ ذیل اشعار پیش کئے جاسکتے ہیں:

زشوق حرف عشقم دل طپان شد سراپایم پے گفتن زبان شد
رخ معنی ز چشم بد نہفتہ چو ماہ چاردہ اندر دو ہفتہ
بپانصد بیت بنمودم تمامش سپندی سوختم وانگہ زنامش
نگشتی شد طبع از شغل دیگر (کذا) دو شب گشتی تمام این بلکہ کمتر (۸۰)

یعنی دو شب سے بھی کم مدت میں امانی نے پانچ سو بیت نظم کرکے مثنوی مکمل کی۔

مختصر یہ کہ مرزا امان اللہ حسینی امانی بہترین سپہ سالار ہونے کے ساتھ ساتھ طبیب بھی تھا۔ علاوہ برایں انہوں نے نثر و نظم، طب اور زراعت میں متعدد یادگاریں بھی چھوڑی ہیں۔جس کے ذریعہ حکیم امان اللہ حسینی امانی تاریخ و ادب میں ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہیں گے۔

حواشی

(۱) تفصیلات کے لئے دیکھیے "دانش" شمارہ "۱۰" ص ۱۸۸ تا ۱۹۶، اسلام آباد، پاکستان، ۱۹۸۸ء۔

(۲) سفینۂ خوشگو از بندرابن داس خوشگو، ص ۲۸ مخطوطہ مجلس شورای ملی ایران، فوٹو کاپی مملو کہ پروفیسر محمد ولی الحق انصاری، لکھنئو۔

(۳) جب کہ صاحب مآثر جہانگیری نے غفور بیگ، صاحب توزک جہانگیری نے غیور بیگ کابلی اور صاحب فہرست مشترک نسخہ ہای خطی فارسی پاکستان نے جلد اول میں غیور جنگ کابلی اور جلد پنجم مین غیور بیگ کابلی تحریر کیا ہے۔ (دیکھیے مآثر جہانگیری از خواجہ کامگار حسینی مقدمہ و حواشی از عذرا علوی، ص ۶۷، ایشیا پبلشنگ ہاؤس، بمبئی، ۱۹۷۸ء، توزک جہانگیری تصحیح بہ سید احمد، ص ۱۰، پرائیویٹ پریس، علی گڑھ، ۱۸۶۴ء (۱۲۸۱ھ) اور فہرست مشترک نسخہ ہای خطی فارسی پاکستان از احمد منزوی، جلد اول، ص ۴۹۲ اور جلد پنجم، ص ۱۱۳، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، پاکستان، ۱۹۸۳ء اور ۱۹۸۶ء۔

(۴) فہرست مشترک نسخہ ہای خطی فارسی پاکستان، جلد پنجم، ص ۱۱۳۔

(۵) "تاریخ مشاہیر اسلام" جلد چہارم، ص ۳۶۴ پر درج ہے کہ مہابت خان افغانستان سے اکبر کے دربار میں پہنچا۔

(۶ تا ۸) نیرنگ زمانہ از شیخ علی حسن، ص ۱۰، ۳۳ اور ۶۵، نظامی پریس، لکھنئو۔

(۹) ایضاً ص ۸۶ و مفتاح التواریخ از طامس ولیم بیل، ص ۲۵۸، مطلع الاخبار، آگرہ، ۱۸۴۹ء۔

(۱۰) ایضاً ص ۱۱۳ اور صاحب منتخب التواریخ نے ص ۲۲ پر ۱۰۳۶ھ تحریر کیا ہے۔ (دیکھیے منتخب التواریخ از حکیم جواہر لعل، ص ۲۲، منشی نول کشور، لکھنئو، ۱۸۶۰ء)۔

(۱۱) منتخب التواریخ، ص ۲۳۔

(۱۲ و ۱۳) نیرنگ زمانہ، ص ۱۱۲ و ص ۱۶۰۔

هر لحظه علی مرتضیٰ (ع) میگویم عذر گنه روز جزا میگویم
باشد بخدا اگر مرا راز سخن از منقبت آل عبا(ع) میگویم (۷۷)
دیدم طلب بلبل و پروانه یکست وجد صوفی نعرهء مستانه یکست
بیهوشی و هوش نیست شرط ره عشق چون عشق آمد عاقل و دیوانه یکست (۷۸)
بنوشت بیادگار تاریخ این زمزمه کار بوالهوس نیست (۷۹)

۱۱۰۱ھ

اس طرح یہ ثابت ہوتا ہے کہ لکھنئو اور دہلی میں موجود دونوں دیوان مرزا امان اللہ حسینی امانیؔ کے ہیں۔ پروفیسر ولی الحق انصاری کے مطابق دہلی میں موجود نسخہ کی دیباچہ کی وجہ سے زیادہ اہمیت ہے۔

دیوان امانیؔ کے مطالعہ سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ امانیؔ قادر الکلام اور زود گو شاعر تھا۔اس نے تقریباً ہر زمین میں طبع آزمائی کی۔خود کہتے ہیں:

هزار بحر بجوش آورد ز آب سخن بهر زمین که امانیؔ سخن سرا گردد

امانیؔ کی زود گوئی کے ثبوت میں مثنوی کے مندرجہ ذیل اشعار پیش کئے جاسکتے ہیں:

زشوق حرف عشقم دل طپان شد سراپایم پے گفتن زبان شد
رخ معنی ز چشم بد نهفته چو ماه چارده اندر دو هفته
بپانصد بیت بنمودم تمامش سپندی سوختم وانگه زنامش
نگشتی شد طبع از شغل دیگر (کذا) دو شب گشتی تمام این بلکه کمتر (۸۰)

یعنی دو شب سے بھی کم مدت میں امانیؔ نے پانچ سو بیت نظم کر کے مثنوی مکمل کی.

مختصر یہ کہ مرزا امان اللہ حسینی امانیؔ بہترین سپہ سالار ہونے کے ساتھ ساتھ طبیب بھی تھا۔ علاوہ برایں انہوں نے نثر و نظم، طب اور زراعت میں متعدد یادگاریں بھی چھوڑی ہیں۔جس کے ذریعہ حکیم امان اللہ حسینی امانیؔ تاریخ و ادب میں ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہیں گے۔

(۱۴) مفتاح التواریخ، ص ۲۵۸ ۔ صاحب مفتاح التواریخ کا خیال ہے کہ مہابت خان کا جہانگیر کو قید کرنے اور آخر عمر میں شاہ جہاں کا ساتھ چھوڑنے کی وجہ سے "خرمرد" تاریخ بر آمد کی گئی ہے۔

(۱۵) ایضاً ص ۲۵۹۔

(۱۶) ایضاً ص ۲۵۹، نیرنگ زمانہ، ص ۱۶۰ اور کلمات الشعراء از محمد افضل سرخوش مرتبہ محمد حسین محوی لکھنوی، ص ۲۰۱، مدراس یونیورسٹی اسلامک سریز، مدراس، ۱۹۵۱ء۔

(۱۷) فہرست مشترک نسخہ ھای خطی فارسی پاکستان، جلد پنجم، ص ۱۱۳۔

(۱۸) نیرنگ زمانہ، ص ۱۴۲۔

(۱۹) مفتاح التواریخ، ص ۲۵۹۔

(۲۰) ایضاً ص ۲۲۹ ۔ مادہء تاریخ میں "بوستان دولت" سے "سروی" (جو الف کی طرح ایک سیدھا درخت ہوتا ہے اس لئے مادہء تاریخ سے الف کے ایک عدد) کا تخرجہ ہے۔

(۲۱) نیرنگ زمانہ، ص ۱۵۲۔

(۲۲) دیکھیے فرھنگ سخنوران از دکتر عین خیام پور، تبریز، ۱۳۴۰ش ھ۔

(۲۳) رقعات امان اللہ حسینی از امان اللہ حسینی، ص ۱۹، منشی نول کشور، ۱۲۹۰ھ (۱۸۷۳ء)۔ کتاب میں مادہء تاریخ کے نیچے ۹۸۵ لکھا ہے۔ لیکن قطعہء تاریخ کے تیسرے مصرع میں "روی دانش" سے اندازہ ہوتا ہے کہ دانش کا رو یعنی "د" کے عدد کا مادہ میں تعمیہ ہے۔ اس طرح تاریخ تولد ۲ ذی قعدہ ۹۸۹ھ ہوئی۔

(۲۴) نیرنگ زمانہ، ص ۲۳۔

(۲۵) مآثر جہانگیری، ص ۲۵۵۔

(۲۶) ایضاً ص ۲۶۷ و توزک جہانگیری، ص ۲۵۹ (منصب کی تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہو توزک جہانگیری)۔

(۲۷ تا ۳۰) نیرنگ زمانہ، ص ۱۲۴، ۱۳۰، ۱۳۳ و ۱۵۰-۵۱۔

(۳۱) سفینۂ خوشگو، ص ۲۹۔

(۳۲) لیکن شاید امان اللہ خان امانی حسینی کو کابل کی صوبہ داری کے دوران پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا اور غالباً اسی لئے انہوں نے کابل سے دکن کی طرف منتقلی کے موقع پر کہا:

ازمردم کابل دلم آزرد امانی زین ملک چو پرواز کنم در دکن افتم

(مخطوطہ دیوان امانی، ص ۱۷۸)

(۳۳) مفتاح التواریخ، ص ۲۵۹۔

(۳۴) مخطوطہ تذکرہ، نشتر عشق از حسین قلی خان عاشقی عظیم آبادی ورق "حل" مخطوطہ نمبر ۸۶۸، سلطان المدارس لائبریری، لکھنؤ، تالیف ۱۲۳۳ھ۔

(۳۵) نیرنگ زمانہ، ص ۱۴۲۔

(۳۶) فہرست مشترک نسخہ ھای خطی فارسی پاکستان، جلد پنجم، ص ۱۱۸۔

(۳۷ تا ۴۱) رقعات امان اللہ حسینی، ص ۵، ۲۱، ۲۱، ۲۱ اور ۳۴۔

(۴۲) اویماق مغل از میرزا محمد عبدالقادر خان، ص ۸۸-۴۸۷، مطبع روز بازار، امرتسر، ۱۳۱۹ھ۔

(۴۳) سفینۂ خوشگو، ص ۲۹، مرشد خان مرشد بروجردی کا ۱۰۳۰ھ میں انتقال ہوا اور رامی نے تاریخ وفات اس طرح نکالی:

مرشد کامل تصوف مشربی بادل مایوس زیر خاک خفت
رامی غمگین بسال رحلتش مرشد از عالم شدہ ای وای گفت

۱۰۳۰ھ

تفصیلات کے لئے دیکھئے "نشتر عشق" ورق "مح"۔

(۴۴) رقعات امان اللہ حسینی، ص ۲۱۔

(۴۵) نشتر عشق ورق "حل"۔

(۴۶) یہی سنہ فرہنگ سخنوران اور فہرست مشترک نسخہ ہای خطی فارسی پاکستان، جلد اول، ص۴۹۲ پر بھی ملتا ہے۔

(۴۷) نشتر عشق، ورق "حل"۔

(۴۸) تذکرہ ید بیضا از مولانا غلام علی آزاد بلگرامی، ص۲۳، مخطوطہ خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ، فوٹو کاپی مملوکہ منیر جہاں، لکھنؤ۔

(۴۹) یہی سنہ تذکرۃ الشعراء میں بھی ملتا ہے۔(دیکھیے تذکرۃ الشعراء از محمد عبدالغنی خان، انسٹی ٹیوٹ گزٹ، علی گڑھ ۱۹۱۴ء)۔

(۵۰) مفتاح التواریخ، ص۲۵۹۔

(۵۱) سفینہ خوشگو، ص۲۹۔

(۵۲) تذکرہ نصر آبادی از میرزا محمد طاہر نصر آبادی اصفہانی، ص۵۹، چاپ خانہ ارمغان، تہران، ۱۳۱۷، شمسی ہجری۔

(۵۳) نشتر عشق، ورق "حل"۔

(۵۴) کلمات الشعراء، ص۷۔

(۵۵) سفینہ خوشگو، ص۲۹۔

(۵۶) جب کہ احمد منزوی نے فہرست مشترک نسخہ ہای خطی فارسی پاکستان، جلد اول، ص ۲۰۰، پر گنج باد آورد کے تحریر ہونے کا سنہ ۱۰۳۵ھ (۱۶۲۵ء) لکھا ہے اور راقم الحروف نے طبیہ کالج، علی گڑھ میں موجود مخطوطہ گنج باد آورد میں لکھی تاریخ:

سال ختمش از خرد جستم و گفت "ختم" شد تاریخ ختم این کتاب

۱۰۴۰ھ

کی بنیاد پر ۱۰۴۰ھ تحریر کیا ہے۔

(۵۷) تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہو راقم الحروف کا مضمون "رسالہ نخلبندیہ کا مصنف اور مآخذ"

"دانش" شمارہ "۱۰" ص ۱۸۸ تا ص ۱۹۶، اسلام آباد، پاکستان، ۱۹۸۸ء (۱۳۶۶ش ھ)۔

(۵۸) فہرست مشترک نسخہ ھای خطی فارسی پاکستان، جلد اول، ص ۴۹۲۔ خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ، مخطوطہ نمبر ۱۰۹۸ Acc No. اور ۲۵۸۹۔ H.L. No. جب کہ کتاب خانہ ندوۃ العلماء، لکھنؤ میں موجود مخطوطہ "ام العلاج" ۶۱ فصلوں پر مشتمل ہے۔ اس میں باب سوم میں کل چھ فصلیں ہیں اور احمد منزوی کے مطابق باب سوم میں آٹھ فصلیں ہیں۔ بقیہ ابواب یعنی باب اول (۱۰ فصلیں)، باب دوم (۱۵ فصلیں)، باب چہارم (۴ فصلیں) باب پنجم (۶ فصلیں) اور باب ششم (۲۰ فصلیں) میں فصلوں کی تقسیم یکساں ہے۔

(۵۹ و ۶۰)۔ فہرست مشترک نسخہ ھای خطی فارسی پاکستان، جلد اول، ص ۷۲۔ ۵۷۱ و ۷۴۰۔

(۶۱ و ۶۲) مغل ہندوستان کا طریق زراعت از ڈاکٹر عرفان حبیب ص ۶۲۔۵۶۲ و ۵۰، ترقی اردو بورڈ، دہلی۔

(۶۳ تا ۶۵) فہرست مشترک نسخہ ھای خطی فارسی پاکستان، جلد پنجم، ص ۱۱۴، ۱۱۸ اور ۱۱۸۔

(۶۶) مخطوطہ دیوان امانی از مرزا امان اللہ خان امانی حسینی کابلی ثم ہندستانی ص ۱۷۳، مملوکہ پروفیسر محمد ولی الحق انصاری، لکھنؤ، نشتر عشق، ورق "ھل" اور ید بیضا، ص ۲۳۔ مخطوطہ ریاض الشعراء از علی قلی خان داغستانی، مخطوطہ نمبر H.L. No.۲۲۳ ورق ۳۵، خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ۔

(۶۷) ایضاً ص ۱۶۹، نشتر عشق، ورق "ھل"۔

(۶۸) ایضاً ص ۱۶۶، دیوان میں اس کے پہلے مصرع میں "یار" کی جگہ "آہ" تحریر ہے۔ نشتر عشق، ورق "ھل" اور ید بیضا، ص ۲۳، ریاض الشعراء، ورق ۳۵۔

(۶۹) دیوان امانی، ص ۷۴ اور کلمات الشعراء، ص ۷۔

(۷۰) ایضاً ص ۱۹۴، سفینۂ خوشگو، ص ۲۹ اور تذکرۂ نصر آبادی ص ۶۰، مخطوطہ تذکرۂ طاہر نصر آبادی مخطوطہ نمبر H.L.۲۱۵ ورق ۳۲ اور مخطوطہ نمبر H.L. No.۲۸۲۱ ورق ۶۱ خدا بخش

اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ۔

(۷۱) ۸۴ Acquired Manuscripts Acc. No. ، نیشنل آرکائوز آف انڈیا، نئی دہلی۔
یہ دیوان ۲۵ شوال ۱۰۵۴ھ (۳ جنوری ۱۶۴۴ء) کو نقل ہوا۔

(۷۲) نشتر عشق، ورق "ھل"، مخطوطہ ریاض الشعراء، ورق ۲۵۔

(۷۳) دیوان امانی، ص ۱۷۔ دہلی کے نسخہ میں اس کے دوسرے مصرع میں "گفتہ" کی جگہ "گفت" تحریر ہے۔

(۷۴ تا ۷۸) ایضاً ص ۲۵، ۲۰، ۱۱۴، ۲۳۹ اور ۲۵۷۔

(۷۹) ایضاً ص ۳۱۷۔ دیوان میں مصرعہء تاریخ کے نیچے سنہ نہیں لکھا ہے۔

(۸۰) ایضاً ص ۳۲۰۔

"متن رسالهء نخلبندی"

دلیل زمین صالح و فاسد(۱) جهت زراعت:

چون باران بر زمین(۲) آید و زمین آن را نشف کند و شق شود، دلیل نیکی زمین است - و اگر در آن زمین(۳) انواع نباتها رسته بود(۴) و قوی بود، دلیل نیکی زمین بود و اگر گیاه(۵) باریک و راست قد بود، دلیل آن است که زمین میانه است - و اگر گیاه ضعیف و راست قد نبود و بر هم پیچیده بود، دلیل بدی زمین است -

نوع دیگر زمین را بکند دو گز یا سه گز و قدری از آن جا خاک برداشته در هاون سوده(۶) در آب باران آغشته کنند، چندان که آب از سر آن بگذرد و هم چنان(۷) بگذارد تا آب صافی شود - پس آن آب را بچشد(۸)؟ اگر طعم آن آب(۹) بحال خود باقی بماند، زمین نیک بود و الا بد - و هر زمینی که بوی آن بد بود، صالح زراعت نباشد - و آن زمینی که شور بود، در آن زمین هیچ درخت نشود، مگر درخت خرما و نی و کز -

نوع دیگر زمین را مقداری بکند و همان خاک را در آن حفره کنند - اگر خاک از آن(۱۰) حفره زیادت آید، آن زمین نیک بود - و اگر خاک بآن حفره برابری کند، زمین میانه بود - و اگر از آن حفره کمتر آید، زمین بد بود -

نوع دیگر چون در زمین نمناک زراعت کنند و نیک سبز نشود، باید دانست که آن تخم در زمین خشک بهتر سبزی شود (۱۱) - و همچنین بر عکس شود - و اگر در زمین بلند بکارند و خوب سبز نشود، آن را در زمین پست باید کشت - و همچنین بر عکس - چه بعضی تخمها در

"ترجمۂ نخلبندی"

کھیتی کے لئے زمین اچھی یا بری ہونے کی علامت:

جب زمین پر بارش ہو، زمین اس (پانی) کو خشک کرے اور چٹک جائے (تو) یہ زمین کے لئے اچھے ہونے کی علامت ہے۔ اگر اس زمین میں کھر پتوار اگا ہو وہ مضبوط ہو تو زمین کے اچھے ہونے کی دلیل ہے۔ اگر گھاس پتلی اور سیدھی ہو تو یہ زمین کے اوسط (نہ زیادہ اچھی نہ زیادہ بری) ہونے کی علامت ہے۔ اگر گھاس کمزور رہے؛ سیدھی نہ ہو اور آپس میں لپٹی ہوئی ہو تو یہ زمین کے خراب ہونے کی علامت ہے۔

ایک طریقہ یہ ہے کہ زمین کو دو یا تین گز کھودیں، وہاں سے تھوڑی سی مٹی لیں اور ھاون دستہ میں کوٹیں پھر اس کو بارش کے پانی میں اتنا ملائیں کہ پانی اس سے گذر جائے اور اس کو اسی طرح چھوڑ دیں تا کہ پانی نتھر جائے۔ پھر اس پانی کو چکھیں اگر اس پانی کا برا نامزہ باقی رہے (تو) زمین اچھی ہو گی ورنہ خراب۔ ہر وہ زمین جس کی مہک خراب ہو (وہاں) کھیتی اچھی نہیں ہو گی۔ جو زمین کھاری ہو گی اس زمین میں کھجور، نرکل اور ریشم کے علاوہ کوئی پیڑ نہیں ہو گا۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ تھوڑی سی زمین کھود کر اسی مٹی کو اس گڑھے میں ڈالیں۔ اگر مٹی اس گڑھے سے زیادہ ہو تو وہ زمین اچھی ہو گی۔ اگر گڑھے میں برابر بھر جائے تو زمین اوسط ہو گی اور اگر اس گڑھے سے (مٹی) کم ہو تو زمین خراب ہو گی۔

ایک اور طریقہ یہ ہے کہ جب نم زمین میں کھیتی کریں اور اچھی طرح پیداوار نہ ہو

بعضی زمین بهتر سبز می شود۔ فلاحت(۱۲) گندم و باقلا و ماش را در زمین خشک زراعت کنند، ضعیف بود وکرم بیج آن را بخورد۔ و عدس ونخود و سایرحبوب در زمین(۱۳) خشک و نمناک هر دو رامیتوان کشت۔

صالح کردن زمین:

هر زمینی که محصول آن نیک نمی آید۔ چون یک سال در آن زمین باقلای مصری که آن را ترمس می گویند، بکارند۔ بعد از آن هر چه در آن زمین بکارند، نیکو آید۔

هنگام زراعت:

در(۱۴) وقت زراعت مجربان گفته اند اولیٰ آن است که درمیزان زراعت کنند۔ و در روزی که باد شمالی آید، تخم در زمین نباید پاشند، که نیک سبز نمی شود۔ باید دانست که تخمی را که زراعت خواهند کرد، بسه دفعه زراعت کنند۔بعضی در اول زراعت کنند، و بعضی در وسط زمان(۱۵) و بعضی در آخر زمان زراعت کنند که (۱۶) اگر یکی را آفت رسد، دیگری بسلامت ماند۔ و چون در نیمه اول ماه تخم بکارند، بهتر بود و محصول بیشتر دهد۔

فائده در پاک کردن زمین از گیاه:

اگرخواهند که زمین (۱۷) ازگیاه پاک شود۔ در وقتی که آفتاب در جوزا بودگیاه و خار آن را از بیخ بر کنند و آن را همچنان جمع کرده بگذارند تا آفتاب بجدی آید۔ پس آن را بگیرند(۱۸) و درمزبله اندازند (۱۹) تا متعفن شود۔دیگر آن گیاه در آن زمین سبز نشود۔

و اگر داس و آره (۲۰) که از آن گیاه بر میدارند از مس سازند و آن را از خون برزکلان سال که آن را نهاز گویند، آب دهند۔ هرگیاه و علف که از آن ببرند، دیگرسبز نشود۔ و بعضی گفته اند که پیش ازطلوع شعری بیخ درخت خار را ازخاک خالی سازند و آن

تو جاننا چاہیے کہ سوکھی زمین میں وہ بیج اچھی طرح پیدا ہو گا۔ اسی طرح اس کا الٹا ہو گا۔ اگر اونچی زمین میں بوئیں اور اچھی طرح پیدا نہ ہو تو اس کو نشیبی زمین میں بونا چاہیئے۔ اسی طرح اس کا الٹا کرتے ہیں۔ مثلاً کچھ بیج بعض زمین میں اچھی طرح پیدا ہوتے ہیں۔(اگر) گیہوں، باقلا اور ماش کی کھیتی سوکھی زمین میں کرتے ہیں (تو) کمزور ہوتی ہے اور کیڑے اس بیج کو کھا جاتے ہیں اور مسور، چنا اور تمام بیج سوکھی اور نم دونوں زمین میں بو سکتے ہیں۔

زمین کو ٹھیک کرنا:

جس زمین میں اچھی پیداوار نہ ہو تو اگر اس میں ایک سال باقلای مصری (مصر میں ہونے والی لوبیا کی طرح ایک دال) کہ جس کو "ترمس" کہتے ہیں، بوئیں، تو اس کے بعد جو کچھ بھی اس زمین میں بوئیں گے اس کی پیداوار اچھی ہو گی۔

بیج بونے کا وقت:

تجربہ کار لوگ کھیتی کے وقت کے سلسلہ میں کہتے ہیں کہ بہتر یہ ہے کہ میزان (کارتک) میں بیج بوئیں تو اچھا ہو اور جس دن اتری ہوا آئے اس (دن) زمین میں بیج نہیں بوئیں۔ کیوں کہ پیداوار اچھی نہیں ہوتی۔ جاننا چاہیے کہ جس بیج کی کھیتی کرنا چاہتے ہیں (اس کی) تین دفعہ کھیتی کریں۔ کچھ شروع، کچھ بیچ اور کچھ آخر موسم میں۔ کیوں کہ اگر ایک خراب ہو جائے تو دوسرا باقی رہے۔ اگر پہلے پکھواڑے میں بیج بویا جائے تو پیداوار اچھی ہو گی۔

زمین سے کھر پتوار صاف کرنے سے متعلق ہدایت:

اگر چاہیں کہ زمین سے کھر پتوار صاف ہو جائے تو جس وقت آفتاب جوزا (اساڑھ کے مہینہ) میں ہو تو گھاس اور کانٹے جڑ سے اکھاڑیں اور اس کو اسی طرح جمع کر کے چھوڑ دیں کہ آفتاب برج جدی (ماگھ کے مہینہ) میں آجائے۔ پھر اس کو لیں اور گھورے پر (ڈال) دیں تا کہ وہ سڑ جائے تو پھر زمین میں دوسری گھاس نہیں اگتی۔

را ببرند و قیر و زفت بایک دیگر آمیخته بر آن طلا کنند، دیگر سبز نشود۔ و نیز گفته اند که وقتی که ماه در محاق باشد، بوقت طلوع سنبله یا جدی هر گیاهی را که ببرند، باز(۲۱) نشود۔

هنگام فلاحت:

در وقت درخت نشاندن(۲۲) بهترین وقت از نیمهٔ میزان است تا(۲۳) اواخر حوت و اوائل حمل درخت توان نشاند۔ وگفته اند (۲۴) درختی که در خزان نشانند اصول و عروق او زیاده می شود۔ و درختی که در بهار نشانند در فروع(۲۵) آن زیادتی [می شود]۔

و در وقت درخت نشاندن باید که قمر در محاق باشد یا تحت الارض که بار بیشتر آورد و بسیار بلند نشود۔ وهر درختی که در زیادتی نور ماه نشانند یا در وقتی که فوق الارض باشد، آن درخت بسیار بلند شود و بار کمتر آورد۔

فلاحت در نقل کردن درخت بزرگ:

از موضعی(۲۶) اول از آن موضع که بدان نقل خواهند کرد، حفره کنند سه ذراع در طول و عرض و عمق۔ پس بعضی شاخهای آن درخت ببرند، تا سبک شود۔ پس اصل آن درخت را در حفره کنند و آن را با همه عروق آن در کشند۔ و آهن بعروق آن نرسانند۔ و آن را چنان بر گیرند که عروق آن در زمین کشیده نشود۔ و همچنان بیاورند و در حفره نهند و ملاحظه آنچه از شاخهای آن در موضع اول بجانب مشرق بود، این زمان نیز بجانب مشرق بود۔ و برین قیاس و عروقهای آن راست سازند که برهم پیچیده نشوند۔ وقدری سر گین در آن حفره ریزند۔ و بیخ آن درخت را از سه موضع ستون زنند تا از باد متحرک نشود۔ و دو (۲۷) سبوی آب در دو طرف اصل آن درخت نهند۔ وقعر آن سبوها را سوراخ باریک کنند تا آب از و مترشح شود۔ و هر وقت که آب کم شود، پر آب کنند تا دو ماه بدین دستور عمل نمایند۔ و بعد از آن بطرفی(۲۸) که بیشتر آب میخورد آب دهند۔

اگر جس ھنسیے اور قینچی سے گھاس کاٹتے ہیں اسے تانبے کی بنائیں اوراس پر پرانے بکرے کی جس کو "نہاز" کہتے ہیں، کا خون ملیں۔ تو جو کھر پتوار اور چارہ اس سے کاٹا جائے گا تو وہ پھر نہ اگے گا۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ شعری (ایک ستارے کا نام ہے جو ماہ میزان یعنی کارتک میں طلوع ہوتا ہے) کے نکلنے سے پہلے کانٹے دار پیڑ کی جو کو زمین سے کاٹیں، اکھاڑیں اور قیر (رال) اور زفت (صنوبر کی گوند) کو ملا کر مل دیں تو پھر نہیں اگے گا۔ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ جس وقت چاند محاق (یعنی اندھیرے پاکھ) میں ہو اور سنبلہ یا جدی (ماگھ کا مہینہ) کے نکلنے پر جو سبزہ آخر تین راتیں کاٹا جائے گا، پھر نہیں اگے گا۔

درخت لگانے کا وقت:

درخت لگانے کا بہترین وقت میزان (کارتک) سے آخر حوت (چیت) تک اور حمل (بیساکھ) کے شروع میں ہے۔ اسی وجہ سے اس زمانے میں پیڑ لگاتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ جو درخت خزاں میں لگاتے ہیں (اس کی) جڑیں اور رگیں زیادہ ہوتی ہیں۔ جو درخت بہار میں لگاتے ہیں (اس میں) شاخیں زیادہ ہوتی ہیں۔ یہ چاہیے کہ درخت لگاتے وقت چاند محاق یا تحت الارض (اندھیرے پاکھ) میں ہو تاکہ زیادہ پھل دے اور زیادہ اونچا نہ ہو۔ جو پیڑ چاند کی تیز روشنی میں لگائیں یا اس وقت لگائیں جب فوق الارض (اجالا پاکھ) ہو (تو) وہ پیڑ بہت اونچا ہو گا اور پھل کم دے گا۔

بڑے درخت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا:

جس درخت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لگانا چاہتے ہیں (اس کے لئے) تین ہاتھ لمبا، چوڑا اور گہرا گڑھا کھودیں۔ پھر اس درخت کی شاخوں کو چھانٹ دیں تاکہ ہلکا ہو جائے۔ اس کے بعد اس درخت کی جڑ کو گڑھے میں ڈال کر اس کو تمام رگوں کے ساتھ اس (گڑھے) کے اندر کر دیں اور اس کی جڑوں پر لوہا نہ لگنے دیں۔ اس کو اس طرح سے پکڑیں کہ اس کی

اذیت فلاحت:

چون خواهند(۲۹) که درختی را خشک سازند بایدکه دہان را پر عدس کنند و بخایند بناشتا۔ پس ہمچنان آن عدس را در دہان نگاہدارند و شاخہای آن درخت را بدندان بگیرند، درخت خشک شود۔ و اگر میخ آہنی (۳۰) در آتش کنند تا سرخ شود۔ و در چند موضع متعدد باصل آن درخت فرو برند [درخت] خشک شود۔ و اگر بیخ آن درخت را خالی کنند، چندان که عروق آن پیدا شود۔ پس شاخ (۳۱) گوسپند که کہنہ شدہ باشد، بسوزند. و میان عروق درخت پر کنند، [درخت] خشک شود۔

معرفت پیوند کردن(۳۲):

ہر درختی که پوست غلیظ دارد چون درخت انجیر۔ میخی(۳۳) از چوب کز یا چوب دیگرکه محکم باشد پیدا کنند۔ وبآن میخ پوست آن را سوراخ کنند۔ چنانچہ باصل چوب آن ضرر نرسد۔ پس میخ بیرون(۳۴) آورند و شاخ درختی که پیوند خواہند کرد، در آن(۳۵) سوراخ در آورند۔ و آن راہنوخ بہ بندند۔ و بگل پاکیزہ بحرقہ(۳۶) بیالایند۔ و از بالای آن کوزہ پر آب بیاویزند که قعر آن سوراخ باریک داشتہ باشد۔ و آب از آن قطرہ قطرہ می چکیدہ باشد۔ تا آن ہنگام که پیوند گیرد۔فلاحت پیوند در وقتی که بادشمال می آمدہ باشد مناسب نیست۔بلکہ در وقتی که باد جنوب می آمدہ باشد ۔ و شاخی که بجہت پیوند ببرند، در وقتی که برندکه نور ماہ در نقصان بود۔ و اگر باران بر آن پیوند آید، آن را نافع بود۔ مگر آن جا که(۳۷) بر آن پیوند شدہ پوست درخت غلیظ بود که باران آن را زیان دارد۔

و بہترین اوقات بجہت پیوند کردن اوایل خزان است که شب و روز برابر بود تا بہ نیمہ قوس۔ و بعضی گفتہ اند که وقت پیوند کردن، آن زمان است که شعری یمانی طلوع کردہ باشد۔ و حرارت تابستان کمتر شدہ باشد۔

رگیں زمین میں نہ گھسئیں ۔اس کو اس طرح لاکر گڑھے میں رکھیں اور دیکھیں کہ اس کی جو شاخیں پہلی جگہ پر پورب کی طرف تھیں وہ اس وقت بھی پورب کی طرف ہیں اسی طرح (اور بھی)۔ اور رگوں کو سیدھا کردیں (تاکہ) آپس میں الجھ نہ جائیں ۔اس گڑھے میں تھوڑا سا گوبر ڈال کر اس درخت کی جڑ کو تین جگہ پر گاڑ دیں تاکہ ہوا سے نہ ہلے اور پانی کے دو گھڑے اس درخت کے دو طرف لٹکائیں ان گھڑوں کی تہ میں باریک سوراخ کردیں تاکہ اس سے پانی رستا رہے ۔ پانی کم ہونے پر اس میں پانی پھر بھر دیں ۔ اس طرح یہی عمل دو مہینے تک کرتے رہیں ۔ اس کے بعد جس طرف (پیڑ) زیادہ پانی پئے اسی طرف پانی ڈالیں۔

کھیتی یا پیڑ کو سکھانے کا طریقہ:

جب درخت کو سکھانا چاہیں تو چاہیئے کہ صبح (ناشتہ) کے وقت منہ میں مسور بھرے، اسے چباتا رہے اور اسی طرح مسور کو منھ میں رکھے ہوئے، اس درخت کو دانتوں سے پکڑے، تو درخت سوکھ جائے گا ۔ اگر لوہے کی چھڑ کو آگ میں لال کرکے اس پیڑ کی جڑ کی مختلف جگہوں میں گھسادیں تو درخت سوکھ جائے گا۔ اگر اس پیڑ کی جڑ کو اس طرح سے الگ کریں کہ اس کی رگیں دکھائی دینے لگیں، تو پھر بھیڑ یا بکری کی پرانی سینگوں کو جلائیں اور اس درخت کے بیچ میں بھر دیں، تو درخت سوکھ جائے گا۔

قلم باندھنے کا طریقہ:

جس پیڑ کی چھال موٹی ہو جیسے انجیر کا پیڑ تو ایک کز (ریشم) کی لکڑی یا دوسری مضبوط لکڑی کی میخ (کھونٹا) لیں ۔ اس میخ سے اس (درخت) کی چھال میں سوراخ اس طرح کریں کہ اس کی اصل لکڑی میں نقصان نہ پہونچے ۔ پھر میخ کو باہر نکالیں اور جس درخت کی شاخ کا پیوند لگانا چاہتے ہیں اسے اسی سوراخ میں ڈال دیں ۔ پھر اس کو تختی سے باندھ دیں اور صاف مٹی گرم کرکے لیپ دیں اور اس کے اوپر سے پانی سے بھرا ایک (ایسا) کوزہ (گھڑا) لٹکادیں

و باید دانست(۳۸) که اشجاری که بر دیگر پیوند توان کرد، شاخ انجیر (۳۹) است که بر درخت شاه توت و درخت سیب و درخت امرود پیوند توان کرد۔ زیرا که این اشجار را بایک دیگر الفت است۔ و برہم پیوند توان کرد۔ لیکن در پیوندکردن پوست این درختها را سوراخ باید کرد۔و تعرض بچوب آن نباید کرد، مگر درخت(۴۰) امرود که چوب آن را بجهت پیوند سوراخ توان کرد۔

و چون شاخ امرود بر درخت شاه توت پیوند کنند، میوه آن سرخ شود۔ و همچنین اگر(۴۱) شاخ سیب بر درخت شاه توت پیوند کنند، میوه آن سرخ شود و شاخ جوز بر درخت دیگر پیوند نتوان کرد۔ اما بر درخت جوز شاخ درخت (۴۲) دیگر پیوند توان کرد۔ و شفتالو بر آلو و زرد آلو پیوند توان کرد۔ وزرد آلو (۴۳) و بادام پیوند توان کرد۔ و همه اشجار با درخت بهی الفت دارند و پیوند اوبه آنها می گیرد۔ و نارنج برسیب پیوند توان کرد۔ و اگر نارنج بر شاخ توت پیوند کنند، رنگ نارنج سرخ بود۔

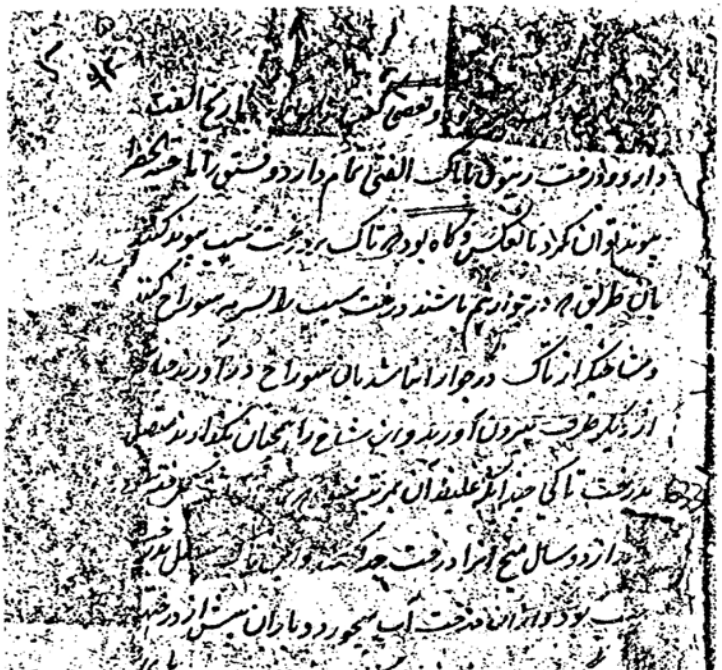
و بعضی گفته اندکه انار با نارنج الفت دارد۔ و درخت زیتون با تاک الفتی تمام دارد۔ و فستق را باحبة الخضرا پیوند توان کرد و بالعکس۔ و(۴۴) گاه بود که تاک بر درخت سیب پیوند کنند۔ بآن طریق که چون در جوارہم باشند، درخت سیب رابسریه(۴۵) سوراخ کنند۔ و شاخی که از تاک در جوار آن باشد بآن سوراخ در آورند۔ چنانچه از دیگر طرف بیرون آورند۔ و آن شاخ را همچنان بگذارند متصل بدرخت تاکی چندان که (۴۶) غلیظ آن بمرتبه شود که تمام آن ثقبه گرفته شود۔ و بعد از دو سال بیخ(۴۷) آن را از درخت جدا کنند۔ و این تاک متصل بدرخت سیب شود(۴۸)۔ و از آن درخت آب میخورد و بار آن پیش از درختهای تاک دیگر(۴۹) باشد۔ و باید که شاخهای باریک درخت سیب و سرهای شاخ آن را در مدت دو سال مذکور بریده باشند تا پیوند تاک قوی گردد۔

و(۵۰) بعضی شفتالو را بر درخت سیب پیوند کنند بآن(۵۱) طریق که در موضع

کہ جس کی تہ میں باریک سوراخ ہو اور پانی اس سے قطرہ قطرہ ٹپکتا رہے ۔ یہاں تک کہ وہ پیوند ہو جائے ۔ جب اتری ہوا چل رہی ہو تو پیوند مناسب نہیں ہے ۔ بلکہ جب دکھنی ہوا چل رہی ہو (تو مناسب ہے)۔ جو شاخ قلم باندھنے کے لئے لیں اس کو ایسے وقت کاٹیں جب چاند گھٹ رہا ہو اور اگر اس (پیوند) پر بارش ہو تو اس کے پیوند کے لئے فائدہ مند ہوگی۔ مگر اس جگہ کو چھوڑ کر جہاں پیوند شدہ پیڑ کی چھال موٹی ہوگی (تو) وہاں بارش نقصان دہ ہوگی ۔ پیوند کرنے کے لئے بہترین وقت شروع خزاں، جب دن اور رات برابر ہوتے ہیں، سے لے کر قوس کے آدھے مہینے تک، ہے ۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ پیوند ہونے کا زمانہ وہ ہے، جب شعری طلوع ہوا ہو اور گرمی کے موسم کی شدت کم ہو گئی ہو۔

جاننا چاہیے کہ وہ درخت جس کو دوسرے سے پیوند کر سکتے ہیں، وہ انجیر کی شاخ ہے ۔ جس کو شہتوت، سیب اور امرود کے درخت سے پیوند کر سکتے ہیں ۔ کیوں کہ ان درختوں کا آپس میں ایک دوسرے سے لگاؤ ہے ۔ اس کو (آپس میں) پیوند کر سکتے ہیں ۔ لیکن پیوند کرنے کے لئے ان درختوں کی چھال میں سوراخ کرنا چاہیے۔ لیکن اس کی لکڑی میں سوراخ (تعرض) نہ کرے مگر ہاں امرود کے درخت میں پیوند کے لئے اس کی لکڑی میں بھی سوراخ کر سکتے ہیں۔

جب امرود کی شاخ کا شہتوت کے پیڑ میں پیوند کرتے ہیں، تو اس کا میوہ سرخ ہوتا ہے ۔ اسی طرح اگر سیب کی شاخ کا شہتوت کے درخت میں پیوند کریں، تو اس کا پھل سرخ ہوتا ہے ۔ جوز (اخروٹ) کی شاخ کا دوسرے درخت میں پیوند نہیں کر سکتے ہیں ۔ لیکن جوز کے درخت میں دوسرے درخت کی شاخ کا پیوند کر سکتے ہیں۔ شفتالو (آڑو) کا آلو (آلو بخارہ) اور زرد آلو (خوبانی) سے پیوند کیا جا سکتا ہے اور خوبانی کا بادام سے پیوند کر سکتے ہیں ۔ ان سب پیڑوں کا بہی کے درخت سے لگاؤ ہے ۔ اس سے ان سب کا پیوند ہوتا ہے ۔ نارنگی کا سیب سے پیوند کر سکتے ہیں۔ اگر نارنگی کا شہتوت کی شاخ سے پیوند کریں تو



عکس مخطوطۂ نخلبندی

نارنگی کا رنگ سرخ ہو گا۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ انار کا نارنگی سے لگاؤ ہے اور زیتون کے درخت کا انگور سے پوری طرح لگاؤ ہے۔ فستق (پستہ) کا حبۃ الخضراء (تارپین) میں پیوند کر سکتے ہیں اور اس کا الٹا بھی۔ کبھی کبھی انگور (کی شاخ) کا سیب کے درخت سے اس طرح پیوند کرتے ہیں کہ وہ اس کے قریب ہو، سیب کے درخت میں سریہ سے سوراخ کریں اور انگور کی وہ شاخ جو کہ اس کے قریب میں ہو، اس سوراخ میں ڈال کر دوسری طرف نکال لیں اور اس شاخ کو انگور کی بیل کے پاس اسی طرح چھوڑ دیں۔ یہاں تک کہ وہ بڑھے اور پورے سوراخ کو پکڑ لے۔ پھر دو سال بعد اس کی جڑ کو پیڑ سے الگ کر لیں۔ اس طرح انگور، سیب کے درخت سے مل جاتا اور اسی درخت سے پانی لیتا ہے۔ اور یہ انگور کے دوسرے درختوں سے پہلے پھل دیتا ہے۔ یہ چاہیے کہ سیب کے پیڑ کی باریک شاخوں اور کونپلوں کو دو سال تک کاٹتے رہیں تا کہ انگور کا پیوند مضبوطی سے ہو۔

کچھ لوگ شفتالو کا پیوند سیب کے درخت سے اس طرح کرتے ہیں کہ ایک جگہ پر بید کا پودا لگاتے ہیں۔ اس کے بعد شفتالو کی گٹھلی کو اس پودے کے پاس لگا دیتے ہیں اور جب شفتالو کے کلے پھوٹتے اور پودا نکلتا ہے تو بید کی شاخ کی ایک کھونٹی بناتے اور اس کھونٹی کے سرے کو مٹی کے اندر مضبوطی سے لگا دیتے ہیں۔ تا کہ کھونٹی اسی طرح سے رہے۔ پھر اس کھونٹی کو بیچ سے پھاڑتے ہیں۔ درخت شفتالو کے اکھوے کا سرا اس چیرے سے باہر نکال لیتے ہیں۔ اس چیرے کو قنیب (سن) کی باریک رسی یا تختی سے کس دیتے، پھر اس پر صاف مٹی لیپ دیتے ہیں اور اس کے اوپر پانی سے بھرے ہوئے گھڑے کو کہ جس کی تہ میں سوراخ ہوتا ہے، لٹکا دیتے ہیں تا کہ اس سے قطرہ قطرہ پانی ٹپکتا رہے۔ یہ چاہیے کہ پوری گرمی بھر اس پر پانی سے بھرے گھڑے کو لٹکائے رکھیں۔ پھر (موسم) بہار آنے پر شفتالو کے درخت کی جڑ کو زمین سے کاٹ دیتے ہیں تا کہ جو کچھ باقی رہے وہ بید

اول نهال(۵۲) بید بنشانند۔ و بعد از آن دانه شفتالو نزد آن(۵۳) نهال بنشانند۔ وچون شفتالو سبز شود و نهال شود(۵۴) و شاخ بید را میخی سازند و سر آن شاخ را در زیر خاک محکم کنند تا همچنان میخی بماند۔ پس وسط آن شاخ میخی راشق کنند و سرنهال شفتالو را از آن شق بیرون آورند۔ و آن شق را بریسمان باریک از قنب یا از لوح محکم به بندند۔ و آن شق را بگل خالص بالایند۔ و کوزه پر آب را در زیر سوراخی کنند وبالای آن بیاویزند که قطره قطره از آن آب (۵۵) می چکیده باشد۔ و تمام تابستان باید که این کوزه آب(۵۶) آویخته باشد۔ پس در بهار آینده بیخ درخت(۵۷) شفتالو را از روی (۵۸) زمین قطع کنند۔ تا انچه باقی ماند از درخت بید آب میخورده باشد۔ چون این درخت بار آورد شفتالو را دانه نباشد و صحت(۵۹) این به تجربه معلوم شده است(۶۰)۔

فلاحت در نگاه داشتن سفرجل و سیب:

پارسیان(۶۱) آبی گویند از درخت باز کنند نی آزار و برگ نی اندر چهند۔ پس مغاکی بکنند تا کر بفراخی مردی که از پیش و پس آبی را در بن آن مغاک کنند نی آزار و برگ نی زیرش بپوشند۔ و ریگ در زیر آن کنند تا هموار شود۔ پس در هر پانزده روز آب در زیر آن می ریزند۔ چنانچه(۶۲) بر آید تا یک سال آن آبی بماند۔ و سیب را نیز(۶۳) همچنین توان داشت۔

فلاحت شفتالو:

هرگاه(۶۴) خواهند که مغز شفتالو را شیرین کنند۔ یکی بادام(۶۵) دو مغز را بیرون کنند و مغز شفتالو را درمیان هر دو نهند و بکارند۔ چون بر آید هر سه را بهم چهند و بگل گیرند تا همه یکی شود۔ آن که چون بر آید مغز شفتالو شیرین باشد۔ و اگر نزد شفتالو گل سرخ بکارند خوشبو شود۔ فلاحت و اگر زفت بحری بگذارند و آن را بر آلو زنند دیر بماند و تباه نشود۔ و اگر خواهند

کے درخت سے پانی لیتا رہے ۔ پھر جب اس درخت میں پھل لگتے ہیں توشفتالومیں گٹھلی نہیں ہوتی ۔(قلمبندی کے)اس طریقہ کا صحیح ہونا تجربہ میں آچکا ہے ۔

سفر جل اور سیب کی دیکھ ریکھ:

اس کو ایرانی لوگ آبی کہتے ہیں ۔ اس کو درخت سے توڑیں اور ترحل کی پتیوں میں لپیٹ دیں ۔ پھر آدمی کی کمر کی چوڑائی کے برابر ایک گڑھا کھودیں اور اس آبی کو گڑھے کے آخری حصہ میں رکھ دیں نیز نرکل اور اس کی پتی اس کے نیچے چھپادیں اور اس میں ریت ڈال دیں تاکہ ہموار ہو جائے ۔ پھر ہر پندرھویں دن اس میں پانی ڈالیں تاکہ اگ آئے ۔ (تو)وہ آبی ایک سال تک باقی رہتا ہے ۔ سیب کی بھی اسی طرح دیکھ ریکھ کرنا چاہیے ۔

شفتالو کی کھیتی:

اگر شفتالو کے مغز (گودے) کو میٹھا کرنا چاہتے ہیں، توایک بادام کے دوگودے نکالیں اور شفتالو کا گودا ان دونوں کے بیچ رکھ کر بو دیں اور نکل آنے پر تینوں کو آپس میں لپیٹیں اور مٹی لگادیں تاکہ سب ایک ہو جائیں ۔ پھر جب پھل آئے گا توشفتالو کا گودا میٹھا ہوگا ۔ اگر شفتالو کے قریب گل سرخ لگادیں تو خوشبو دار ہوگا ۔ اگر زفت بحری کو رکھیں اور اس کو آلو بخارہ پر ڈال دیں تو وہ دیر تک رہے گا اور خراب نہ ہوگا ۔ اگر شفتالو کے آوے کو میٹھا کرنا چاہتے ہیں، تو اس زرد آلو میں گڑھا کھودیں اور ہر سال اس درخت میں چار مرتبہ نمک ڈالیں۔ تو ہر بار تقریباً ایک من مقدار میں ہوگا اور میٹھا ہوگا۔

گل سرخ کی دیکھ ریکھ:

گل سرخ کی کلیاں کھلنے سے پہلے اس کے بیچ میں نرکل رکھ دیں اور دونوں سرے مٹی میں دبا کر جب تک چاہیں تب تک کے لئے رکھ دیں۔ پھر جب اسے کھولتے ہیں اور مٹی پر گرم پانی ڈالتے ہیں تو کلی کھل جاتی ہے ۔(اور)اس وقت وہ بالکل تازہ پھول کی طرح ہوتی

که شیرین سازند، مغاکی (۶۶) درین زرد آلو کنند و هر سال چهار بار نمک درین درخت نهند (۶۷)۔ هر باری بمقدار یک من شیرین شود۔

فلاحت(۶۸) در نگاه داشتن گل سرخ:

اگر غنچه گل سرخ پیش از آن که بشکفد درمیان نی نهند و هر دو سر بگل گیرند و بنهند تا آن که خواهند ۔ پس هرگاه که از آن نی باز کنند و آب گرم بر گل زنند بشکفد۔ در ساعت همچو گل تازه۔

فلاحت نعناع:

چون خواهند که نعناع بکارند، بیارد(۶۹) یک پاره ریسمان خام و عسل برو بیالایند وجای که مگسان(۷۰) باشد، بیاویزند تا بر آن ریسمان هر بند(۷۱) قطعه قطعه کرده بکارند، نعناع بروید ۔

عجایب الفلاحت:

تخم بادنجان در شهد و روغن هفت روز بپرورد و در سر گین افگنده (۷۲) خشک سازد و مزدبه رایعنی پیته خرد که آغاز بر آمدن کند، بشکافد و تخمهای مذکور در و انداخته باز وصل کند۔ چون مزدبه مذکور بزرگ شود، تخم مذکور بیرون آورد۔ هرگاه آن را بکارد، در بوته بادنجان مزدبه بار(۷۳) دهد ۔

فلاحت نخل یعنی خرما:

مخصوص است بگرم سیرها ۔ و درختی است شریف و آن را بسی مشابهت است بحیوان ۔ چنانچه اگرسرش ببرند، بمیرد و دیگر (۷۴) نمونکند۔ واو را نرو ماده نیز باشد۔ و مادام که از نروی بر ماده وصل نشود ثمره نیک ندهد۔ ونروی راعشق ومیلی بماده باشد۔ چنانچه(۷۵) گویند که برای ماده از بستانی به بستانی دیگر میل کند و کج(۷۶) شود۔ وطلع وی را بوی باشد چون بوی منی آدمی ۔وبهترین اوقات کاشتن وی فصل تابستان بود۔ واز آن کاشتی

تخم بکارند و گاهی بچه - اگر تخم آن بکارند، در زمین سخ یعنی(۷۷) شوره بقدر دوگز مغاکی بکنند و خاک را با سرگین چهار پایان بیامیزند- و پاره نمک در وی بکنند- و همه را در آن مغاک بیندازند- بعد از آن تخم خرما را که از جنس نیک باشد و از درخت مثمر بگیرند و دو روز در آب بخسانند و آن را بدرازا بشکافند- و در آن خاک نهند، شکم آن بجانب بالا و سر باریکش بسوی مشرق- و در هرروز یک بار آب بدهند- تا وقتی که بروید و قدری بلند شود- پس از آن در هرسه روز یک بار آب بدهند- تا وقتی که دو ساله شود- بعد از آن جا بجای دیگر نقل کنند تا در همانجا بگذارند- و اگر بچه وی را بکارند از آن بچها که برگرد او رسته باشند(۷۸) و سه ساله یا چهار ساله باشند برکنند- و در جای راست کرده بنشانند و هر چه مغزش قوی باشد و مستحکم، آن بهتر بروید و زودتر بلند شود- و باید که در هرسال یکبار شیب نهال وی را نرم بکنند و پاره نمک یا شوره خاکی در آن بیندازند تا قوت بگیرد و بلند شود- و اگر در وی دردی شراب(۷۹) نیز بریزند، روا بود- واز هر دو درختی که میوه(۸۰) بیاورند، اگر از هر یکی پاره (۸۱) پوست بر کنند، وی را با یک(۸۲) دیگر سخت بچسپانند، از جای که پوستش گرفته اند، هر دو بار آورند- و اگر از طلع(۸۳) ماده بنهند فرحتی یابد و بار آور دمن شجره نهال-

فلاحت انگور (۸۴):

درخت انگور درخت شریف است و از درختی بدرختی می پیچند- چندانکه قریب دوسه هزار گز می شود- و هر چندکه دراز تر می شود، قوت آن بیشتر می شود (۸۵)- و شاخهایش بسیار و ثمره اش زیاده می شود- خاصه که قضبان وی را قطع کنند و آن درگرم سیرها و سرد سیرها می باشد- وابتدای کاشتن آن نزد بعضی روز آخر دی ماه بود- وقتی که باد ولبور لبوز دو پیش برخی وقت سبزشدن درختان بود- و گویند وقت بریدن از هاست- و گویند وقت برگ ریزی غرس کنند، در جای که آب کمتر باشد- ولوقتی بکارند که قمر تحت الارض باشد یا

مٹی میں (اس طرح) رکھیں کہ اس کی گانٹھ اوپر کی طرف اور باریک سرا پورب کی طرف رہے۔ اس کو جب تک وہ اگ نہ جائے اور تھوڑا اونچا نہ ہو جائے (تب تک) روزانہ ایک بار پانی دیں۔ اس کے بعد ہر تیسرے دن ایک بار پانی دیں۔ یہاں تک کہ وہ دو سال کا ہو جائے۔ اس کے بعد اس جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر دیں یا اسی جگہ چھوڑ دیں۔ اگر اس کا پودا لگائیں تو ان پودوں سے جو اس کے چاروں طرف بڑھتے ہیں، تین چار سال کا ہونے پر اکھاڑ کر، جگہ ٹھیک کر کے بٹھا دیں۔ جس کا گودا قوی اور مستحکم ہوتا ہے۔ وہ اچھی طرح اگتا اور تیزی سے اونچا ہوتا ہے۔ یہ چاہیے کہ اس پودے کی تہ کو سال میں ایک مرتبہ کھودیں اور تھوڑا نمک یا شورہ (ریہ) اس میں ڈال دیں، تو وہ درخت مضبوط اور بلند ہو گا اور اگر اس میں شراب کی تلچھٹ بھی ڈال دیں تو ٹھیک ہے اور اگر دو درخت جو پھل دیتے ہیں، سے ہر ایک کی تھوڑی چھال الگ کر دیں اور ایک دوسرے کو مضبوطی سے وہاں چپکا دیں جہاں سے چھال نکالی ہو، تو دونوں پھل دیں گے اور اگر مادہ کھجور کے خوشہ کو رکھیں، تو تازگی ملے گی اور چھوٹے درخت میں ہی پھل دے گا۔

انگور کی کھیتی:

انگور ایک اچھا پیڑ ہے۔ جس کو ایک پیڑ سے دوسرے پیڑ میں لپیٹتے ہیں۔ یہاں تک کہ دو تین ہزار گز کے قریب ہو جاتا ہے۔ پھر جتنا جتنا وہ بڑا ہوتا ہے اتنی اتنی اس کی قوت بھی بڑھتی جاتی ہے۔ اس کی بہت سی شاخیں ہوتی ہیں اور اس کا پھل زیادہ ہوتا ہے۔ خاص طور سے اس کی لمبی اور نرم شاخوں کو کاٹ دیتے ہیں۔ یہ ٹھنڈی اور گرم (دونوں) جگہوں پر ہوتا ہے۔ کچھ لوگوں کے مطابق اس کا بونا دی ماہ کے آخری دن سے شروع ہوتا ہے، جس وقت ہوا چل رہی ہو اور پیڑوں کے تنے ہل رہے ہوں۔ لوگ کہتے ہیں کہ پیڑوں کے ہرا ہونے کے وقت سے کچھ پہلے انگور کے کاٹنے کا وقت ہوتا ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ

فوق الارض۔ وبعضی گویند وقت غرس آن هنگامی است که از ماه دو شب مانده باشد یا دو روز گذشته۔ ووقت بریدن نیز مثل این اوقات بود۔

و بهترین زمینها از برای وی زمینی بود که گلش طیب باشد۔چنانچه(۸۶) اگر یک گز (۸۷) از وی بکنند و از شیب آن پاره خاک بگیرند۔ وبآب باران بیامیزند و در ظرف آبگینه صاف سازند و بچشند، بطعم انگورشراب وی باشد۔ و از آن نیزگاهی تخم بکارند وگاهی قضبان۔ و این بهتر بود۔ ومی باید که زمین او را راست سازند ونیکو نرم نمایند(۸۸) و در آن زبل بیندازند۔ بعد از آن در هر سه چهار گز یک حفره بکنند و در وی دو سه تا شاخ نیک بنشانند۔سر هر یکی بیک طرف و مقدار یک دست از زمین بلند دارند(۸۹)، و آب بدهند، تا بروید۔ و در بعضی جایها بر عریشه بیندازند تا بر درخت دیگر۔ ونزد بعضی نهری بکنند و تلی بسازند۔ و ساق وی را در میان آن بکنند۔ و این نوع در مواضع بارده بهتر بود تا در زمستان بآسانی بپوشند۔ و در بعضی بلاد که آب کمتر باشد در وقت نزول باران و جریان سیل در زمینهای سیراب قریب یک(۹۰) گز و نیم حفره بکنند، کوچک یا بزرگ وشیب آن فراخ بکنند و دهانش تنگ و در هر جا چند شاخ نشانند۔ و در گرد هر یکی سه چهار تا سنگ یا کلوخ بنهند از جهت گرما۔ و در(۹۱) هر سال آن جارا نرم بسازند۔و از گرد وی خالی(۹۲) که یک بیل بردارد دورکنند۔ وعرق آن پاک بکنند۔ و در بعضی جایها که آب نرسد و زمین قابل بود، در هزده(۹۳) گزتا بست گزیا زیاده چاهی بکنند۔چندان که (۹۴) بآب و یم برسد۔ پس از آن در هر یکی بست یا سی عدد از قضبان یا نهال قابل بنشانند وخاک پر کنند ۔ اگرسرش از چاه بیرون آیدفبها و الا هر چند که باشدسروی را بحفره به بندند و بگذارند و هر سال ساق آن پاک کنند وخاک بریزند۔چندان که بیرون آید بعد از آن ، یکی را بطرفی ببرند، بر زمین خوابیده یا بر غرس کرده۔ و باید که آن شاخ از بستان جدید و(۹۵) از بستان عتیق نباشد۔ بلکه از بستانی باید که بسال(۹۶) میان هفت

بتجھڑ کے وقت جہاں پانی کم ہو وہاں پودا لگائیں اور چاند چاہے اندھیرے پاکھ میں ہو یا اجالے پاکھ میں ۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ پودا لگانے کا وقت وہ ہے کہ جب مہینہ کی دو راتیں باقی رہ گئی ہوں یا دو دن گذر گئے ہوں ۔ اس کے کاٹنے کا وقت بھی ایسا ہی وقت ہے ۔

اس کے لیئے بہترین زمین وہ ہے کہ جس میں پھول نازک ہوتے ہوں ۔ چنانچہ اگر اسے ایک گز کھودیں اور اس کے نیچے سے تھوڑی سی مٹی لے کر بارش کے پانی میں ملائیں اور اس کو شیشہ کے برتن میں صاف کریں اور اسے چکھیں تو اس میں انگور کی شراب کا مزہ ہوگا ۔ اس کا بھی کبھی بیج بوتے اور کبھی شاخ لگاتے ہیں اور یہی بہتر ہے ۔ یہ چاہیے کہ اس کی زمین کو ٹھیک اور کافی نرم بنائیں ۔ اس میں گوبر کی کھاد ڈالیں ۔ اس کے بعد ہر تین یا چار گز پر ایک گڑھا کھود کر اس میں دو تین اچھی شاخیں بٹھائیں ۔ جس میں سب کا سرا ایک طرف اور زمین سے ایک ہاتھ اونچا رکھیں اور پانی دیں تا کہ جم جائے ۔ کہیں کہیں پودے کا سرا دوسرے پیڑ تک لے جائیں اور کچھ دور نالی کھودیں اور تھالہ بنا دیں ۔ اس کے تنے کو پانی کے بیچ میں رکھیں ۔ یہ قسم ٹھنڈی جگہوں پر اچھی ہوتی ہے تا کہ جاڑے میں آسانی سے ڈھک لے ۔ کچھ جگہوں پر جہاں پانی کم ہوتا ہے، وہاں پانی برسنے اور باڑھ آنے کے وقت، جب زمین میں پانی پہنچ چکا ہو ڈیڑھ گز کا چھوٹا یا بڑا گڑھا کھود کر اس کی تہ کو چوڑا کریں اور دھانہ کو تنگ ۔ پھر ہر جگہ کچھ شاخیں لگائیں اور ہر ایک کے چاروں طرف تین چار پتھر یا ڈھیلے گرمی کے واسطے رکھ دیں ۔ ہر سال اس جگہ کو نرم کریں اور اس کے چاروں طرف سے اتنی مٹی دور کریں کہ جس میں ایک بیل لگے اور اس کی جڑ کو صاف کریں ۔ کچھ جگہ جہاں پانی نہیں پہنچتا اور زمین بونے کے قابل ہوتی ہے، وہاں اٹھارہ سے بیس گز یا اس سے زیادہ کنواں اتنا کھودیں کہ پانی اور چشمے تک پہنچ جائیں ۔ اس کے بعد ہر ایک میں بیس یا تیس عدد شاخوں یا اچھے پودوں کو لگا کر مٹی سے بھر دیں ۔ اگر اس کا سرا کنویں سے باہر آئے تو بہتر ہے ۔ نہیں تو جتنا بھی باہر آئے اس کے سرے کو کنویں میں بند کر کے

وحشتی باشد ومثمر و از درختی که در هوای مناسب باشد ـ و از شاخهای میانه(۹۷) بود و غلیظ وضعیف نباشد [بلکه] تازه باشد وتندرست وقوی وگران و میانه و متقارب العقود۔و اگر درشیب آن از شاخ دو سه ساله مقدار یک دست بشکل چوگان باشد، بهتر بروید۔ و اگر در وقت بریدن قضبان غرس آن ممکن نباشد، همه را در زمین نم دفن کنند یا درظرفی پر نم بدارند تا وقت زراعت ۔و اگر اغراس(۹۸) دیر باشد و قضبان بسیار روز مانده باشند، یک شبانه روز در آب بخیسانند ـ بعد از آن بنشانند ـ و اگر قضبان تازه نیز باشد، همچنین نقیع کرده غرس کنند، بهتر بود ـ و اگر از انواع رویه غرس کرده باشند، باید که سال بسال بتدریج بر انواع چیده ترکیب کنند ـ

و باید که هر سال قضبان زواید وی را پاک کنند تا باقی قوت بگیرد ـ وهر درختی که از جای بجای نقل کرده باشند زواید وی را بدست بشکنند و بکارد نبرند(۹۹)۔و بهترین انواع ترکیب وی آن است که وقتی کی سه چهارساله باشد، قضبان تازه او را از شیب ببرند و بروی شاخ مناسبی ترکیب کنند بر وجهی که هر دو یکی شوند در بستان باشد یا در صحرا۔

و اگر خواهند که انگور شیرین شود در زمینهای بلند و ریگستان و سنگستان که سنگ وی قابل نوره باشد، بکارند ـو اگر خواهند که دریک خوشه رنگهای بسیار شود، شاخهای الوان مختلفه را بگیرند و همه را در استخوان ساق گاو بکنند یاخود همه را بریسمان بروی محکم به بندند و در حفره راست کرده بنشانند، تابروید ـوبعد از چند سال که یکی شوند ـ چون بار آورد در خوشهای وی رنگهای مختلف نماید ـ

و اگر خواهند که وی را دانه نشود یا خود دانه وی اندک شود، شاخ وی را بشکافند ومغزش بدر آورند و بریسمان بر وی محکم به بندند ـ چندان که بهم متصل شود ـ بعد از آن درجای بنشانند ـو اگر بجای مغز تریاق به نهند و بریسمان درخت بید به بندند و در محل

چھوڑ دیں اور ہر سال اس کے تنے کو صاف کر کے مٹی ڈالیں۔ یہاں تک کہ وہ باہر نکل آئے۔ اس کے بعد ہر ایک کو زمین پر لٹا کر یا پودے پر چڑھا کر ایک طرف سے کاٹ دیں۔(لیکن) یہ چاہیے کہ وہ شاخ بالکل نئے اور بہت پرانے باغ سے نہ ہو بلکہ ایسے باغ سے ہو جو سات اور آٹھ سال کے درمیان کا ہو۔ اور (شاخ) ایسے پھل دار پیڑ سے لی جائے جو مناسب ہوا میں ہو اور اس کی شاخیں درمیانی ہوں، موٹی اور کمزور نہ ہوں بلکہ تازہ، تندرست، قوی، بھاری، درمیانی اور گانٹھوں کے قریب ہو۔ اگر اس کی تہ میں دو یا تین سالہ چوگان (ایک سرے سے مڑے ہوئے ڈنڈے) کے شکل کی ایک شاخ تقریباً ایک ہاتھ لمبی ہو تو وہ بہتر نکلے گی۔ اگر شاخوں کے کٹنے کے وقت ان کا پودا لگانا ممکن نہ ہو تو سب کو نم زمین میں دفن کر دیں یا پر نم برتن میں کھیتی کے وقت تک رکھیں۔ اور اگر لگانے میں دیر ہو اور شاخیں بہت دن رہ گئی ہوں تو ان کو ایک دن رات پانی میں بھگوئیں، تب بٹھائیں۔ اگر تازہ شاخیں بھی ہوں تو اسی طرح پانی میں ڈال کر پودا لگائیں تو بہتر ہوگا۔ اگر مختلف طریقوں سے پودے لگائے ہوں تو چاہیے کہ دھیرے دھیرے ہر سال چنی ہوئی قسموں کے ساتھ ترکیب کریں۔

یہ چاہیے کہ ہر سال اس کی فالتو ٹہنیوں کو نکال دیں تاکہ بقیہ کو طاقت پہونچے۔ جو پیڑ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا گیا ہو، اس کی فالتو ٹہنیوں کو ہاتھ سے توڑیں اور چاقو سے نہ کاٹیں۔ اس کے قلم لگانے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ جب تین چار سال کے ہو جائیں تب اس کی تازہ ٹہنی کی تہ کو ایک مناسب شاخ سے اس طرح پیوند کریں کہ دونوں ایک ہو جائیں۔ باغ میں ہوں یا صحرا میں۔

اگر چاہتے ہیں کہ انگور میٹھا ہو تو اونچی، ریگستانی یا پتھریلی زمین میں کہ جہاں کے پتھر کا چورا ہو سکتا ہو (وہاں) کھیتی کریں۔ اگر چاہتے ہیں کہ ایک گچھے میں بہت سے رنگ ہوں (تو) مختلف رنگ کی شاخوں کو لے کر سب کو گائے کی ران کی ہڈی کے اندر

غرس نیز پاره تریاق طلا کنند۔ و بعد از آن بنشانند، و در ہر ہشت روز یک بار آب تریاق آمیز بد ہند، انگور آن ہمہ بمنزلہ تریاق شود۔ حتیٰ کہ اگر ورق وی را بکوبند و برگزید گی مار بہ نہند شفا یابند۔ و اگر چوب وی را نیز بکوبند و با بول گاو یا شیر حمار خمیر کنند، ہمین عمل بکند۔

و باید کہ بر سر ہر شاخ مغروس سر گین گاو طلا کنند تا شیب وی نیک ریشہ بگیرد و از آفتہا ایمن شود۔ و اگر گاہ نخود و عدس و گاہ ماش و باقلا ہر چہار آمیختہ در تغارہای انگور بیندازند از آفات محفوظ گردد۔ و اگر در آن جا باقلا با خیار و کدو بکارند، ہمین حکم دارد۔ و باید کہ کرنب بکارند کہ درمیان ایشان تضاد باشد۔ و اگر در شیب قضبان قطران بمالند و بعد از آن بنشانند از آفات کرم وغیرہ ایمن شود۔

و اگر پارہ بورق را بسوزند(۱۰۰) و در آب بدارند، چندان کہ غلیظ شود۔ و در وقت قطع انگور بر (۱۰۱) شاخہا طلا کنند زود ثمرہ دہد و نیک بار آورد۔ و اگر بورق(۱۰۲) را با نقل انگور بکوبند و در تغارہا بیندازند، ہمین عمل بکند۔ و اگر بر درخت قراصیا سوار شدہ باشد، قضبان وی را ببرند و بقضبان قراصیا سخت کنند و بگل گرم بہ پیچند۔ میوہ آن در وقت میوہ قراصیا بیاید۔ و اگر کاردی (۱۰۳) کہ بآن درخت انگور خصی (۱۰۴) می کنند۔ پیہ خرس گداختہ (۱۰۵) طلا کنند و یا شیر کوفتہ و بروغن آمیختہ بروی بمالند۔ و یا پیہ گاو وخون خوک بمالند و یا بخاکستر نیز کنند و یا خاکستر قضبان خشک وی را با شراب یا با آب کہ از شاخ بریدہ وی می چکد بیامیزند۔ و در ظرف سفال بنہند و درمیان بستان در سرما بیندازند از برد و از حشرات خورندہ ایمن گردد(۱۰۶)۔

فلاحت شجرہ تین:

درخت انجیر نیز درخت شریف است ۔ و در جاہای گرم و ہواہای معتدل بیشتر باشد

کر کے یا سب کو مضبوطی کے ساتھ ایک رسی سے باندھ کر اور گڑھا ٹھیک کر کے بٹھا دیں تا کہ اگ آئے ۔ پھر کچھ سال بعد سب ایک ہو جاتے ہیں۔جب پھل آتے ہیں تو ان کے گچھے مختلف رنگوں کے دکھائی دیتے ہیں۔

اگر چاہتے ہیں کہ اس میں بیج نہ ہو یا اس کا بیج چھوٹا ہو تو اس کی شاخ کو چیریں اور گودا نکالیں ۔ پھر اس کو مضبوطی کے ساتھ رسی سے باندھ دیں، تا کہ پوری طرح سے مل جائے ۔ اس کے بعد کسی جگہ بٹھا دیں ۔ اگر گودے کی جگہ پر تریاق رکھ کر بید کی بنی ہوئی رسی سے باندھیں اور پودا لگانے کی جگہ پر بھی تھوڑی تریاق ملا دیں اس کے بعد (پودا) بٹھائیں۔(پھر) ہر آٹھویں دن تریاق ملا پانی ایک بار دیں، تو اس سے سب انگور بھی تریاق جیسے ہوں گے ۔ یہاں تک کہ اگر اس کے پتے کو کوٹیں اور جہاں سانپ نے کاٹا ہو وہاں لگا دیں، تو شفا ہو گی۔اگر اس کی لکڑی کو بھی کوٹیں اور گائے کے پیشاب یا گدھی کے دودھ میں خمیر کریں تو یہی تاثیر ہو گی۔

یہ چاہیے کہ پودے کی ہر شاخ پر گائے کا گوبر ملیں تا کہ اس کے نچلے حصہ میں اچھے ریشے ہوں اور آفت سے محفوظ رہیں ۔ اگر چنا، مسور، مونگ اور باقلا چاروں کے بھوسے کو ملا کر انگور کے گڑھوں (تغاروں) میں ڈالیں تو آفت سے محفوظ رہے گا۔ اگر اس جگہ باقلا کو کھیرا، ککڑی اور کدو کے ساتھ بوئیں تو یہی بات ہو گی ۔ یہ چاہیئے کہ کرنب (کرم کلہ) بوئیں تا کہ اس کے درمیان تضاد رہے۔اگر شاخوں کے نچلے حصہ میں قطران (تار کول) مل کر ٹھائیں تو وہ کیڑے وغیرہ کی آفت سے محفوظ رہے گا۔

اگر کچھ فالتو شاخوں کے ٹکڑوں کو جلا کر پانی میں یہاں تک رکھیں کہ گاڑھا ہو جائے۔ تب اسے انگور توڑنے کے وقت اس کی شاخوں پر مل دیں تو جلدی اور اچھے پھل نکلیں گے۔ اگر ان فالتو شاخوں کو منتقل کئے ہوئے انگور کے ساتھ کوٹ کر گڑھوں (تغاروں) میں ڈال دیں تو یہی عمل ہو گا۔اگر انگور کی بیل قراصیا (آلوبالو) کے پیڑ پر چڑھ

تخم بربید و روی گل بیامیزند و در ظرف سفال بنهند و در میان بستان در جای پنهان بعد از آن دار بر
و از حشرات خورده نگردد ان شاء الله تعالی منه درخت انجیر درخت
شریف است در جاهای گرم و هوای معتدل بیشتر باشند و بهترین زمینهای وی آنست
که قوی باشند و در وی رطوبت باشد و آب روی آن نزدیک باشد و از وی تخم بروید و بجهد
و شاخ اگر خواهند که تخم وی را بکارند از جنس نیک بگیرند و دو روز در آب بخیسانند و بعد از آن
به سرگین گاو بیامیزند و ریسمان بر وی باید بمالند و در زمین راست کرده حفره بکنند و در شیب آن
به مقدار یک دست دفن کنند و به خاک بپوشانند و در حال آب بدهند بعد از چندگاه آن تخمها همه بروید
و چون مقدار یک گز از زمین بلند شود از آنجا بر کنند و در جای دیگر بنشانند تا وقتی که مقدار
سه گز شود از آنجا نیز نقل کنند و در جای که خواهند بنشانند و در شیب آن پاره دوار اسقیل
بنهند تا از کرم و تعفن ایمن شود و اگر شاخ بکارند از قضبان نیک بگیرند و سر دو روز در
آب نمک بخیسانند بعد از آن در جای راست کرده غرس کنند و اگر سرگین گاو آلوده نصب کنند
بهتر بود و اگر تخمهای الوان مختلفه را با هم بیامیزند و در خرقه کهنه کتان ببندند و در مقدار چهار
انگشت مغاک دفن کنند و به خاک و سرگین بپوشانند و آب دهند و چون بروید از آنجا بر کنند
و در جای دیگر بنشانند الوان مختلفه بار آورد و اگر قضبان الوان مختلفه را نیز بگیرند و همه را
بریسمان بر وی محکم ببندند و در حفره دفن کنند و بالای آن سرگین بنهند البته بروید و الوان
مختلف بار آورد بعد از آن اگر خواهند همانجا بگذارند یا بجای دیگر نقل نمایند و باید که هر
شاخی که می نشانند زیاده از نیم گز نباشد و نیم وی را در زمین بکنند و اگر سرنگون غرس کنند بار
زیاده بیارد و لطیف و اگر در شیب هر درختی دو سه تا سیخ دفن کنند بار بسیار آورد و اگر
ورق زیتون بکوبند و عصاره آن بر درخت انجیر بپاشند همین خاصیت دهد هر درختی را

عکس مخطوطہ گنج باد آورد

گئی ہو تواس کی شاخوں کو کاٹ دیں اور قراصیا کی شاخوں کو کڑا کر کے گرم مٹی لیپ دیں (تو) اس میں اسی وقت پھل آئے گا جب قراصیا میں پھل آئے گا اور اگر اس چاقو پر کہ جس سے انگور کے پیڑ کو چھانٹتے ہیں، بھالو کی چربی پگھلا کر ملیں یا دودھ سے دھو کر اور روغن میں ملا کر اس کے اوپر ملیں یا گائے کی چربی یا سور کا خون ملیں یا راکھ بھی کریں یا اس کی کٹی ہوئی سوکھی ٹہنی کی راکھ کو شراب یا اس پانی میں جو اس کی کٹی ہوئی شاخوں سے ٹپکے، میں ملائیں اور مٹی کے برتن میں رکھ کر باغ کے بیچوں بیچ جاڑوں میں رکھ دیں تو سردی اور کھانے والے کیڑوں سے محفوظ رہے گا۔

انجیر کی کھیتی:

انجیر کا پیڑ بھی اچھا پیڑ ہے۔ یہ گرم جگہوں پر اور معتدل ہوا میں زیادہ ہوتا ہے۔ اس کے لئے بہترین زمین وہ ہے کہ جو طاقت ور ہو اور اس میں نمی نہ ہو، پانی اس کی سطح سے قریب نہ ہو اور اس کو بیج سے اگاتے ہیں اور پودے اور شاخ سے بھی۔ اگر چاہتے ہیں کہ اس کا بیج بوئیں تو اچھی جنس (قسم) کا لیں اور اس کو دو دن پانی میں بھگوئیں۔ اس کے بعد گائے کا گوبر مل کر اس پر رسی لپیٹ دیں۔ پھر ٹھیک کی ہوئی زمین میں گوھا کھود کر اس کے نچلے حصہ کو تقریباً ایک ہاتھ دفن کریں اور مٹی سے ڈھانک دیں پھر اسی حال میں پانی دیں۔ جب ان تمام بیجوں کے انکھوے نکل آئیں اور قریب ایک گز زمین سے اونچے ہو جائیں، تو اس جگہ سے اکھاڑ کر دوسری جگہ لگا دیں۔ جس وقت اس کی لمبائی تین گز ہو جائے تو اس جگہ سے بھی ہٹا کر جس جگہ چاہیں لگا دیں۔ اور اس کی تہ میں تھوڑی دواء اسفیل ڈال دیں تاکہ کیڑے اور سڑنے سے محفوظ رہے۔

اگر شاخ لگاتے ہیں تو ایک اچھی (قسم کی) شاخ لیں۔ جس کو تین دن تک پانی اور نمک میں بھگوئیں۔ اس کے بعد ٹھیک کی ہوئی جگہ پر شاخ لگا دیں۔ اگر گائے کے گوبر کو

و بهترین زمینهای وی آن است که قوی باشد و در وی رطوبت نباشد، و آب بروی آن نزدیک نباشد۔ و از وی تخم بروید(۱۰۷) و بچه و شاخ۔ و اگر خواهند که تخم وی را بکارند از جنس نیک بگیرند۔ و دو روز در آب بخیسانند۔ و بعد از آن بسرگین گاو بیامیزند و ریسمان بروی(۱۰۸) بیالایند۔ و در زمین راست کرده حفره بکنند و در شیب آن بمقدار یک دست دفن کنند و بخاک بپوشند و در حال آب بدهند۔ بعد از گاه(۱۰۹) آن تخم ها همه بروید۔ و چون بمقدار(۱۱۰) یک گز از زمین بلند شود، از آن جا برکنند و در جای دیگر بنشانند۔ تا وقتی که مقدار سه گز شود از آن جا نیز نقل کنند۔ و در جای که بخواهند بنشانند۔ و در شیب آن پاره دواء اسفیل (۱۱۱) بیندازند تا از کرم و تعفن (۱۱۲) ایمن شود۔

و اگر شاخ بکارند از قضبان نیک [به] گیرند۔ و سه روز در آب و نمک بخیسانند۔ بعد از آن در جای راست کرده، غرس کنند۔ و اگر بسرگین گاو آلوده نصب کنند، بهتر بود۔ و اگر تخمهای الوان مختلفه را باهم بیامیزند و در خرقهٔ کهنه کتان به بندند و در مقدار چهار انگشت مغاکی دفن کنند و بخاک و سرگین بپوشند۔ و آب (۱۱۳) دهند و چون بروید از آن جا بر کنند و در جای دیگر بنشانند، الوان مختلفه بار آورد و اگر قضبان الوان مختلفه را نیز بگیرند و همه را بریسمان بر وی محکم به بندند و در حفره دفن کنند و بالای آن سرگین بیندازند، البته بروید و الوان مختلفه بار آورد۔

بعد از آن اگر خواهند همانجا بگذارند یا بجای دیگر نقل نمایند۔ و باید که هر شاخی که می نشانند زیاده از نیم گز نباشد و همه وی را در زمین بکنند۔ و اگر سرنگون غرس کنند بار زیاده بدهد و لطیف۔ و اگر در شیب بر(۱۱۴) درختی دو سه تا بیضه دفن کنند، بار بسیار آورد۔ و اگر ورق زیتون بکوبند و عصارهٔ آن بر(۱۱۵) درخت انجیر بپاشند، همین خاصیت دهد۔ و بر درختی که باران بریزد شیب وی(۱۱۶) را بکنند، چندان که(۱۱۷) بیخ و ریشهٔ آن ظاهر شود۔ بعد از آن بسرکه توت طلا کنند و یا پاره نمک در آن جا بریزند،

ملاکر لگائیں، تو بہتر ہے ۔ اگر مختلف رنگ کے بیجوں کو آپس میں ملاکر، سن یا کتان کی پرانی گدڑی میں باندھیں (اور) چار انگل کے ایک گڑھے میں دفن کر کے، اس کو مٹی اور گوبر سے ڈھانک دیں (اور) پانی دیں، جب اگ آئے تو وہاں سے اکھاڑ کر دوسری جگہ لگادیں، تو مختلف رنگ کے پھل نکلیں گے ۔ اگر مختلف رنگ کی شاخوں کو بھی لیں اور سب کو مضبوطی کے ساتھ رسی سے باندھ کر گڑھے میں دفن کریں اور اس پر گوبر ڈالیں تو وہ یقیناً اگ آئے گا اور مختلف رنگ کے پھل دے گا۔

اس کے بعد اگر چاہیں تو وہیں رہنے دیں یا ہٹا کر کہیں اور لگادیں ۔ تو چاہیے کہ جس شاخ کو لگائیں وہ آدھے گز سے زیادہ کی نہ ہو اور وہ سب کے سب زمین کے اندر کر دیں ۔ اگر پودے کو سر کے بل لگائیں، تو پھل زیادہ اور اچھے ہوں گے ۔ اگر ہر درخت کی تہ میں دو تین انڈے دفن کر دیں، تو بہت زیادہ پھل آئیں گے ۔ لوگ کہتے ہے کہ اگر زیتون کا پتہ اور اس کے تیل کو انجیر کے درخت پر چھڑکیں، تو یہی خاصیت ہو گی ۔ جس پیڑ پر بارش ہو رہی ہو، اس کی تہ کو کھودیں تاکہ اس کی جڑ اور ریشے ظاہر ہوں ۔ اس کے بعد شہتوت کا سرکہ ملیں یا تھوڑا نمک اس جگہ ڈالیں اور اس کے پھل پر نگاہ رکھیں، جو جلد ہی ہوگا ۔ اگر کسی زمینی انجیر کی ٹہنی لیں اور تل کے تیل اور شراب میں چھ دن بھگوئے رکھیں اس کے بعد پودا لگائیں اور پانی دیں، تو اس کا میوہ باغ کے میوے سے زیادہ بہتر ہوگا ۔ اگر پرندوں کی بیٹ اور کالی مرچ کو تل کے تیل میں ملا کر کچے انجیر پر مل دیں، تو جلدی نہیں سڑتا ۔ اگر اس پیڑ کی جڑ میں سوئی یا اسی طرح کی کسی دوسری چیز سے کچھ لکھ دیں تو وہ (تحریر) اس کے میوے پر اتر آئے گی ۔

انار کی کھیتی:

انار کا پیڑ بھی اچھا پیڑ ہے ۔ جو گرم جگہوں پر اور معتدل آب و ہوا میں مناسب ہوتا ہے اس

بارش نگاهدارد و زود برسد- و اگرقضبان انجیر بری را بگیرند و در روغن کنجد وخمر(۱۱۸) مدت شش روز بخیسانند وبعد از آن غرس کنند و آب بدهند، میوه آن لطیف تر شود از بستانی - واگر زرق طیور و فلفل را با روغن کنجد بیامیزند و بر انجیر خام طلا کنند، زود نبرد - و اگر در بیخ این درخت بسوزن یا بچیزی که مانند آن بنویسند، بر میوه (۱۱۹) آن ظاهر شود +

فلاحت شجر الرمان:

درخت انار نیز درخت شریف است - بمواضع حاره وهوای معتدل مناسب بود. و بهترین زمینهای کاشتن وی زمینی باشد که گرم وخشک بود- و از وی نیز تخم و بچه وشاخ بروید- چون خواهند که بکارند، زمین را نیک راست بکنند و در وی زبل بسیار بیندازند -بعد از آن در هر سه چهار گز یک حفره بکنند ودر هریکی چند تا شاخ بنشانند، مقابل آفتاب و نصف او خوابانیده، آب بدهند -و باید که آن شاخ از جنس نیک باشد و از بالای درخت مثمر و بدست شکسته باشند- و نا بایدکه از حوالی و جوانب درخت باشد ویا غیرمثمر ویا(۱۲۰) بکارد بریده باشند- و اگر وی را چندگاهی در زیرخاک نم بدارند و ازمحل دور نیاورده باشند، وبعد از آن بنشانند، زود تر سبزشود و نور آورد - وباید که هر سال شاخهای زیادتی غیر مثمر وی را پاک کنند و نشیب آن بکنند و در وی زبل بسیار بیندازند- وبعد از گل کردن شیب آن عمل نرم (۱۲۱) بکنند و آب ندهند (۱۲۲)- چندان که میوه آن سخت شود - بعد از آن بدهند -

وترکیب آن بر درخت آس وتوت وترنج وسیب وآبی ومانند اینها ممکن بود- و اگرشاخ وی را بشکافند، ومغزش بدر آورند و بعد از آن خم کنند و بریسمان به بندند وبگل گرم وسرگین گاو طلا کنند وبعد از آن بنشانند، انار وی را دانه نشود- و اگرخاکستر

کے لگانے کی بہترین زمین وہ ہے جو گرم اور خشک ہو۔ یہ بیج، پودا اور شاخ سبھی سے اگتا ہے۔ جب پیڑ لگانا چاہیں، تو زمین کو ٹھیک کر کے اس میں بہت زیادہ کھاد ڈالیں۔ پھر ہر تین یا چار گز پر ایک گڑھا کھود کر ہر ایک گڑھے میں کچھ شاخیں سورج کے سامنے اس طرح بٹھائیں کہ اس کا آدھا حصہ لیٹا ہوا ہو۔ پھر پانی دیں۔ یہ چاہیے کہ وہ شاخ اچھی قسم کی ہو (اور) پھل دار درخت کے اوپری حصہ سے، ہاتھ سے توڑی گئی ہو، یہ نہ ہو کہ پیڑ کے اس پاس یا چاروں طرف ہو یا جو پیڑ پھل دار نہ ہو اس میں چاقو سے کاٹی گئی ہو۔ اگر اس شاخ کو کچھ عرصہ گیلی مٹی کے نیچے رکھیں اور اس جگہ سے دور نہ لے جائیں اس کے بعد لگائیں تو بہت جلد اگ آئے گا اور کلے پھوٹیں گے۔ یہ چاہیے کہ ہر سال جس شاخ میں پھل نہ آیا ہو اس کو چھانٹ دیں اور تہ کو کھود کر اس میں کافی کھاد ڈالیں۔ اس کے بعد تہ کو گیلا کر کے مٹی کو نرم کریں اور پانی نہیں دیں تا کہ اس کا میوہ سخت ہو جائے اس کے بعد (پانی) دیں۔

اس پیڑ میں مہندی، شہتوت، نیبو، سیب اور آبی وغیرہ کا پیوند کرنا ممکن ہے۔

اگر اس کی شاخ کو چیریں اور اس کا گودا باہر نکالیں۔ اس کے بعد ٹیڑھا کر کے رسی سے باندھ دیں اور گرم مٹی اور گائے کا گوبر مل کر بٹھا دیں، تو انار میں دانہ نہیں ہو گا۔ اگر انگیٹھی کی راکھ کو پانی میں ملا دیں اور اس پیڑ کی تہ کو کھود کر اس کے ریشے اسی سے بھگو دیں اور اس کی رگوں میں سور کا فضلہ ملیں اور مٹی سے ڈھانک دیں اور آدمی کے پیشاب سے گیلا کریں تو اس کا انار میٹھا ہو گا۔ اگر اس کی شاخ جھکا کر لگائیں اور اس کی تہ میں تھوڑی سی دواء اسفیل ڈالیں تو وہ کیڑوں سے محفوظ رہے گا اور اس کا انار نہیں پھٹے گا۔ اگر اس کو جاڑے میں کدو کے پتوں اور جڑ سے ڈھانک دیں تو چڑیاں اس سے دور رہیں گی اور اس کا انار نہیں کھائیں گی۔ اس کو بہت سے پیڑوں سے پیوند کیا جاتا ہے۔ یہ چاہیے کہ جو کچھ خراب قسم کا ہو اسے کاٹ کر اچھی قسم سے پیوند کر دیں۔

گلخن را بآب بیامیزند و شیب این درخت رابکنند و ریشهای وی باآن نم سازند، انارش بغایت سرخ شود و نیکو۔ و اگرشیب وی را بکنند و عروق آن بسرگین خوک طلاکنند و بخاک بپوشند و ببول آدمی نم سازند، انار آن شیرین شود ۔ و اگر شاخ وی راسرنگون بنشانند و درشیب آن اندک دواء اسفیل بیند ازند ازکرم ایمن گردد و انارش نترقد۔ و اگر در زمستان وی راباصول و اوراق کدو بپوشند، مرغان از آن اجتناب نمایند و انارش نخورند(۱۲۳) ۔ وترکیب آن بر درختهای بسیار می شود ۔ باید که هرچه از جنس بد باشد او را ببرند، و بروی از جنس نیک پیوند کنند۔

فلاحت (۱۲۴) سیب:

درخت سیب بسردسیرها مناسب بود۔ و هنگام غرس وی فصل بهار است یاخزان۔ و این بهتر بود۔ خاصه درجابهای که آب کمتر باشد ۔ و بهترین زمینهای وی آن بود که سرد باشد، ومهب ریاح درتابلستان(۱۲۵)۔ وگاهی تخم وی را در جای نمناک بکارند۔ وگاهی شاخ تازه وی را ببرند و درجای بنشانند۔ وگاهی قضبان آن بدرخت دیگر پیوندکنند۔ وبایدکه در شیب قضیب مغروس قدری اسفیل بیندازند، تا از حشرات ارض ایمن گردد۔ و اگر سرگین بز (۱۲۶) یاخوک را در بول آدمی بخیسانند و در بیخ و ریشه این درخت(۱۲۷) بریزند و بخاک بپوشند، از آفات کرم ایمن شود۔ و هر درختی که بروی آفتی برسد در هرهفته یک سبو آب سرگین حمار آمیخته ، درشیب وی بریزند، سالم بماند۔ و اگر در(۱۲۸) بیخ و ریشه آن دردی شراب کهن بریزند و بپوشند، ثمره وی شیرین شود۔ و اگر در هر سال چهار بار در اصول آن بول آدمی بریزند، سیب وی سرخ شود۔ و بول آدمی باین درخت بسیار موافق بود، تنها یا بچیزهای دیگر ۔ و بهترین درختها از برای پیوند، درخت ترنج و آلو(۱۲۹) بود ۔ زیرا که دوبار ثمره دهد۔

سیب کی کھیتی:

سیب کا پیڑ ٹھنڈی جگہوں پر ٹھیک ہوتا ہے۔ اس کا پودا لگانے کا وقت بہار یا خزاں کی فصل ہے۔ یہ بہتر ہے۔ خاص طور پر اس جگہ جہاں پانی کم ہو۔ اس کے لئے بہترین زمین وہ ہے کہ جو ٹھنڈی ہو اور گرمی میں ہوا چلنے کا وقت ہو۔ کبھی اس کا بیج نم جگہ پر بوتے ہیں اور کبھی اس کی تازہ شاخ کاٹ کر دوسری جگہ لگا دیتے ہیں۔ کبھی اس کی شاخوں کو دوسرے پیڑوں میں پیوند کرتے ہیں۔ یہ چاہیے کہ ان شاخوں اور پودوں کی تہ میں (تھوڑی سی) دواء اسفیل ڈالیں تا کہ کیڑوں سے بچاؤ ہو۔ اگر بکری کی مینگنی یا سور کا فضلہ آدمی کے پیشاب میں بھگو کر اس کی جڑ یا ریشے میں ڈالیں اور مٹی سے ڈھانک دیں تو وہ کیڑوں سے محفوظ رہے گا۔ جس پیڑ میں کوئی خرابی آجائے تو اس میں ہر ہفتہ ایک گھڑا گدھے کی لید ملا ہوا پانی اس کی تہ میں ڈالیں، تو وہ بچ جائے گا۔ اگر اس کی جڑ اور ریشوں میں پرانی شراب کی تلچھٹ ڈالیں اور ڈھانک دیں تو اس کا پھل میٹھا ہوگا۔ اگر ہر سال اس کی جڑ میں آدمی کا پیشاب چار مرتبہ ڈالیں تو اس کا سیب لال ہوگا اور اس پیڑ کے لئے صرف آدمی کا پیشاب یا اور چیزوں کے ساتھ (ملا ہوا) موافق ہوتا ہے۔ اس سے پیوند کرنے کے لئے بہترین درخت نیبو اور آلو بخارہ کے ہیں۔ کیوں کہ وہ دوبار پھل دیتے ہیں۔

امرود کی کھیتی:

امرود کا پیڑ بھی ٹھنڈی جگہوں کے لئے مناسب ہے۔ کبھی اس کا بیج بوتے ہیں۔ جب قریب ایک گز کا ہو جاتا ہے تو اس جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر دیتے ہیں۔ کبھی وہ پودا جو اس کی جڑ اور کلے سے نکلا ہو اس کو کھود کر مناسب جگہ پر بٹھا دیں۔ کبھی اس کی شاخ زمین میں لگی رہنے دیں، یہاں تک کہ کلہ پھوٹ آئے تو اس کو دوسری جگہ بٹھا دیں۔ اس کے لئے سب سے اچھی کھاد آدمی اور نجس حیوانات کا فضلہ اور بھیڑ کا خون ہے۔ کبھی اس کی

فلاحت (۱۳۰) امرود:

درخت امرود نیز بسرد سیرہا مناسب بود ـ از وی گاہی تخم بکارند ـ و چون قریب یک گز شود از آن جا بجای دیگر نقل کنند ـ و گاہی بچہ کہ از بیخ و ریشہ آن بدر آید وی را بکنند (۱۳۱) و در جای مناسب بنشانند ـ و گاہی شاخ آن در زمین بجا باشد، چندان کہ (۱۳۲) ریشہ بگیرد ـ بعد از آن بجای دیگر می برند ـ و مناسب ترین زبلہا (۱۳۳) برای وی زبل آدمی بود و حیوانات نجس وخون گوسفند ـ وگاہی شاخ وی را بدرخت دیگر ببرند ـ و مناسب ترین درختہا برای پیوند وی درخت سیب بود، و درختہای کہ ماہی باشند، دربستان یا در بیشہ ـ و بدرخت زعرور و آبی نیز پیوند کنند ـ

فلاحت (۱۳۴) شفتالو:

بہترین وقت کاشتن درخت شفتالو فصل بہار بود ـ و بہترین جاہا از برای وی جای بود کہ نمناک باشد و پر قوت (۱۳۵) ـ و جای کہ بیایی آب دادن بر آن آسان بود، مانند کنار جوہا ـ بایدکہ تخم وی را بگیرند از درختی کہ پیوندی باشد ـ و در جای مناسب بکارند، تا بروید ـ و چون یک سالہ شود از آن جا برکندہ در جای دیگر غرس کنند ـ و اگر شاخ وی را بدرخت دیگر پیوندکنند، بروید و بہتر شود ـ و اگرتخم آن (۱۳۶) درترہ وادی بکارند و بعد از چند سال از آن جابر کنند و در مثل وی ترہ وادی (۱۳۷) بنشانند، حاجت (۱۳۸) پیوند نہ شود ـ وثمرہ آن بغایت خوب شود ـ و اگر در پہلوی وی درخت بید بنشانند و میان آن بشکافند و شاخ شفتالو را از آن شکاف بگذرانند و بر یسمان (۱۳۹) کز بہ محکم بہ بندند ـ وبگل گرم طلا کنند وبگذارند ـ چندان کہ ہر دو بروییند ویکی شوند ـ وبعد از آن شاخ شفتالو را از طرف بیخ ببرند وطرف سر (۱۴۰) را با درخت بید بگذارند، میوہ آن پیدا نہ شود ـ و پیوند این (۱۴۱) بدرخت بادام و سیب وبہی و مانند اینہا نیز

شاخ دوسرے پیڑ میں لگاتے ہیں ۔ اس کے پیوند کے لئے بہترین پیڑ سیب کا ہے اور جو پیڑ ایک مہینہ کے ہوتے ہیں ، اسے باغ یا جنگل میں تیندو اور آبی کے پودے سے بھی پیوند کرتے ہیں۔

شفتالو کی کھیتی:

شفتالو کا پیڑ لگانے کا بہترین وقت بہار کی فصل ہے ۔ اس کے لئے بہترین جگہ وہ ہے جو نم ہو، اس میں قوت ہو اور جس جگہ اس کو پانی دینا آسان ہو، مثلاً ندی کے کنارے ۔ یہ چاہیے کہ اس کا بیج اس پیڑ سے لیں جو پیوندی ہو ۔ اسے مناسب جگہ پر بوئیں تا کہ اگے ۔ جب ایک سال کا ہو جائے تو اس جگہ سے اکھاڑ کر دوسری جگہ پودا لگادیں ۔ اگر اس کی شاخ دوسرے پیڑ سے پیوند کریں تو وہ اگے گا اور بہتر ہو گا ۔ اگر اس کا بیج سخت زمین میں بوئیں ، پھر کچھ سال بعد وہاں سے اکھاڑ کر اسی طرح دوسری سخت زمین میں بٹھا دیں، تو اس کے پیوند کی ضرورت نہیں ہو گی اور اس کا پھل بہت اچھا ہو گا ۔ اگر اس کے برابر بید کا پیڑ لگائیں، اس کے بیچ میں شگاف کریں، شفتالو کی شاخ اس شگاف سے لے جائیں اور ریشم کی رسی سے مضبوطی کے ساتھ باندھیں اور گرم مٹی مل کر چھوڑ دیں یہاں تک کہ دونوں اگ آئیں اور ایک ہو جائیں ۔ اس کے بعد شفتالو کی شاخ جڑ کی طرف سے کاٹیں اور سر کی طرف کو بید کے پیڑ کے ساتھ جوڑ دیں، تو اس میں میوہ نہیں ہو گا ۔ اس کا بادام، سیب اور بہی وغیرہ پیڑوں کے ساتھ پیوند کرنا ممکن ہو گا ۔ اس پیڑ کو بہت زیادہ پانی اور زیادہ کھاد کی ضرورت ہے تا کہ پھل اچھے دے ۔

آلو بخارہ کی کھیتی:

آلو بخارہ کا پیڑ گرم اور ٹھنڈی جگہوں پر ہوتا ہے ۔ اس کا بیج طاقت، ذائقہ اور نمی والی زمین کے علاوہ کہیں نہیں اگتا ۔ کبھی ایسی زمین کو جوتا اور برابر کر کے وہاں (بیج)

ممکن بود۔ و این درخت آب بسیار می طلبد، و زبل بیشتری خواہد، تا ثمرہ نیک دہد۔

فلاحت (۱۴۲) آلو:

درخت آلو درگرم سیرہا و سرد سیر ہا می باشد۔ و تخم آن نمی روید۔مگر در زمینی کہ وی را قوت وطعم و ترطیب (۱۴۳) باشد وگاہی افراخ وی را برمی کنند و در جای می نشانند۔ و گاہی شاخہای تازہ وی نیزمی برند و می نشانند۔ و اگر نہال وی را با بیخ و ریشہ بدر آورند و شاخہای خرد (۱۴۴) و ریشہای آن ہر یکی رامقدار بند انگشت وصلہ وصلہ بکنند و در جای بکارند۔ چنانچہ (۱۴۵) تخم بکارند، ہمہ بروید۔بعد از آن بہتر جا کہ می خواہند، می برند(۱۴۶)۔ و ترکیب آن بر درخت(۱۴۷) آلو بالو یا مانند اینہا ممکن بود۔

فلاحت (۱۴۸) زرد آلو یعنی مشمش:

درخت زرد آلو نیز در زراعت و ترتیب بدرخت (۱۴۹) امروز [د] آلو ماند۔

فلاحت (۱۵۰) توت:

وقت کاشتن درخت توت فصل بہار بود [و] خزان۔ و از وی نیز تخم و بچہ (۱۵۱) و شاخ بروید۔ پس اگر تخم بکارند، پارہ زمین را(۱۵۲) نیک راست بکنند، مانند زمین خشخاش و پیاز۔ و بعد از آن تخم توت را بشویند(۱۵۳) و در سایہ خشک سازند۔ و در(۱۵۴) ہر یک من بست من ریگ بیامیزند و بکار برند (۱۵۵)۔ و چون بروید و مقدار یک گز یا زیادہ بلند شود، از آن جا یک یک بر کنند و در جای دیگر بنشانند، بروجہی کہ می خواہند۔ و گاہی شاخ تازہ وی را می گیرند، خاصہ از درختی کہ یک سال(۱۵۶) پیشتر شاخہای او را ہمہ بریدہ باشند۔و مقدار یک گز قطعہ قطعہ کنند۔ بعد از آن زمین را (۱۵۷) راست بکنند و زبل بدہند۔و در وی جو ہا بکنند، مانند جو ہای(۱۵۸) خربزہ۔ و در ہر طرف جو ہا یک یک از آن شاخہا بدست فرو برند و آب بدہند، تا بروید۔و بعد از دو سال ہر کدام کہ بزرگ باشد، بر

لگادیتے ہیں۔ کبھی اس کی تازہ شاخوں کو بھی کاٹتے اور لگاتے ہیں۔ اگر اس کے پودے کو جڑ اور ریشے سمیت اکھاڑیں اور اس کی ہر ایک چھوٹی ٹہنی اور ریشوں کے ایک ایک پور کے ٹکڑے کر کے، جہاں لگائیں بیج کی طرح لگائیں، تو سب اگ آتے ہیں۔ اس کے بعد جس جگہ چاہیں، لے جائیں۔ اس کا پیوند آلو بالو جیسے پیڑوں سے ممکن ہے۔

زرد آلو (خوبانی) یعنی مشمش کی کھیتی:

زرد آلو کا پیڑ کھیتی اور ترتیب کے طریقوں میں امرود اور آلو بخارہ کی طرح ہے۔

شہتوت کی کھیتی:

شہتوت کا پیڑ لگانے کا وقت بہار اور خزاں کی فصل ہے۔ یہ بھی بیج، پودے اور شاخ سے اگتا ہے۔ لہٰذا اگر بیج بوئیں تو تھوڑی زمین کو خشخاش اور پیاز کی زمین کی طرح ٹھیک کریں۔ اس کے بعد شہتوت کے بیج دھو کر سایہ میں سکھائیں اور ایک من میں بیس من ریت ملا کر کام میں لائیں۔ جب پودے اگ آئیں اور تقریباً ایک گز یا اس سے زیادہ اونچے ہو جائیں تو اس جگہ سے ایک ایک کر کے اکھاڑ کر دوسری جگہ جہاں چاہیں بٹھا دیں۔ کبھی اس کی شاخ کو لیں، خاص طور سے اس پیڑ کی شاخ لیں، جس کی تمام شاخیں ایک سال قبل کاٹ دی گئی ہوں۔ جس کے گز گز کر کے ٹکڑے کاٹیں۔ اس کے بعد زمین کو ٹھیک کر کے، کھاد ڈالیں اور اس میں خربوزہ کی نالیوں کی طرح نالیاں کھودیں اور ان نالیوں کے ہر طرف ایک ایک شاخ ہاتھ سے لگائیں اور پانی دیں تا کہ اگے۔ پھر دو سال بعد جو بڑی ہو جائیں، ان کو اکھاڑ لیں اور دوسری جگہ لگا دیں اور جو کچھ باقی رہ جائے اس کو دوسرے سال اسی طرح کھودیں۔ یہاں تک کہ یہ کام پورا ہو جائے۔ ان میں جو بہتر ہو اس کو اسی حال میں چھوڑ دیں۔ اگر اس پیڑ کی تہ میں بھی دواء اسفیل ڈالیں تو فائدہ مند ہو گا۔ اس کے پیوند کے لئے بہترین پیڑ شاہ بلوط ہے۔ اگر کالے شہتوت کو سفید شہتوت میں پیوند کریں تو اس کا

کنند و در جای دیگر بنشانند۔ و آنچه باقی بماند، در سال دیگر همچنین بکنند، تا وقتی که آخر شود۔ و آنچه بهتر باشد در آن جا بر حال خود بگذارند۔ و اگر درشیب این درخت نیز [دواء] اسفیل(۱۵۹) بیند از ند(۱۶۰)، نافع بود۔ بهترین انواع ترکیب وی آن است که بر درخت شاه بلوط باشد۔ و اگر توت سیاه را بتوت سفید پیوند کنند، میوه آن سفید شود۔ و اگر بر عکس کنند، سیاه شود۔ و درخت خرتوت در زمین بروید۔ و محتاج بترتیب بسیار نباشد۔ و پیوندی او نیکو بود۔ وثمره اش بسیار بماند ۔ و بعضی در عقب بعضی برسد۔ لیکن پیوند آن بدرختی می باید که مثل آن دراز عمر باشد، مانند درخت چنار۔

فلاحت شاه بلوط:

این درخت نیز در سرد سیر ها می باشد۔ و بهترین اوقات کاشتن وی فصل بهار بود، درخزان نیز بکارند۔ و تخم آن بروید، واز افراخ وی با ریشه بر کنده، بنشانند۔ وقضبان آن بر درخت سیب و امرود و بادام [پیوند کنند]، وباید(۱۶۱) که شاه بلوط را در تمام زمستان در یک مغاکی بکنند و در وقت بهار بیرون آورند۔ چنان که ریشه کرده باشد، مانند تخم باقلا وخیار و امثال اینها۔ وبعد از آن بکارند، زود بروید و بزرگ شود۔

فلاحت (۱۶۲) بادام:

بهترین اوقات کاشتن درخت بادام فصل خریف بود، اول بهار ۔ و بهترین زمینها برای وی گرم سیر ها بود و جزیرها و دریا۔ و آن بغیر آب و زبل نیز بروید۔ و باید که تخم وی را با پوست بگیرند۔ و سه روز در آب بخیسانند۔ و بعد از آن درجای بکارند، بروجهی که سر نیز آن بطرف شمال باشد۔ و در آن جا بگذارند، چندان که (۱۶۳) بزرگ شود و بار آورد۔ و گاهی از افراخ آن بر کنند و درجای غرس کنند، تا وقتی که دو سه ساله شود۔ بعد از آن در آن جا بگذارند، یا بجای دیگر نقل کنند۔ و گاهی از قضبان تازه بالای آن قریب دو سه گز ببرند

میوہ بھی سفید ہو گا۔ اگر اس کا الٹا کریں تو کالا ہو گا۔ خرتوت (پھیکا شہتوت) کا پیڑ زمین میں اگ آتا ہے۔ اس کی دیکھ ریکھ کی زیادہ ضرورت نہیں ہوتی۔ اس کے ساتھ (دوسرا پیڑ) پیوند کرنا اچھا ہوتا ہے۔ اس میں پھل زیادہ ہوتے ہیں اور کچھ میں کچھ کے بعد (پھل) آتے ہیں۔ لیکن اس سے وہی پیڑ پیوند کرنا چاہیے جو کہ چنار کے پیڑ کی طرح لمبی عمر والا ہو۔

شاہ بلوط کی کھیتی:

یہ پیڑ بھی ٹھنڈی جگہوں پر ہوتا ہے۔ اس کے بونے کا بہترین وقت فصل بہار ہے۔ (لیکن) خزاں میں بھی بوتے ہیں۔ اس کا بیج اگتا ہے، تو ان نئے پودوں کو ریشوں سمیت اکھاڑ کر، لگا دیں۔ اس کی شاخیں سیب، امرود اور بادام کے پیڑ میں پیوند کرتے ہیں۔ چاہیے کہ شاہ بلوط کے لئے سخت سردی میں ایک گڑھا کھودیں۔ پھر بہار کی فصل میں جب باقلا کے بیج میں کھیرا، ککڑی وغیرہ کی طرح ریشے نکل آئیں، تب اسے بوئیں، تو وہ جلدی بڑھتا اور بڑا ہو جاتا ہے۔

بادام کی کھیتی:

بادام کا پیڑ لگانے کا بہترین وقت خریف اور شروع بہار ہے۔ اس کے لئے بہترین زمین گرم جگہ، جزیرہ اور دریا ہے اور وہ پانی اور کھاد کے بغیر بھی اگتا ہے۔ چاہیے کہ اس کے بیج کو چھلکے سمیت لیں اور تین دن تک پانی میں بھگوئے رکھیں۔ اس کے بعد ایک جگہ بوئیں۔ اس طرح کہ اس کا سر شمال کی طرف ہو۔ اس کو اسی جگہ چھوڑ دیں۔ یہاں تک کہ وہ بڑا ہو اور پھل دے۔ کبھی اس کے نئے پودوں کو کھود کر کہیں پودا لگا دیں۔ یہاں تک کہ وہ دو تین سال کا ہو جائے۔ اس کے بعد اسی جگہ چھوڑ دیں یا دوسری جگہ لے جائیں۔ کبھی تازہ شاخوں کو قریب دو تین گز اوپر سے کاٹیں اور کہیں لگا دیں۔ یہ طریقہ سب سے بہتر اور آسان ہے۔ کبھی اس کی شاخیں دوسرے پیڑ میں پیوند کریں تو چاہیے کہ وہ شاخیں اصلی

و در جای نصب کنند۔ و این نوع از همه بهتر و آسان بود۔ و گاهی شاخهای وی را بر درخت دیگر ترکیب کنند۔ و باید که آن شاخها اصلی باشد نه پیوندی۔ و اگر سرگین خوک را بکوبند و در بیخ و ریشه آن بریزند، ثمره آن شیرین شود۔ و اگر بادام بشکافند و بر مغز وی نقشی کنند و بریسمان بندند و بعد از آن بکارند، آن نقش در مغز (۱۶۴) ثمره آن ظاهر شود۔ و اگر درخت بادام تلخ را بر درخت بادام شیرین پیوند کنند، میوه اش شیرین گردد۔

فلاحت (۱۶۵) کنار:

درخت کنار بیشتر در گرم سیر ها می باشد۔ گاهی تخم وی را بکارند و گاهی از بچها که درگرد آن رسته باشد، بر کنند و در جای بنشانند۔ و گاهی شاخ آن بر درخت دیگر پیوند سازند۔ و این بهتر بود و زود بروید۔ و آنچه بدرخت زعرور و کندش پیوند کنند، خوبتر بود۔ و بدرخت آبی و سیب و امرود پیوند شود۔

فلاحت سپستان:

این درخت نیز در گرم سیر ها بیشتر می باشد و بعضی بزرگ بود۔ و برگش مانند برگ ترنج سبز (۱۶۶) و تلخ۔ و بعضی نه چنین (۱۶۷) بود۔ و میوه هر یکی لایق آن بود۔ و از وی (۱۶۸) تخم و بچه و شاخ بروید۔ و اگر بر درخت دیگر ترکیب کنند، زود بروید و بزرگ شود۔

فلاحت زعرور:

درخت تفاح بری که در (۱۶۹) هندی تینده گویند درکوهها می باشد۔ و اگر از افراخ آن بر کنند و در بستان ها بکارند، بهتر بروید۔ و میوه اش خوشتر آید۔ و اگر بر درخت دیگر از درختهای میوه مثل درخت آبی و امرود پیوند کنند، میوه آن بهتر از اول شود۔ و اگر بر عکس کنند، نیز بغایت خوب شود۔

ہوں ،پیوندی نہیں ۔اگر سور کے فضلہ کو کوٹیں اوراس کی جڑاور ریشے پر چھڑک دیں، تو اس کا پھل میٹھا ہو گا ۔ اگر بادام کو چیر کر اس کے گودے میں کوئی نقش بنا کر رسی سے باندھ دیں اس کے بعد لگائیں، تو وہ نقش اس پھل کے گودے پر ظاہر ہو گا۔ اگر کڑوے بادام کے پیڑ کو میٹھے بادام کے پیڑ میں پیوند کریں،تو اس کا میوہ میٹھا ہو جاتا ہے ۔

بیر کی کھیتی:

بیر کا پیڑ زیادہ تر گرم جگہوں پر ہوتا ہے ۔ کبھی اس کا بیج بوتے ہیں اور کبھی اس کے چاروں طرف اگے ہوئے پودوں کو اکھاڑتے اور کسی جگہ پر لگا دیتے ہیں۔ کبھی اس کی شاخ کا دوسرے پیڑ میں پیوند لگاتے ہیں - یہ زیادہ اچھا ہے اور جلدی اگتا ہے اور جو زعرور (تیندو) اور کندش (کندر) کے پیڑ سے پیوند کرتے ہیں، وہ بہت اچھا ہوتا ہے اور وہ آبی سیب اور امرود کے پیڑ سے پیوند ہوتا ہے ۔

سپستان (لسوڑے) کی کھیتی:

یہ پیڑ گرم جگہوں پر زیادہ ہوتا ہے ۔ کچھ بڑے ہوتے ہیں اس کے پتے نیبو کی طرح ہرے اور کڑوے ہوتے ہیں، کچھ ایسے نہیں ہوتے ۔ہر ایک کا میوہ اس کے مطابق ہوتا ہے ۔ اس سے اس کا بیج، پودا اور شاخ نکلتی ہے ۔ اگر اس کو دوسرے پیڑ سے پیوند کریں تو جلدی بڑھتا اور بڑا ہوتا ہے ۔

زعرور کی کھیتی:

یہ زمین پر ہونے والا سیب ہے، جسے ہندی میں تیندو کہتے ہیں ۔ کہا جاتا ہے کہ یہ پہاڑوں پر بھی ہوتا ہے ۔ اگر اس کے ننھے پودوں کو اکھاڑیں اور باغ میں لگائیں تو اچھی طرح اگتا ہے اور اس میں اچھے پھل آتے ہیں ۔ اگر اس پیڑ کو آبی اور امرود جیسے میوے والے پیڑوں سے پیوند کریں تو اس کا پھل پہلے والے سے اچھا ہو گا اگر اس کا الٹا کریں تو

فلاحت (۱۷۰) حنا:

این درخت در گرم سیر ہا بیشتر می باشد و در صحرا ہا و بستانہا می روید ۔و برگ(۱۷۱) بسیار نمی باشد وبرگ ہای آن ریزہ بود۔

فلاحت اترج:

درخت ترنج در گرم سیر ہا بیشتر می باشد۔ و اگر در سرد سیر ہا بکارند از سرماء سخت نگاہدارند ۔ و از وی تخم و بچہ می کارند ۔ و شاخ آن بدرخت دیگر پیوند می کنند، مانند درخت نارنج و لیمو۔ و باین اعتبار او را انواع بسیار می شود ۔ و لذت آن تفاوت می کنند ۔خاصہ بتفاوت آب و ہوا و زمین ہر ملک ۔

فلاحت لیمو:

این درخت درگرم سیر ہا می باشد۔ و اگر در سرد سیر ہا بکارند، از (۱۷۲) سرما محافظت تمام نمایند و احوال وی در کاشتن تخم و نشاندن بچہ و پیوند کردن شاخ، مانند احوال نارنج بود۔

فلاحت نارنج:

این درخت درگرم سیر ہا می باشد۔ وگویند میوہ این قریب چہار پنج سال بر درخت می ماند ۔ و ہر چہ سال آن بیشتر باشد،حبہ اش خرد(۱۷۳) تر باشد، و لونش زرد تر ۔ و ہر چہ سال آن کمتر باشد،حبہ اش بزرگ تر باشد و لونش سبز تر ۔ و (۱۷۴) اگرخواہند کہ بکارند از تخم آن(۱۷۵) نارنج کہ خوب و رسیدہ و بزرگ باشد، بگیرند۔ و اگر از دو سالہ باشد، بہتر بود۔ و بعد از آن در زمین پرقوت و راست کردہ و زبل دادہ، بکارند و آب بدہند۔ و دو روز در (۱۷۶) آفتاب نہند و درشب و سرما بخانہ بیاورند، بہتر باشد۔خاصہ در سرد سیر ہا۔ و شاخ آن بدرخت سیب و آبی و امرود پیوند شود ۔

بہت اچھا ہو گا۔

حنا (مہندی) کی کھیتی:

یہ پیڑ گرم جگہوں پر زیادہ ہوتا ہے اور صحرا اور باغ میں اگتا ہے۔اس کی زیادہ پتیاں نہیں ہوتیں اوراس کی پتیاں بہت چھوٹی چھوٹی ہوتی ہیں۔

نیبو کی کھیتی:

نیبو کا پیڑ گرم جگہوں پر زیادہ ہوتا ہے۔ اگر ٹھنڈی جگہوں پر بوئیں تو سردی میں سخت حفاظت کریں۔اسے بیج اور شاخ سے لگائیں اور اس کی شاخ کو سنترہ اور نیبو جیسے کسی دوسرے پیڑ سے پیوند کر دیں۔ تو اس طرح کی بہت سی قسمیں ہو جائیں گی اور ان کے مزہ میں فرق ہو گا۔ خاص طور سے ہر ملک کی آب و ہوا اور زمین کے فرق کی وجہ سے۔

لیمو کی کھیتی:

یہ پیڑ گرم جگہوں پر ہوتا ہے۔اگر ٹھنڈی جگہوں پر لگائیں، تو سردی سے پوری طرح حفاظت کریں۔ اس کے بیج بونے، پودا لگانے اور شاخ پیوند کرنے کا طریقہ وہی ہے، جو سنترہ کا ہے۔

سنترے کی کھیتی:

یہ پیڑ گرم جگہوں پر ہوتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ اس کا پھل چار پانچ سال تک پیڑ میں باقی رہتا ہے۔اس کے جتنے زیادہ سال ہوں گے اتنا ہی بیج چھوٹا اور رنگ پیلا ہوگا اور اس کے جتنے کم سال ہوں گے اتنا ہی بیج بڑا اور رنگ ہرا ہوگا۔ اگر چاہتے ہیں کہ اس کو بوئیں، تو اس سنترہ کا بیج، جو اچھا پکا ہوا اور بڑا ہو، لیں۔یہی اگر دو سال کا ہو تو بہتر ہے۔اس کے بعد اچھی طرح ٹھیک کی ہوئی اور گوبر دی ہوئی زمین میں بوئیں اور پانی دیں۔ (پھر) دو دن دھوپ میں رکھیں اور رات میں اور سردی میں گھر لے آئیں تو بہتر ہو گا۔ خاص طور

فلاحت(۱۷۷) نارجیل:

درخت جوز هندی مثل درخت خرما بود ـ و از وی بلند تر و ساق آن پاک تر و شاخش دراز تر و برگش پهن تر ـ و چون خواهند که وی را بکارند، از میوه تازه آن چند تا بگیرند، و در جای بکنند ـ و هر روز بر آن آب بپاشند ـ چندان که از وی (۱۷۸) دانه بر آید، مانند پیاز ـ بعد از آن درجای مناسب مقدار نیم گز یا بیشتر مغاکی بکنند ـ و او را در آن بیندازند و بگذارند ـ چندان که بروید و بلند شود ـ و بعد از آن، از آن جا نقل کنند و یا در آن جا بگذارند ـ و باید که هر سال شاخهای زیادتی وی را پاک کنند، تا ساق آن قوت بگیرد و بلند شود ـ

فلاحت موز:

درخت کیله در بیشها و بستانها می روید ـ و گاهی تخم وی را بکارند ـ و اکثر بچه آن بنشانند ـ و طریق کاشتن وی چنان است که زمین را نیک راست می کنند و نرم می سازند ـ و در هر سه چهارگز یک حفره می کنند ـ و از آن افراخ که درگرد وی رسته باشند با ریشه برکنند ـ و در هرمغاکی از آن نصب می‌کنند، و آب می دهند ـ چندان که بزرگ شود و میوه آورد ـ

فلاحت خیار:

اکثر احکام خیار مثل احکام خربزه (۱۷۹) بود ـ و باید که در هر دو سال در جای دیگر بکارند ـ و وقت کاشتن وی اصل (۱۸۰) بهار بود ـ و از سرماء سخت و گرماء سخت نیک نگاهدارند(۱۸۱) ـ تا خوب بروید و بار آورد ـ

فلاحت پهالسه:

درخت پهالسه کوچک می باشد ـ و به نهال تازه فندق می ماند در قد و برگ ـ و هرسال

سے ٹھنڈی جگہ پر۔اس کی شاخ سیب، آبی اور امرود کے پیڑ سے پیوند کرتے ہیں۔

نارجیل (ناریل) کی کھیتی:

ناریل کا پیڑ کھجور کے پیڑ کی طرح ہوتا ہے اوراس سے زیادہ اونچا، اس سے زیادہ صاف ہوتا ہے۔اس کی شاخیں زیادہ بڑی اور پتے زیادہ چوڑے ہوتے ہیں۔ جب اسے بونا چاہیں تو کچھ تازہ پھل لے کر ایک جگہ رکھ دیں اور روز آنہ اس پر پانی چھڑکیں یہاں تک کہ اس میں پیاز کی طرح اکھوا نکل آئے۔ پھرکسی مناسب جگہ پر آدھا گز یا اس سے زیادہ ایک گڑھا کھود کر اس کو اس میں ڈال کر چھوڑ دیں۔ یہاں تک کہ وہ اگ آتا اور اونچا ہو جاتا ہے۔اس کے بعد اس جگہ سے دوسری جگہ بٹھادیں یا وہیں چھوڑ دیں۔ یہ چاہیے کہ اس کی فالتو شاخوں کو ہر سال کاٹتے رہیں تا کہ اس کے تنے میں زور آئے اور اونچا ہو۔

کیلے کی کھیتی:

کیلے کا پیڑ جنگلوں اور باغوں میں اگتا ہے۔ کبھی اس کا بیج بوتے ہیں۔زیادہ تر اس کا پودا لگاتے ہیں۔اس کے بونے کا طریقہ اس طرح ہے کہ زمین کو ٹھیک کریں اور نرم بنائیں۔ (پھر) ہر تین چار گز پر ایک گڑھا کھودیں اور اس کے چاروں طرف جو شاخیں نکلی ہوں، ان کو ریشوں سمیت کھود کر ہر گڑھے میں بٹھادیں اور پانی دیں۔۔یہاں تک کہ وہ بڑا ہو اور پھل دے۔

کھیرے کی کھیتی:

کھیرہ، ککڑی زیادہ تر خربوزہ کے طریقوں کی طرح ہیں۔ یہ چاہیے کہ ہر دوسرے سال دوسری جگہ بوئیں۔ اس کے بونے کا اصل وقت بہار ہے۔ سخت سردی اور سخت گرمی میں اس کی اچھی طرح دیکھ ریکھ کرتے ہیں تا کہ اچھا اگے اور پھل دے۔

پھالسے کی کھیتی:

پھالسے کا پیڑ چھوٹا ہوتا ہے اور نئے پودے میں فندق (ایک چھوٹا سا بیر کے برابر سرخ

ببرند و بسوزانند، تا بهتر بار آورد۔ و ثمره آن بمقدار نخود سیاه می باشد۔ و با تخم می خورند، مقوی باشد۔

فلاحت(۱۸۲) کرونده:

و آن خار دار بود۔ و در کنار بستانها بکارند۔ مانند دیوار شود۔

فلاحت نیشکر:

نیشکر نیز در حکم درخت بود۔ و کاشتن وی چنان است که زمین رانیک راست می کنند، مانند زمین پیاز۔ و زبل بسیار می دهند۔ و بعد از آن در وی جویها می کنند، مانند جویهای پیاز۔ و آب می دهند۔ چندان که پر(۱۸۳) شود۔ پس بگیرند نیشکر تازه۔ و مقدار یک دست یا زیاده وصله می کنند۔ و در آن جا می کارند۔ نزدیک یک دیگر و در هر چند روز که آب آن فرو نشیند آب دیگر می دهند۔ چندان که برسد و بهتر(۱۸۴) بخورد۔

فلاحت تنبول:

درخت تنبول بشکل درخت عشق (۱۸۵) پیچان می باشد۔ و در بیشها و بستانها بر می آید۔ و از وی بیخ و بچه میر وید۔ و آب بسیار می خواهد۔ و ترتیب بیشتر می طلبد۔

فلاحت صندل:

این درخت بزرگ می باشد۔ و شاخهای آن بسیار۔ و آن در اجام و بساتین می روید۔ و آن در طرف جاوه نام البیاض و جیدالرائحه بود نام لهری(۱۸۶)۔ و او را مقاصری گویند۔ و در حدود سواحل و جزیره سیلان سرخ می باشد۔

فلاحت عود:

درخت اگر درنواحی سیلان و جاوه (۱۸۷) در بلاد هند می باشد۔ و در اجام و بساتین می روید۔

وساق آن سطبر بود - و شاخهایش بسیار - وگلهایش سفید - و گویند عود عروق(۱۸۸) آن درخت (۱۸۹) است که بر می کنند(۱۹۰) - و در زمین دفن می کنند - چندان که خشبهٔ آن دور شود - و خالص آن(۱۹۱) بماند - و گویند ساقهای اشجار است که قطعه قطعه می کنند، و در دریا می اندازند - آنچه رخو باشد تا مدت پنج شش ماه متعفن می شود - و آنچه خالص می باشد سالم می ماند - بعد از آن شبکها(۱۹۲) می اندازند - و قطعهای مختلف بدر می آورند -

فلاحت(۱۹۳) لو:

این درخت در بیشها و بستانها می روید، از بچه و شاخ - و در هر سه چهار سال یک بار می برند - و باز از بیخ بدر می آید - و او را گل و میوه نباشد -

فلاحت آبنوس:

گویند که این درخت سیاه می باشد - وملمع (۱۹۴) از سیاه و زرد - وتخم آن شبیه تخم حنا بود - یا از سرخ و سفید بود - و تخم آن مانند فلفل بود - و در بلاد هند نیز ملمع می باشد، و میوه آن مقدار لیمو -

فلاحت ظرفاء:

درخت کز در زمینهای شوره و غیرشوره بروید - و در زمین شوره سفید رنگ و غیرشوره سرخ رنگ - و دربعضی زمینهای قوی و مناسب بغایت بزرگ می باشد - چنان که (۱۹۵) از آن ستونها و درها راست می کنند - و در بعضی بلاد آن را اثل گویند - پس اگر ازین نوع بکارند، بزرگ شود - و سالها بماند و سایه دهد و نفع رساند -

فلاحت(۱۹۶) بید:

درخت بید بسیار بزرگ نمی باشد - و بهترین اوقات کاشتن وی فصل بهار بود - و مناسب

اگتا ہے ۔ اس کا تنا موٹا ہوتا ہے ۔ اس میں بہت زیادہ شاخیں ہوتی ہیں اور پھول سفید ہوتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ عود درخت کے وہ ریشے ہیں، جنہیں اکھاڑ کر زمین میں دفن کر دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کی لکڑی الگ ہو جاتی ہے اور ملانے والا (مادہ) باقی نہیں رہتا۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ پیڑوں کے تنے ہیں، جن کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے سمندر میں ڈال دیتے ہیں ۔ اس میں جو ڈھیلا ہوتا ہے، وہ پانچ چھ مہینے میں سڑ جاتا ہے ۔ جو خالص ہوتا ہے وہ سالم رہتا ہے ۔ اس کے بعد لوہے کی جالی ڈال کر مختلف ٹکڑے نکال لیتے ہیں ۔

لو (ایک قسم کی لال لکڑی) کی کھیتی:

یہ پیڑ میدانوں اور باغوں میں پودے اور شاخوں سے اگتا ہے ۔ اس کو ہر تین یا چار سال میں ایک بار کاٹیں ۔ پھر جڑ سمیت باہر نکال لیں (تو) اس میں پھول اور پھل نہیں ہوتا۔

آبنوس کی کھیتی:

لوگ کہتے ہیں کہ یہ پیڑ کالا ہوتا ہے ۔ یہ کالے اور پیلے رنگ سے چمکتا ہے ۔ اس کا بیج مہندی کے بیج کی طرح ہوتا ہے یا لال اور سفید ۔ اس کا بیج کالی مرچ کی طرح ہوتا ہے ۔ یہ ہندستان میں بھی چمکدار ہوتا ہے ۔ اس کا پھل نیبو کے برابر ہوتا ہے ۔

طرفاء کی کھیتی:

گز کا پیڑ کھاری اور غیر کھاری زمینوں میں اگتا ہے ۔ اس کا کھاری زمین میں سفید اور غیر کھاری زمین میں لال رنگ ہوتا ہے ۔ کچھ زور دار اور اچھی زمین میں بہت بڑا ہوتا ہے ۔ چنانچہ اس سے کھمبے اور دروازے بناتے ہیں اور کچھ جگہوں پر اس کو اثل یا جھاؤ کہتے ہیں ۔ اگر یہ قسم لگائیں، تو وہ بڑا ہوتا ہے ۔ جو کئی سال تک باقی رہتا، سایہ دیتا اور فائدہ پہنچاتا ہے ۔

بید کی کھیتی:

بید کا پیڑ بہت بڑا نہیں ہوتا ۔ اس کے بونے کا بہترین وقت فصل بہار ہے ۔ اس کے لئے

ترین زمینها از برای او (۱۹۷) جو و حوض و خندق و جایها که آب در وی جمع شود۔ و در غیر آنها نیز بکارند۔ و اگر در فصل تابستان بکارند، باید که وقتی ببرند، در حال بنشانند۔ و آب بدہند۔ و یا در لبهای جو بنشانند تا بروید و خطا نکند۔ و آن بر انواع است۔ بعضی مایل بود به زردی و بعضی (۱۹۸) بسرخی و بعضی بسیاہی۔ و این از ہمہ محکم تر بود۔ و نوع دیگر ہست که او را (۱۹۹) بید مشکی گویند۔ و ہر سال از وی عرق بگیرند۔ و ساق آن ہر چند کوتہ تر بود، قوت آن بیشتر بود و گلش بہتر بود۔ و اکثر میوہا که برین پیوند کنند، لطیف و خوشبو و خوش مزہ (۲۰۰) شود۔

فلاحت جلنار:

درخت گلنار و انار بری فارسی می باشد و مصری ۔ و او را ثمرہ نمی باشد بغیر گل ۔ و از آن در باغها (۲۰۱) بکارند۔

فلاحت (۲۰۲) چنار:

درخت چنار بس درخت مبارک است۔ ساق آن بزرگ و لونش خوب و قدش زیبا و عمرش دراز ۔ و از افراخ که در گرد آن رستہ باشد، یک سالہ بود یا زیادہ، ببرند، و در جای بکارند ۔ و اگر شیب قضبان وی (۲۰۳) را بشکافند یا خرد (۲۰۴) بکوبند ۔ و بعد از آن بنشانند، بہتر بروید ۔ و آن چون بزرگ شود، حاجتش بترتیب کمتر (۲۰۵) باشد ۔ و اگر در کنار دیوار ہای باغ یا لبهای جو یا اطراف راہ بکارند، بہتر بود۔

فلاحت سرو:

این درخت در کوہہا و بستانها می باشد ۔ و بر کنار جوہہا بکارند ۔

مناسب زمینوں میں ندی، حوض، خندق کا کنارہ اور ایسی جگہ جہاں پانی جمع ہو، ہے۔اس کے علاوہ دوسری جگہوں پر بھی لگاتے ہیں۔اگرگرمی کے موسم میں لگائیں تو چاہیے کہ جس وقت کاٹیں، اسی وقت لگائیں اور پانی دیں یا ندی کے کنارے لگائیں تا کہ اگے اور خراب نہ ہو۔ اس کی کئی قسمیں ہیں۔کچھ زردی لئے ہوتے ہیں، کچھ سرخی اور کچھ سیاہی - یہ سب سے مضبوط ہے۔اس کی دوسری قسم بید مشک ہے۔اس سے ہر سال عرق نکالتے ہیں۔اس کا تنا جتنا زیادہ چھوٹا ہو اتنی زیادہ، اس میں قوت بڑھتی ہے اور اس کا پھول اچھا ہوتا ہے۔ زیادہ تر میوے، جو کہ اس سے پیوند کئے جاتے ہیں لطیف، خوشبودار اور خوش ذائقہ ہوتے ہیں۔

جلنار کی کھیتی:

گلنار ایرانی انار مصری کو جلنار کہتے ہیں۔اس میں پھول کے علاوہ پھل نہیں ہوتا۔اس کو باغوں میں بوتے ہیں۔

چنار کی کھیتی:

چنار کا پیڑ مبارک ہوتا ہے۔اس کا تنا بڑا، رنگ اچھا، اونچائی خوبصورت اور عمر لمبی ہوتی ہے۔ جو شاخیں چاروں طرف نکلتی ہیں انہیں ایک سال کی ہونے پر کاٹ کر کہیں لگا دیتے ہیں۔ اگر اس کی شاخ کے نچلے حصہ کو چیریں یا چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بنائیں، اس کے بعد (لگائیں) تو اچھا اگے گا۔ جب وہ بڑا ہو جائے تو اس کو ترتیب اور دیکھ ریکھ کی کم ضرورت ہوتی ہے اور اگر باغ کی دیوار یا نہر کے کنارے یا راستے کے دونوں طرف بوئیں تو اچھا ہے۔

سرو کی کھیتی:

یہ پیڑ پہاڑوں اور باغوں میں اگتا ہے۔اس کو نہروں (اور آبشاروں) کے کنارے بوتے ہیں۔

صنوبر (چیڑ) کی کھیتی:

یہ پیڑ چین کی طرف بہت بڑا اور اونچا ہوتا ہے۔ یہ جنگلوں اور باغوں میں اگتا ہے اسی سے

فلاحت صنوبر:

این درخت در طرف چین بسی(۲۰۶) بزرگ (۲۰۷) وبلند می باشد۔ و در بیشها و بستانها می روید۔ ولفظ سفید(۲۰۸) را از آن بدر می آورند۔

فلاحت سماق:

این درخت بسیار بزرگ نمی باشد۔ و در کوہها و بستانها می روید۔ و بستانی بہتر بود۔و کیفیت کاشتن وی قریب است، بکیفیت کاشتن زرشک و مانند آن۔

فلاحت(۲۰۹) زرشک:

درخت زرشک درکوہها و بیشها می باشد۔ و اگر در باغہا نیز بکارند،از آن بہترشود۔باید که از افراخ یک ساله وی را با ریشه برکنند و در جای راست کرده، بنشانند۔ و ہرسال شیب آن نرم بکنند، و زبل بدہند۔و قضبان زواید بلا فائده، ہمه راببرند۔و اگر شاخ آن بر کنند و بر درخت انار یا توت پیوند کنند، بغایت نیک شود۔و پیوند آن بر درختهای دیگر نیز ممکن بود۔ و اگر تخم پیوندی را بکارند، و بعد از آن،از آن جا بجای دیگرنقل کنند، میوه اش بہتر شود۔و اگر درکنار باغہا یاجوبہا بکارند، بجای دیوارشود۔

فلاحت بطم:

درخت حبة الخضرا در کوہها می باشد۔و اگر دربستانها نیز بکارند، بروید۔ وثمره اش بہتر بود۔ و احوال کاشتن وی مانند احوال کاشتن فستق بود و بادام۔و اگر بر آنها ترکیب کنند، بغایت خوب شود۔

فلاحت درخت آس:

درخت مورد در کوہها می باشد ۔ و در بستانها نیز بکارند۔ و درختهای دیگرپیوندکنند،

لفظ سفید نکلا ہے۔

سماق (ایک کھٹا پھل جو دوا میں کام آتا ہے) کی کھیتی:

یہ پیڑ بہت بڑا نہیں ہوتا۔ یہ پہاڑوں اور باغوں میں اگتا ہے۔ باغ والا بہتر ہوتا ہے۔ اس کے بونے کا طریقہ زرشک (دارو ھلدی) وغیرہ کے بونے کی طرح ہے۔

زرشک (دارو ھلدی) کی کھیتی:

زرشک کا پیڑ پہاڑوں اور جنگلوں میں ہوتا ہے۔ اگر اس کو باغوں میں بھی بوئیں تو اس سے بہتر ہوگا۔ یہ چاہیے کہ اس کی ایک سالہ شاخ کو ریشوں سمیت کھودیں اور تیار کی ہوئی جگہ پر لگادیں۔ ہر سال اس کی تہ کو نرم کریں، کھاد دیں اور تمام بے کار شاخوں کو کاٹ دیں۔ اگر اس کی شاخ کو توڑیں اور انار یا شہتوت کے پیڑ سے پیوند کریں تو بہت اچھا ہوتا ہے۔ اس کا پیوند دوسرے پیڑوں پر بھی ممکن ہے۔ اگر قلمی پیڑ کا بیج لگائیں اس کے بعد اس جگہ سے دوسری جگہ لے جاکر بٹھادیں، تو اس کا پھل اچھا ہوگا۔ اگر باغوں یا نہروں کے کنارے بوئیں، تو دیوار سی بن جائے گی۔

بطم (تارپین) کی کھیتی:

تارپین کا پیڑ پہاڑوں پر ہوتا ہے۔ اگر اس کو باغوں میں بھی بوئیں تو اگتا ہے اور پھل بہتر ہوتا ہے۔ اس کے بونے کا طریقہ پستہ اور بادام کی طرح ہے۔ اگر ان میں پیوند کریں تو بہت زیادہ اچھا ہوگا۔

آس کی کھیتی:

مورد یعنی آس کا پیڑ بھی پہاڑوں پر ہوتا ہے۔ اس کو باغوں میں بھی بوتے ہیں اور تارپین کے پیڑ جیسے دوسرے پیڑوں میں پیوند کرتے ہیں۔

مانند درخت حبة الخضرا۔

فلاحت خیار شنبر:

خیار شنبر(۲۱۰) مقدار درخت سیب می باشد۔ و ساق وی اماس(۲۱۱) و شاخهایش بسیار و برگهایش خرد(۲۱۲)۔ و در بیشها می روید۔ و از وی گاہی تخم بکارند و گاہی بچہ۔

فلاحت تمر ہندی:

این درخت(۲۱۳) بزرگ می باشد۔ و شاخهای آن بسیار و برگهایش ریزہ۔ و در بیشها و کنار کشتها و بستانها می روید۔ و از آن تخم و بچہ و شاخ می کارند۔

فلاحت (۲۱۴) ہلیلہ:

درخت ہلیلہ مانند درخت سیب می باشد، در مقدار شاخ و برگ و میوہ۔ و از وی تخم می کارند و بچہ غرس می کنند۔ و شاخ پیوندی سازند۔

فلاحت(۲۱۵) بلیلہ:

درخت بلیلہ مانند درخت ہلیلہ بود۔ و در بیشها بیشتر می باشد۔ و در بستانها نیز بکارند از تخم و بچہ و شاخ۔

فلاحت فلفل:

درخت فلفل مثل درخت انگور وتنبول بر درخت دیگر می پیچید۔ وبرگهای خرد(۲۱۶) دارد۔ و نا رسیدہ آن فلفل سفید بود۔ رسیدہ اش فلفل سیاہ۔ و بستانی بہتر بود۔ و از وی شاخ با ریشہ بر وید۔ و از تخم نیز بر آید۔

فلاحت قرنفل:

درخت(۲۱۷) قرنفل مثل درخت تنبول ویاسمین می باشد۔ وعلک آن مانند علک بطم بود،

خیار شنبر (املتاس) کی کھیتی:

املتاس کا پیڑ سیب کے پیڑ کے برابر ہوتا ہے۔ اس کا تنا پھولا ہوا ہوتا ہے۔ اس کی شاخیں اور پتیاں چھوٹی ہوتی ہیں۔ یہ جنگلوں میں اگتا ہے۔ کبھی اس کا بیج بوتے ہیں اور کبھی پودا لگاتے ہیں۔

تمر ھندی (املی) کی کھیتی:

یہ پیڑ بڑا ہوتا ہے۔ اس کی شاخیں بہت زیادہ اور پتیاں چھوٹی کٹی ہوئی ہوتی ہیں۔ یہ جنگلوں، کھیتوں اور باغوں میں پیدا ہوتی ہے۔ اس کا بیج بوتے اور پودا اور شاخ لگاتے ہیں۔

ھلیلے (ھڑ) کی کھیتی:

ھلیلے کا پیڑ شاخوں کی تعداد، پتیوں اور پھل میں سیب کے پیڑ کی طرح ہوتا ہے۔ اس کا بیج بوتے، پودا اور قلم لگاتے اور شاخ پیوند کرتے ہیں۔

بلیلے (بہیڑہ) کی کھیتی:

بلیلے کا پیڑ ھلیلے کے پیڑ کی طرح ہوتا ہے۔ یہ میدانوں میں زیادہ ہوتا ہے۔ باغوں میں بھی بیج پودے اور شاخ سے لگاتے ہیں۔

فلفل (کالی مرچ) کی کھیتی:

کالی مرچ کی بیل انگور اور پان کی بیل کی طرح دوسری بیل سے لپٹی ہوتی ہے۔ اس کی پتیاں چھوٹی ہوتی ہیں۔ کچی مرچ سفید اور پکی ہوئی کالی ہوتی ہے۔ باغ کی مرچ بہتر ہوتی ہے۔ وہ ریشے دار شاخ اور بیج سے نکلتی ہے۔

قرنفل (لونگ) کی کھیتی:

لونگ کا پیڑ پان اور چنبیلی کے پیڑ کی طرح ہوتا ہے۔ اس کے پیڑ کا رس قوت میں تارپین

درقوت ـ وگویند مثل علف رازیانه و کاسنی می باشد ـ وآن درطرف جاوه بسیار باشد، و درصحرا می روید ـ و دربستان نیزمی کارند۔

فلاحت(۲۱۸) جوز بویہ:

گویند درخت جوز بویہ مقدار درخت سیب می باشد ـ ومیوہ آن بشکل شفتالو و پوست۔ ثمرہ وی بعد از پختن و خشک شدن بسباسہ می شود ـ و گویند بسباسہ گل وی است وجوز بویہ در اند رون او۔ و آن در صحرا و بساتین می روید۔

فلاحت قاقلہ:

گویند درخت ایلائچی مانند درخت تاک وتنبول می باشد ـ و بدرخت دیگری پیچد ـ وثمرہ آن درخوشہ می روید ـ وآن نیز در اجام و بساتین می باشد ـ

فلاحت کبابہ:

کیفیت این درخت نزدیک است، بکیفیت درخت سابق۔

فلاحت دارچینی:

این درخت بسی بزرگ می باشد ـ و برگہای آن بسیار ـ و بلاد چین بہتر از بلاد ہند می باشد ـ و از وی کافور بدر می آورند ـ وگویند [این] درخت(۲۱۹) یک مرد بالا بلندی بود۔ ومقدار انگشت سطبری ـ وشاخہایش بسیار دارد۔ و در صحراہا و بستانہا می روید ـ و ہر سال می برند، وباز می روید۔

فلاحت انبہ:

درخت انبہ بمقدار درخت گردگان می باشد ـ وبہترین اوقات کاشتن وی(۲۲۰) اوایل تابستان بود کہ وقت نزول باران است، ویا اواخر بہار کہ وقت رسیدن است ـ ودر ہر زمین کہ

کے پیڑ کے رس کی طرح ہوتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ سونف اور کاسنی کے (علف) بھوسے کی طرح ہوتی ہے۔ یہ جاوہ کی طرف زیادہ ہوتی ہے اور جنگل میں اگتی ہے۔ اس کو باغوں میں بھی بوتے ہیں۔

جوزبویہ (جائپھل) کی کھیتی:

لوگ کہتے ہیں کہ جائپھل کا پیڑ سیب کے پیڑ کے برابر ہوتا ہے۔ اس کا پھل شفتالو کی شکل کا ہوتا ہے۔ اس پھل کا چھلکا جب پک کر سوکھ جاتا ہے، تو اسے جاوتری کہتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ جاوتری اس کا پھول ہے اور جائپھل اس کا گودا۔ یہ جنگل اور باغوں میں اگتی ہے۔

قاقلہ (ایلائچی) کی کھیتی:

لوگ کہتے ہیں کہ ایلائچی کی بیل، انگور اور پان کی بیل کی طرح ہوتی ہے۔ وہ دوسری بیل میں لپٹتی ہے۔ اس کا پھل گچھے میں نکلتا ہے۔ یہ بھی جنگلوں اور باغوں میں ہوتی ہے۔

کبابہ کی کھیتی:

اس بیل کی کیفیت پچھلے پیڑ کی طرح ہے۔

دار چینی کی کھیتی:

یہ پیڑ کچھ بڑا ہوتا ہے۔ اس کی پتیاں بہت ہوتی ہیں۔ یہ چین میں ہندستان سے بہتر ہوتی ہے۔ اس سے کافور نکالتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ اس کا پیڑ آدمی کے قد کے برابر اونچا اور موٹی انگلی کے برابر (موٹا) ہوتا ہے۔ اس میں بہت شاخیں ہوتی ہیں۔ یہ جنگلوں اور باغوں میں اگتی ہے۔ اسے ہر سال کاٹ دیتے ہیں، تو پھر اگ آتی ہے۔

انبہ (آم) کی کھیتی:

آم کا پیڑ اخروٹ کے پیڑ کے برابر ہوتا ہے۔ اس کے لگانے کا سب سے بہتر زمانہ شروع

باشد، می روید ـ وباید که پاره زمین راست بکنند ـ و سرگین بیندازند۔ و از تخم جنس نیک هرچند که می خواهند، در آن بکارند ـ و مقدار یک دست در زمین فرو برند ـ وبعد از یک سال یا دو سال از آن جا یک یک برکنند ـ و در بستانی که می خواهند(۲۲۱)، بترتیب بکارند ـ و یا اول زمین(۲۲۲) را نیک راست بکنند ـ و در هر بست و(۲۲۳) سی گز یک حفره بکنند، مقدار یک گز و نیم ـ و خاک را بسرگین آمیخته، در آن بیندازند۔ و چند تخم انبه را درمیان آن بنهند۔ و درحوالی سبزیها بکارند ـ و آن حیلها و تدبیر ها که در درخت شفتالو و بادام وگردگان می کنند، در این جا نیز ممکن است ـ اگر چه معهود و معتاد نباشد ـ وگاهی در کنار کشتها نیز می کارند، و آب می دهند۔

وطریق(۲۲۴) پیوند قلم درخت انبه:

که در مرشد آباد و نواحی آن می کنند ـ وشاید خاصه سرزمین بنگاله باشد بالخصوص درخت مذکور غرس شده ـ این درخت در باغها، عمدهای شهر مزبور غرس کنند و بارتفاع می کنند، این مثمر درخت ـ این است که در ماه ماگه که آفتاب درجدی باشد ـ شاخ درختی که او را می خواهند، بگیرند ـ اول بقدر یک وجب پوست آن را دور کرده از تمام دوره شاخ، چوب را برهنه از پوست نمایند و بالایش رسن، از گاه که درهندش ڈابھہ گویند ـ یا گاه شالی حپید ـ وبر آن گل بسرگین آمیخته ،بنوعی ضماد کنند که رسن ظاهرنگردد ـ وتمام شاخ پوست کنده، بپوشانند ـ وبازاش دیگر بر آن به حپند و بالای شاخ مذکور در شاخ دیگری وی آن سبوچه پر آب که زیر آن سوراخ باریک کرده باشند، بآمیزند ـ تا قطره قطره آب از آن سبوچه برین شاخ چکیده باشد۔ تا دو هفته چون آثار ریشه بر اطراف رسنهای حپیده بر شاخ ظاهر گردد۔ از جانب بالای آن که بطرف درخت الحاق دارد، از آره بریده ـ باحتیاط فرود آورد ـ وهمان رسن حپیده ـ درآنچه بالایش رویده بیخ خواهد شد ـ پس ،بهر جا که خواهند ،بخانه یا جای دیگر برزمین بدبرنشانند۔

گرمی ہے ۔ کیوں کہ یہ بارش ہونے کا زمانہ ہے یا بہار کا آخری زمانہ ہے، جب کہ اس کے آجانے کا وقت ہے ۔ یہ ہر زمین میں اگتا ہے ۔ اس کے لئے تھوڑی زمین تیار کریں ؟ اس میں گوبر ڈالیں اور اچھی قسم کی گٹھلی جتنا چاہیں، وہاں لگا دیں اور قریب ایک ہاتھ زمین کے اندر رکھ دیں، پھر ایک یا دو سال بعد ایک ایک کر کے اس جگہ سے کھودیں اور جس باغ میں چاہیں ترتیب سے لگادیں یا پہلے زمین کو تیار کریں، ہر بیس یا تیس گز پر ایک گڑھا قریب ڈیڑھ گز کا کھودیں، مٹی کو گوبر میں ملا کر اس میں ڈالیں، آم کی کچھ گٹھلیاں ان کے بیچ میں رکھیں اور اس کے چاروں طرف سبزی بوئیں ۔ اور وہ تمام تدبیریں جو کہ شفتالو، بادام اور اخروٹ میں کرتے ہیں، وہ (یہاں بھی) ممکن ہے ۔ لیکن پرانا اور اسی کے ساتھ کا نہ ہو ۔ کبھی کھیتوں کے کنارے بھی لگاتے اور پانی دیتے ہیں ۔

آم کے پیڑ کی قلم پیوند کرنے کا طریقہ:

جیسا کہ مرشد آباد اور اس کے پڑوس میں کیا جاتا ہے ۔ شاید یہ بنگال کی زمین کی خصوصیت ہے ۔ خاص طور سے مذکورہ درخت کا لگایا ہوا پودا ۔ اس درخت کا مذکورہ شہر کے باغ میں پودا لگاتے ہیں اور یہ پھل دار درخت اونچا ہوتا ہے ۔ یہ ہے کہ ماگھ کے مہینے میں جب سورج خط جدی پر ہوتا ہے تب جس پیڑ کی شاخ چاہیں، لے لیں ۔ پہلے ایک بالشت چھال چھیل کے پوری شاخ کے گھیرے سے چھال نکال دیں اور اس کے اوپر ایک رسی کہ جسے ہندستان میں ڈابہ کہتے ہیں، کو یا پیال کو لپیٹ دیں اور اس پر مٹی ملے گوبر کو اس طرح لیپ دیں کہ رسی دکھائی نہ دے ۔ اس کے بعد پوری شاخ جہاں سے چھال نکال دی گئی ہو، لپیٹ دیں ۔ پھر ایک دوسری (شاخ) کو اس پر لپیٹ دیں اور اس شاخ کے اوپر ایک دوسری شاخ میں پانی سے بھرے ہوئے ایک چھوٹے گھڑے کو کہ جس کی تہ میں باریک سوراخ ہو، لٹکا دیں ۔ تا کہ اس چھوٹے گھڑے سے دو ہفتہ پانی دھیرے دھیرے اس شاخ پر ٹپکتا رہے ۔ جب

و مرمت کنند که خشک نشود ـ در موسم انبه بار خواهد آورد ـ

فلاحت سوسن:

در وقتی که غنچه سوسن بکمال رسد آن را از روی زمین ببرند ـ وموضع (۲۲۵) قطع آن را بقیر (۲۲۶) آلوده کنند، و درکوزه نهند ـ و سرکوزه را بگل محکم سازند ـ وآن کوزه را در زمین پنهان کنند تایک سال همچنان (۲۲۷) تازه بماند ـ پس (۲۲۸) هر وقتی که خواهند آن را بیرون آورند از کوزه و در آفتاب (۲۲۹) نهند ـ گل آن شگفته گردد، و تازه باشد ـ

فلاحت (۲۳۰) گل سرخ:

درخت (۲۳۱) گل را نیز تخم و بچه و شاخ می روید ـ وتخم وی را در تره زاری بکارند ـ وشاخ یک ساله یا دو ساله وی را با ریشه بر کنند و درجای بنشانند ـ یاخود ساق و ریشه هر یکی را وصله وصله کنند ـ و در زمین راست کرده در هر دوگز جوی بکنند مقدار یک دست عمیق با چهار انگشت ـ وبعد از آن در هر نیم گزی یکی از آن وصلها دفن کنند و بخاک بپوشند ـ وآب بدهند ـ از هر (۲۳۲) وصله بچهای بسیار بدر آید ـ و هر بارکه آب در زمین فرو نشیند، زمین را نرم کنند و در شیب آن پاره ریگ (۲۳۳) نرم با زبل آمیخته بیندازند ـ و در وقت گل آب بسیار دهند ـ و اگر بر درخت دیگر پیوند بکنند، بروید، مثل درخت بید و بده ـ

فلاحت نسرین:

ازین درخت نیز بچهای (۲۳۴) یک ساله یا دو ساله بکارند ـ و شاخهای (۲۳۵) وی بدرخت دیگر پیوند بکنند ـ مثل درخت ترنج و نارنج وسیب وشفتالو ـ واین بغایت نیکو بود ـ و بغیر اینها (۲۳۶) نیز پیوند شود ـ

شاخ پر جو کچھ لپیٹا گیا ہے اس کے چاروں طرف ریشے کے آثار ظاہر ہوں، تو پیڑ سے جو حصہ ملا ہوا ہو، اسے اوپر کی طرف سے آری سے کاٹ کر احتیاط کے ساتھ نکال لیں اور وہی رسی لپیٹ دیں تو اس پر جو ریشے ہوں گے وہی جڑ بن جائیں گے۔ پھر جہاں بھی چاہیں، گھر یا دوسری خراب جگہ پر لگادیں اور دیکھ ریکھ کریں تاکہ سوکھنے نہ پائے۔ تب آم کے موسم میں پھل آئیں گے۔

سوسن کی کھیتی:

جس وقت سوسن کی کلی کھلنے کے قریب ہوتی ہے، تو اس کو زمین سے کاٹ لیں اور اس کو کاٹنے کی ہی جگہ پر گوند (قیر، رال) میں ملائیں اور ایک کوزہ میں رکھ کر کوزہ کے منھ کو مٹی سے کس کر بند کر دیں۔ کوزہ کو زمین میں دفن کر دیں تاکہ وہ ایک سال تک اسی طرح تازہ رہے۔ پھر جس وقت چاہیں، اس کو کوزہ سے باہر نکال لیں اور سورج کے سامنے رکھ دیں، تو وہ پھول کھلتا اور تازہ رہتا ہے۔

گل سرخ (لال گلاب) کی کھیتی:

اس پیڑ کا بھی بیج بوتے اور پودا اور شاخ لگاتے ہیں۔ اس کے بیج کو ترکاری بونے کی جگہ پر بوتے ہیں۔ اس کی ایک یا دو سالہ شاخ کو ریشوں سمیت اکھاڑ کر کسی جگہ پر لگا دیں۔ یا تنے اور ریشوں کو ٹکڑے ٹکڑے کریں اور زمین تیار کر کے ہر دو گز پر قریب ایک ہاتھ گہری اور چار انگل چوڑی نالی کھودیں۔ پھر ہر آدھے گز پر ایک ٹکڑا دفن کر کے مٹی سے ڈھانک دیں اور پانی دیں۔ تو اس کے ہر ٹکڑے سے بہت سے پودے نکل آتے ہیں۔ پھر جتنی بار پانی زمین میں جذب ہو جائے، زمین کو نرم کریں اور اس کی تہ میں تھوڑی نرم ریت گوبر ملا کر ڈالیں اور پھول دینے کے وقت خوب پانی دیں۔ اگر کسی دوسرے پیڑ سے پیوند کرتے ہیں تو وہ بید اور بدہ کے پیڑ کی طرح اگتا ہے۔

فلاحت یاسمین:

کاشتن این نیز مثل کاشتن نسرین بود۔ و از وی بچها بکارند ۔ و شاخهای بدرخت نارنج یا ترنج یالیمو پیوند بکنند ۔وبغیر اینها نیز ممکن بود۔

فلاحت (۲۳۷) ارغوان:

درخت ارغوان نیز بزرگ نمی باشد۔ و درکوہہای باشد ۔و در بستا نہا نیز بکارند، از برای زینت ومنفعت۔ و از وی بچہ وشاخ بروید ۔ وبدرخت دیگر پیوند شود، مانند درخت بید و بده ۔

فلاحت ریحان:

وقت کاشتن شاہ سفرم وقت پنبہ بود ۔ باید کہ اول زمین را نیک راست بکنند، و آب بد ہند، و نرم بسازند، و بکارند، و زبل با خاکستر آمیختہ بیندازند ۔و برگ بعضی مہین می باشد و بعضی باریک۔ و آنچہ برگ خرد (۲۳۸) تر بود، بویش خوشتر ولطیف تر بود از دیگر۔ و او را ریحان (۲۳۹) بغدادی گویند ۔و آنچہ در حوالی بادنجان بکارند، در غایت قوت باشد۔

فلاحت(۲۴۰) نرگس:

نرگس را در گرم سیر ہا در خریف بکارند تا زود بروید ۔و در زمستان گل کند ۔و در سرد سیر ہا در وقت تحویل آفتاب بحوت بنشانند ۔ و اگر در ظرفہا بکارند و در زمستان نیز روا (۲۴۱)بود ۔وقتی(۲۴۲) کہ ہوا گرد باشد، بخانہ بیاورند (۲۴۳)۔ و اگر آفتاب بر آید، بیرون ببرند۔در وقتی کہ گل کند وپیاز آن سخت شود(۲۴۴) ۔اصول وی رابکنند و نزدیک دود بیاویزند تا خشک شود ۔وشاخ میانہ حرکت نکند ومجوف وضعیف قوت نگردد۔ بلکہ برحال خود بماند صلب ومتلی ۔ و در سالی کہ بنشانند گل بیاورد نہ در سال دوم۔ و آن بچہ بسیار می کند ۔و از آن بر کنند، و درجای بنشانند، تا زیادہ شود۔ خاصہ اگر زمین وی را نیک راست بکنند و زبل

نسرین (نرگس کی طرح کا پھول) کی کھیتی:

اس درخت کے ایک سال یا دو سال کے پودے لگائے جاتے ہیں۔ اس کی شاخ کو نیبو، سنترہ، سیب اور شفتالو جیسے پیڑوں سے پیوند کرتے ہیں، تو یہ بہت اچھا ہوتا ہے۔ اس کا پیوند، ان پیڑوں کے علاوہ بھی دوسرے پیڑوں سے کیا جاتا ہے۔

یاسمین (چنبیلی) کی کھیتی:

اس کا بونا نسرین کے بونے کی طرح ہے۔ اس کے پودے لگاتے اور شاخ کو سنترہ یا لیمو کے پیڑ سے پیوند کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی ممکن ہے۔

ارغوان (ایک لال رنگ کا پھول) کی کھیتی:

ارغوان کا پیڑ بھی بڑا نہیں ہوتا۔ یہ پہاڑوں پر ہوتا ہے۔ اس کو خوبصورتی اور فائدہ کے لئے باغوں میں بھی بوتے ہیں۔ یہ پودے اور شاخ سے نکلتا ہے۔ یہ، بید، بدہ جیسے دوسرے پیڑوں سے پیوند ہوتا ہے۔

ریحان (مہندی) کی کھیتی:

شاہ سفرم بونے کا وقت روئی بونے کا وقت ہے۔ یہ چاہیے کہ پہلے زمین کو تیار کریں، پانی دیں، نرم بنائیں، بوئیں اور گوبر کو راکھ میں ملا کر ڈالیں، تو کچھ پتیاں بڑی ہوں گی اور کچھ باریک۔ جو پتیاں چھوٹی ہوں گی، ان کی مہک دوسروں سے اچھی اور بہتر ہو گی۔ اس کو بغدادی مہندی کہتے ہیں۔ اگر اس کو بیگن کے آس پاس بوتے ہیں تو قوت زیادہ ہوتی ہے۔

نرگس کی کھیتی:

نرگس کو گرم جگہوں پر خریف کی فصل میں بوئیں تا کہ جلدی اگے اور گرمی کے زمانے میں پھولے۔ ٹھنڈی جگہوں پر سورج کے برج حوت میں داخل ہونے کے وقت لگاتے ہیں۔ اگر گملے میں بوتے ہیں، تو جاڑوں میں ٹھیک ہو گی۔ جب ہوا چاروں طرف چل رہی ہو تو گھ

بسیار بیندازند، ورق آن بزرگ شود و بویش متضاعف گردد۔

فلاحت خطمی:

خطمی را در ربیع بکارند ۔ وتا آخر سال بگذارند ۔ و ازبیخ وتخم وی بروید وخیلی(۲۴۵) بگیرد۔

فلاحت اقحوان:

وقت (۲۴۶) کاشتن بابونہ نیز وقت کاشتن خطمی بود۔

فلاحت مرزنجوش:

این در گرم سیر ہابیشتر می باشد ۔ و در آن جا در فصل خریف بکارند، و در سرد سیر ہا در فصل ربیع در باغ یا در ظرف۔

فلاحت زعفران:

این را در تابستان بکارند ۔ اول زمین را نیک راست بکنند ۔و در آن مغا کہا بکنند مقدار یک یک گز بترتیب ۔ و ازعروق صغار(۲۴۷) کہ برابر فندق باشد، در آنہا بیند ازند۔ و مدت چہل روز آب ندہند ۔ وچون فصل خریف نزدیک آید۔ و اوان رستن وی برسد دوبار آب بدہند (۲۴۸)، و در ہر دہ (۲۴۹) روزی یک بار و از آن زیادہ آب ندہند ۔ وچون ہوا سرد شود، آن وآن گل کنند ۔ و برگہا بدر آورد ۔ روز بروز گل وی را بچینند، و زعفران بدر(۲۵۰) آورند ۔ تا وقتی کہ بیخ بندی (۲۵۱) شود ۔ بعد از آن زمین را نرم بکنند و زبل بخورانند، تا بور (۲۵۲) وی بیشتر شود ۔و باید کہ آب ندہند ۔ تا اواسط خریف کہ ہنگام رستن اوست ۔ و عروق آن تا مدت سہ چہار سال در زمین می ماند و بیخہا بسیار بدر می آورد۔ بمرتبہ کہ زمین نیک شود، ازین (۲۵۳) بر کنند، و در جای دیگر بنشانند یا در ہمانجا بکارند، اگر زمین دیگر نباشد۔

کے اندر لے آئیں اور اگر سورج نکل آئے تو باہر لے جائیں۔جب پھول آتے ہوں اور اس کی پیاز کڑی ہو، تو اس کی جڑ کو کھود کر دھویں کے قریب لٹکا دیں، تا کہ سوکھ جائے ۔ اور بیج کی شاخ حرکت نہ کرے ۔لیکن اس میں سوراخ نہ ہو اور کمزور نہ ہو جائے ۔ بلکہ اپنے حال پہ باقی رہے ۔ لیکن مضبوط اور بھر پور رہے ۔ جس سال اس کو لگاتے ہیں اسی سال پھول آتے ہیں، ورنہ دوسرے سال ضرور۔اس کے بہت پودے نکلتے ہیں ۔اس میں سے (کچھ) الگ کر کے دوسری جگہ بٹھا دیتے ہیں تا کہ زیادہ ہو جائیں خاص طور سے اگر اس کی زمین کو تیار کریں اور بہت زیادہ کھاد ڈالیں تو اس کے پتے بڑے ہوتے اور مہک دوگنی ہو جاتی ہے ۔

خطمی کی کھیتی:

خطمی کو ربیع کی فصل میں بوئیں اور سال کے آخر تک چھوڑ دیں ۔اسے جڑ اور بیج سے لگائیں، جو زیادہ ہوتی ہے ۔

اقحوان کی کھیتی:

بابونہ کے بونے کا وقت بھی خطمی کے بونے کا وقت ہے ۔

مرزنجوش (ایک قسم کی خوشبودار مہندی) کی کھیتی:

یہ زیادہ تر گرم علاقوں میں ہوتی ہے ۔ جہاں اس کو خریف کی فصل میں بوتے ہیں اور ٹھنڈے علاقوں میں ۔باغ میں یا گملہ میں ربیع کی فصل میں بوتے ہیں ۔

زعفران کی کھیتی:

اس کو گرمی کے زمانے میں بوتے ہیں ۔ پہلے زمین کو اچھی طرح تیار کریں اور اس میں ایک ایک گز کی دوری پہ ترتیب کے ساتھ گڑھے کھودیں اور اس میں فندق (بیر) کے برابر چھوٹے ریشے رکھ دیں اور چالیس دن تک پانی نہیں دیں ۔ جب خریف کی فصل قریب آنے اور اس کے اگنے کا زمانہ آنے تب دو بار پانی دیں اور ہر دس دن میں ایک

فلاحت خس:

وقت کاشتن کاهو اواخر خریف بود یا اواسط آن. و باید که از تخم کاهو بکارند که خاصه از برای تخم کاشته باشند، تا مشقت ضائع نشود. و بهترین وی را بزر ابیض(۲۵۴) گویند۔ وطعم آن شیرین بود. و باید که کشاده بکارند۔ وهر بار که آب دهند، زمین را نرم سازند۔ و زبل با خاکستر آمیخته درمیان برگهای آن بیندازند، تا تخم نکند و زود نشود۔ وعلفهای زیادتی را پاک کنند۔ و چنان کنند که برگهای وی چرب و براق نمایند۔وهر چند که آب وی شیرین تر و سرد تر بود، لطیف تر گردد، مانند خیار۔

فلاحت کرنب:

کلم را درموسم کاشتن پنبه بکارند ۔ و زمینش نیک راست بکنند۔ ونرم بسازند و زبل بسیار بیندازند۔

فلاحت سلق:

موسم زراعت چغندر نیز موسم کرنب بود۔ باید که زمین وی را نیک راست بکنند و عمیق بسازند۔ وزبل بسیار بخورانند (۲۵۵) تا بیخ و برگ وی قوت بگیرد۔ و گاهی تخم وی را در جای مختصر بکارند۔ و بعد از آن که بیخ و ورق وی بزرگ و غلیظ شود برگ وی را ببرند ۔وبعضی را بر کنند و در جای دیگر بنشانند ۔ و اگرخواهند که بیخ آن بسیار بزرگ شود، مغاک بزرگ بکنند ۔و در وی خاک و سرگین و گاه آمیخته بیندازند ۔ و بر وی بکارند ۔و چون بروید، شاخهای آن هم یکی شود ۔ وبعضی بر بعضی متصل گردد۔ و در وقتی که سر مغاک پر شود وبعضی را ببرند و خرج کنند، وبعضی را برای تخم بگذارند ۔و همچنین در کرنب و گذر وشلغم و ترب و مانند آنها نیز بکنند، بی تفاوت۔

بار سے زیادہ پانی نہیں دیں۔ جب ہوا ٹھنڈی ہو جاتی ہے، تو اس میں پھول اور پتے نکل آتے ہیں۔ روز بروز اس کے پھول کو چنیں اور اس سے زعفران نکالیں، یہاں تک کہ اگنا بند ہو جائے۔ اس کے بعد زمین کو نرم کریں اور گوبر ڈالیں تا کہ اس کی بور زیادہ ہو۔ یہ چاہیے کہ خریف کی فصل کے بیچ تک پانی نہ دیں۔ کیوں کہ یہ اس کے بڑھنے کا وقت ہے۔ اس کی رگیں تین یا چار سال تک زمین کے اندر رہتی ہیں۔ جس سے بہت سے پودے نکلتے ہیں۔ جتنی زیادہ زمین اچھی ہوتی ہے وہاں سے اکھاڑ کر دوسری جگہ بٹھا دیتے ہیں۔ اگر دوسری زمین نہیں ہوتی، تو وہیں بو دیتے ہیں۔

خس (کاہو) کی کھیتی:

کاہو کے بونے کا وقت خریف کی فصل کا آخری یا بیچ کا زمانہ ہے۔ یہ چاہیے کی کاہو کا بیج بوئیں۔ خاص طور سے اس کو بیج کے لئے بوئیں، تا کہ محنت ضائع (بے کار) نہ ہو۔ بہت سے لوگ اس کو بزرابیض (سفید بیج) کہتے ہیں۔ یہ کھانے میں میٹھا ہوتا ہے۔ یہ چاہیے کہ اس کو پھیلا کر بوئیں اور جتنی بار پانی دیں زمین کو نرم کریں اور گوبر یا راکھ کو اس کی پتیوں کے بیچ ڈال دیں تا کہ بیج نہ ہوں اور جلدی نہ ہوں۔ فالتو پتیوں اور کھر پتوار کو صاف کر دیں اور ایسا کریں کہ اس کی چکنی اور چمکیلی پتیاں دکھائی دیں۔ جتنا زیادہ اس کا پانی اچھا اور ٹھنڈا ہوتا ہے۔ اتنا ہی وہ کھیرا، ککڑی کی طرح اچھا ہو جاتا ہے۔

کرنب (کرم کلے) کی کھیتی:

کرم کلے کو روئی بونے کے موسم میں بوتے ہیں۔ اس کی زمین کو تیار کریں، نرم کریں اور بہت زیادہ کھاد ڈالیں۔

سلق (چقندر) کی کھیتی:

چقندر بونے کا زمانہ بھی کرم کلے کے بونے کا زمانہ ہے۔ یہ چاہیے کہ اس کی زمین کو تیار اور

فلاحت جذر:

بایدکہ زمین زردک را نیک راست بکنند ـ و پاک بسازند ـ و در وی خاک کہنہ بیند ازند ـ و در ہر روز یک بار آب بدہند ـ و گویند آن بر زمین غالب می شود۔ و خاصہ کہ دراز باشد ـ و قوت زمین را جذب کند، قریب یک گز ـ و ازین جہت مدتی بماند ـ پس باید کہ زمین (۲۵۶) اورا نیک بکنند۔ و یک سال بگذارند، تا آفتاب بخورد، وقابل زراعت شود ـ وتخم وی را از گذری بگیرند کہ از برای تخم کاشتہ باشند، تا قوی شود۔ و او را دور دور بکارند ـ چنان کہ مقدار یک گز بود، جدا ازیک دیگر وترتیب نیک بکنند ـ و اگر از شیب گذرتخم پارہ ببرند قوت نیک بگیرد ـ و این معنی در سایر تخمہا نیز متصور است، مثل چقندر وشلغم و ترب و مانند اینہا ـ

فلاحت فجل:

ترب را گاہی در ربیع بکارند ازبرای برگ وی و زود برکنند ـ و گاہی در آخر تابستان بکارند از جہت بیخ وی ـ و تا وقت سرد شدن ہوا بگذارند ـ و باید کہ وی را از تخمی بکارند کہ بعد کاشتن تخم آن را، بمکان دیگر نقل کردہ باشند۔

فلاحت شلغم:

شلغم را در اواخر تابستان بکارند ـ و ہر چند زمین وی را نیک راست کنند، بہتر بروید۔ و باید کہ تخم از شلغم باشد کہ مزروع (۲۵۷) بود، بعد از قلع، نہ از مزروع بزر ـ

فلاحت بصل:

پیاز را گاہی در وقت خریف می کارند ـ و زبل با خاکستر میدہند ـ و گاہی در وقت کاشتن پنبہ ـ و باید کہ زمین وی را نیک راست بکنند و پاک سازند ـ و در اوایل آب بسیار بدہند ـ

گہری کریں اور بہت زیادہ کھاد دیں تاکہ اس کی جڑ اور پتہ قوت حاصل کرے ۔ کبھی کبھی اس کے بیج کو تھوڑی سی جگہ میں بوتے ہیں ۔ اس کے بعد جب اس کی جڑ اور پتہ بڑا اور موٹا ہو جاتا ہے، تو اس کی پتیوں کو کاٹ دیتے ہیں اور کچھ کو اکھاڑ کر دوسری جگہ بٹھا دیتے ہیں ۔ اگر یہ چاہتے ہیں کہ اس کی جڑ بہت بڑی ہو، تو بڑا گڑھا کھودیں اور اس میں مٹی اور گوبر کو سوکھی گھاس یا بھوسا ملا کر ڈالیں اور اس میں بو دیں ۔ جب وہ اگتا ہے تو اس کی شاخیں ایک ہو جاتیں اور کچھ دوسرے سے مل جاتیں ہیں ۔ جس وقت گڑھا بھر جاتا ہے اس وقت کچھ کو کاٹتے اور خرچ کرتے ہیں اور کچھ کو بیج کے لئے چھوڑ دیتے ہے ۔ ایسا ہی کرم کلے، گاجر، شلجم، مولی (ترب) وغیرہ میں بھی ہوتا ہے اور کوئی فرق نہیں کرتے ۔

جذر (گاجر) کی کھیتی:

یہ چاہیے کہ پہلے زمین کو صاف اور تیار کریں ۔ اس میں پرانی مٹی ڈالیں اور ہر روز ایک بار پانی دیں ۔ لوگ کہتے ہیں کہ وہ پوری زمین پر پھیل جاتی ہے ۔ خاص طور سے بڑی ہو جاتی ہے اور زمین کی قوت کو کھینچتی ہے ۔ اس طرح ایک مدت تک باقی رہتی ہے ۔ پھر اس زمین کو تیار کریں اور ایک سال تک چھوڑ دیں، تاکہ دھوپ لگے اور وہ کھیتی کے قابل ہو جائے ۔ اس کا بیج بونے کے لئے گاجر سے لیتے ہیں تاکہ قوی ہو ۔ اس کو تقریباً ایک ایک گز کی دوری پر بو دیں ۔ جن کو ایک دوسرے سے الگ کریں اور اچھی طرح دیکھ بھال کریں ۔ اگر گاجر کی جڑ سے تھوڑا سا بیج کاٹ لیں، تو اچھی ہوتی ہے ۔ یہ بات چقندر، شلجم، مولی وغیرہ کے بیجوں کے لئے بھی لاگو ہوتی ہے ۔

فجل (مولی) کی کھیتی:

کبھی مولی کو ربیع میں اس کے پتوں کے لئے بوتے ہیں اور جلدی اکھاڑ لیتے ہیں اور کبھی جڑ کے لئے گرمی کے آخر میں بوتے ہیں اور ہوا ٹھنڈی ہونے تک چھوڑ دیتے ہیں ۔ یہ چاہیے کہ

وہر بار زبل بخورانند ـ و در تابستان قریب چہل روز آب بدہند، تا تخم نکنند۔

فلاحت ثوم:

زمین ثوم (۲۵۸) را نیز نیک راست بکنند ـ و زبل با خاکستر [آمیختہ] بیندازند ـ و درخریف بکارند ـ و دانہای وی بنشانند ـ وچون بروید باز زبل بخورانند ـ و در وقتی کہ ہوا سرد شود، بار دیگر زبل بخورانند ـ و در وقت ربیع نیز چنین کنند ـ و در ہرہفتہ یک بار آب بدہند ـ و درخریف ندہند ـ چندان کہ برسد و بر کنند ـ و اگرتخم وی را نیز بکارند، بروید ـ لیکن بزرگ نمی شود ـ و در ہر زمین کہ سیر بکارند، قوت آن زیادہ شود ـ ازین سبب او را درمیان نہالہا بکارند ـ

فلاحت کراث:

وقت کاشتن گندنا نیز خریف بود، پیش از سرد شدن ہوا ـ و در ربیع پیش از کاشتن پنبہ بود ـ باید کہ زمین وی را نیک راست بکنند و زبل (۲۵۹) با خاکستر آمیختہ بدہند ـ و ہر بار (۲۶۰) کہ ببرند، زمین را نرم سازند ـ و زبل با خاکستر [آمیختہ] بخورانند و آب بدہند ـ و ہر چند کہ از شیب تر ببرند زودتر بروید، و قوت زیادہ تر گیرد۔

فلاحت زنجبیل:

این را از عروق بکارند، مانند زرنباد و زردچوبہ۔

فلاحت بطیخ:

باید کہ زمین خربزہ نمناک و مرغزار و درختان نباشد تا علف غریب (۲۶۱) در وی نروید و بخارات ضائع نہ شود ـ و آن در زمین سج، شورہ شیرین تر بود (۲۶۲) و لطیف تر ـ پس باید کہ زمین نیک را اختیار کنند ـ و آن را خوب سیراب (۲۶۳) بکنند و نرم بسازند ـ و اگر بزبل

اس کو بیج سے بوئیں تا کہ اس کے بیج کو بونے کے بعد دوسری جگہ لگادیں۔

شلجم کی کھیتی:

شلجم کو گرمی کے آخر میں بوتے ہیں۔ جتنا زیادہ اس کی زمین کو تیار کرتے ہیں، اتنا ہی زیادہ اچھا اگتا ہے۔ یہ چاہیے کہ بیج اس شلجم کا ہو جو اکھاڑنے کے بعد بویا گیا ہو، بوئے ہوئے کا نہیں۔

بصل (پیاز) کی کھیتی:

پیاز کو کبھی خریف میں بوتے ہیں اور گوبر یا راکھ دیتے ہیں اور کبھی کپاس بوتے وقت۔ یہ چاہیے کہ اس کی زمین کو تیار اور صاف کریں۔ شروع میں بہت زیادہ پانی دیں اور ہر مرتبہ گوبر ڈالیں۔ گرمی کے زمانے میں تقریباً ہر چالیسویں دن پانی دیں تا کہ بیج نہ نکلے۔

ثوم (لہسن) کی کھیتی:

لہسن کی زمین کو بھی ٹھیک کریں، راکھ ملا کر گوبر ڈالیں اور خریف میں بوئیں۔ اس کے جوے لگائیں۔ جب وہ اگ آئیں تو گوبر ڈالیں اور جب ہوا ٹھنڈی ہو جائے، تو پھر دوبارہ گوبر ڈالیں۔ اسی طرح ربیع میں بھی کریں اور ہر ہفتہ میں ایک بار پانی دیں۔ لیکن خریف میں نہیں دیں، یہاں تک کہ وہ تیار ہو جائے، (تو) اس کو اکھاڑ لیں۔ اگر اس کے بیج کو بھی بوئیں، تو اگتا ہے، لیکن بڑا نہیں ہوتا۔ جس زمین میں لہسن بوتے ہیں، اس کی قوت زیادہ ہو جاتی ہے۔ اسی لئے اس کو پودوں کے بیچ میں بوتے ہیں۔

گندنا (کراث) کی کھیتی:

گندنا کے بونے کا وقت بھی خریف میں ہوا کے ٹھنڈے ہونے سے پہلے اور ربیع میں کپاس بونے سے پہلے ہوتا ہے۔ یہ چاہیے کہ اس کی زمین کو تیار کریں اور راکھ ملا کر گوبر ڈالیں۔ جس کو کاٹ لیں، اس زمین کو نرم کریں، راکھ ملا کر گوبر ڈالیں اور پانی دیں۔ جتنا

[illegible] داوان رستن وی برسد بسیار [illegible] در هر ده روز یکبار و ازان زیاده
هم [illegible] دون هوا سرد شود و ان آهنگ برآید بدر آورده [illegible] بیفشانند و بعد ازان
بدر آورند تا وقتی که پیوند بندی شود بعد ازان زمین را نرم بکنند و زبل [illegible] بپراگنند تا قوی [illegible] بیشتر
شود و باید که آب [illegible] دهند تا اواسط خریف که هنگام رستن اوست و [illegible] وقت آن تا مدت [illegible]
سالها در زمین می ماند و گیاه بسیار بدر می آورد و در هر سنه که زمین خشک شود ازین جهت بر کنند و در جای
دیگر بنشانند یا در همان جای بار [illegible] اگر زمین دیگر نباشد [illegible] سنبل هندی می باشد و بری و جبلی
و سنبل الطیب گویند [illegible] بطیخ باید که زمین خربزه نمناک و مرغزار و درختان نباشد تا [illegible]
[illegible] و بخارات ضایع نشود و ان در زمین هیچ شوره شیرین تر شود و لطیف تر
پس باید که زمین نیک را اختیار کنند و انرا خوب بکراب کنند و نرم بسازند و اگر زبل حاجت باشد بعد از
و اگر خاک کهن و عفن باشد بهتر بود خاصه خاک کهنه دیوارها و در تخم وی نیز احتیاط نیک کنند [illegible]
علیحده جدا کنند و هر چه زود تر می رسد اول بکارند مثل صیفی و خربزه [illegible] و مشتوی [illegible] گویند هر چه [illegible]
وی بیشتر باشد زود تر برسد ازانکه [illegible] کمتر باشد و گاهی خربزه را [illegible] تر نکنند بکارند
بغایت خوب شود و او را از بیخ ببرند و سر وی را بشکافند و تخم خربزه دران نهند و بخاک نرم
بپوشند و باب حاجت نباشد و در بعضی جایها همه زمستان زمینهای نشیب و مغاک آب
می اندازند تا همه اجزای آن سیراب شود بعد ازان هر چه آب [illegible] کمتر شود و فرو نشیند در روی
تخم بکارند تا وقتی که آب آخر شود و از تخم فارغ شوند و برین طریق [illegible] آب و زبل نباشد و گاهی
در بهار و تیر آب [illegible] در مرزها و مغاک می اندازند چندانکه سیراب شود بعد ازانکه آب فرو نشیند
زمین را نیک [illegible] بکنند و تخم خربزه تمام را دران بکارند اول خاک [illegible] پر بردارند
چند تا دران [illegible] و اندک خاک [illegible] نیز دران بکنند بعد ازانکه بروید [illegible]

عکس مخطوطہ گنج باد آورد [illegible]

زیادہ اس کے نچلے حصہ کو کاٹتے ہیں، اتنا ہی جلدی بڑھتا اور قوت حاصل کرتا ہے۔

زنجبیل (ادرک) کی کھیتی:

اس کو کھجور اور ہلدی کی طرح جڑ سے بوتے ہیں۔

بطیخ (خربوزہ) کی کھیتی:

یہ چاہیے کہ خربوزہ کی زمین نم نہ ہو اور اس پر سبزہ زار اور پیڑ نہ ہوں۔ یہاں تک کہ خراب گھاس تک نہ اگے اور ابخرات (گرمی) ختم نہ ہو۔ یہ ناہموار، سخت اور اوسر زمین میں بہت میٹھا اور اچھا ہوتا ہے۔ للٰہذا چاہیے کہ مناسب زمین کو اختیار کریں۔ اس کو خوب زیادہ پانی دیں اور نرم کریں۔ اگر گوبر ہو، تو ڈالیں۔ اگر مٹی پرانی اور بدبودار ہو، تو بہتر ہے۔ خاص طور سے پرانی دیواروں کی مٹی۔ اس کے بیج میں بھی احتیاط کرتے ہیں۔ جو کوئی جلدی مل جاتا ہے، اس کو پہلے بوتے ہیں مثلاً صیفی، خریفی اور شتوی۔ لوگ کہتے ہیں کہ جس میں کھو کھلاپن زیادہ ہوگا، وہ کم کھوکھلے والے سے جلدی ہوگا۔ کبھی خربوزہ کو کاٹنے والے ترنجبین کی جڑ پر بوتے ہیں، تو بہت اچھا ہوتا ہے۔ اس کو جڑ سے کاٹیں، اس کے سر کو چیریں، اس کے اندر خربوزہ کے بیج ڈال کر نرم مٹی سے ڈھانک دیں۔ اس کو پانی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کچھ جگہ پر سردیوں میں نیچی زمین اور گوھے میں پانی ڈالیں تاکہ اس کے تمام اجزاء پانی میں ڈوب جائیں۔ اس کے بعد جب اس کا پانی کم ہو جائے اور نیچے بیٹھ جائے، تب اس میں بیج بوئیں۔ یہاں تک کہ پانی ختم ہو جائے اور بیج سے ہٹ جائے۔ اس طرح پانی اور گوبر کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اگر بہار اور تیر (اساڑھ) میں پانی کمیت اور گوھے میں اتنا ڈالیں کہ بھر جائے۔ پھر جب پانی نیچے بیٹھ جائے، تو زمین کو ٹھیک کریں اور اس میں خربوزہ کے تمام بیج بو دیں۔ پہلے مٹی کو کھرپی سے نکالیں اور اس میں کچھ بیج ڈالیں اور تھوڑی سی سوکھی مٹی بھی اس میں ڈالیں۔ اس کے بعد جب اگے اور تین چار پتے نکل آئیں تو اس کے چاروں

(۲۶۴) حاجت باشد، بیندازند ـ و اگر خاک کهن وعفن باشد، بهتر بود ـ خاصه خاک کهنه دیوارها ـ و درتخم وی نیز احتیاط نیک(۲۶۵) بکنند ـ و هرجنس را علیحده جدا کنند ـ و هر چه زود تر می رسد، اول بکارند، مثل صینی وخرلیخی و شنوی ـ و گویند هر چه تجویف وی بیشتر باشد، زود تر برسد، از آن که تجویف آن کمتر باشد ـ و گاهی خربزه را بر بیخ خارترنگبین بکارند، بغایت خوب شود ـ و او را از بیخ ببر ند وسروی را بشکافند ـ وتخم خربزه در آن بنهند و بخاک نرم بپوشند ـ وبآب حاجت نباشد ـ و در بعضی جاها همه زمستان بزمینهای نشیب و مغاک آب می اندازند، تا همه اجزای سیراب شود ـ وبعد از آن هر چه آب وی کمتر شود و فرونشیند، در وی تخم بکارند، تا وقتی که آب آخرشود ـ و ازتخم فارغ شوند ـ و باین (۲۶۶) طریق (۲۶۷) حاجت بآب و زبل نباشد ـ وگاهی در بهار وتیزآب را در مزرها و مغاک می اندازند ـ چندان که پر آب (۲۶۸) شود ـ و بعد از آن که آب فرونشیند، زمین را نیک راست بکنند، و تخم خربزه تمام را در آن بکارند ـ اول خاک را بسر بیل بردارند ـ و از آن تخم چند تا در آن بیندازند و اندک خاک خشک نیز در آن بکنند ـ بعد از آن که بروید و سه چهار برگ شود و بگرد وی خاک نرم (۲۶۹) بریزند ـ و هر جا که سه چهار تا رسته باشند، یکی را بگذارند وباقی همه را دور بکنند ـ و اگر زمین بد باشد، باید که زبل را با ریگ و زرق الطیر آمیخته به بیخ آن برسانند ـ و اگر فرصت آن نباشد، زبل را(۲۷۰) بآب آمیخته بدهند ـ و درموضعی(۲۷۱) که سرما سخت باشد یا(۲۷۲) گرما سخت او را محافظت کنند ـ و مانند کاسه از سفال یا از سرگین سازند و بر بالای او بنهند ـ

فلاحت قرع:

وقت کاشتن کدو نیز وقت خربزه بود ـ و او را اکثر نزدیک دیوار خانها و گرد بستانها بکارند ـ و آن نیز مختلف می شود، باختلاف اماکن ـ و در هر جا بطوری(۲۷۳) وشکلی می باشد ـ

طرف نرم مٹی چھڑک دیں ۔ جس جگہ تین چار عدد اگ آئیں، (تو وہاں) ان مین ایک چھوڑ کر باقی سب کو الگ کر دیں ۔ اگر زمین خراب ہو تو گوبر کو ریت اور پرندوں کی بیٹ میں ملا کر اس کی جڑ میں ڈال دیں ۔ اگر اتنی فرصت نہ ہو، تو گوبر کا گھول ڈال دیں ۔ جس جگہ سخت سردی یا سخت گرمی ہوتی ہے، وہاں اس کی محافظت کرتے ہیں اور چکنی مٹی یا گوبر، پیالے کی طرح بنا کر اس کے اوپر رکھ دیتے ہیں ۔

قرع (لوکی) کی کھیتی:

لوکی بونے کا زمانہ بھی خربوزہ بونے کا زمانہ ہے ۔ اس کو زیادہ تر گھروں کی دیواروں اور باغوں کے قریب بوتے ہیں ۔ یہ بھی جگہ کے اختلاف کی وجہ سے مختلف ہوتی ہے اور ہر جگہ اسی طور اور شکل کی ہوتی ہے ۔

بادنجان (بینگن) کی کھیتی:

اس کو شروع سال میں بوتے ہیں ۔ اس کی زمین خربوزہ کی زمین کی طرح ہوتی ہے ۔ اس کو بھی تھوڑی زمین میں کھاد دے کر بوتے ہیں اور پانی دیتے ہیں ۔ یہاں تک کہ وہ اگ آتا اور اونچا ہو جاتا ہے ۔ اس کے بعد وہاں سے جہاں چاہتے لے جاتے، ترتیب کے ساتھ بٹھاتے اور پانی اور کھاد دیتے ہیں ۔ تاکہ قوت حاصل کرے اور پھل دے ۔ اس کی کئی قسمیں ہیں ۔ یہ گول، مستطیل، سفید، بیگنی، میٹھا، کڑوا، ٹھنڈا، چمک دار، پتلا اور موٹا ہوتا ہے ۔

یہ سب کتاب "شجرہ ء نہال" سے نقل کیا گیا ہے ۔

ارز (چاول) کی کھیتی:

چاول گرم جگہوں پر زیادہ ہوتا ہے ۔ اس کے بونے کا زمانہ ہندستان کے علاوہ شروع بہار ہے ۔ چاہیے کہ اس کی زمین کو تیار اور برابر کریں اور اس طرح بنائیں کہ اس پر قریب ایک گز یا اس سے زیادہ پانی جمع ہو اور ہمیشہ رہے ۔ کچھ علاقوں میں پہلے اس کے بیج کو بھگوتے

فلاحت بادنجان:

او را در اوایل سال بکارند۔ و زمین وی مانند زمین خربزه بود۔ و گاهی او را اول در زمین مختصر زبل داده، بکارند و آب بدهند۔ چندان که بروید و بلند شود۔بعد از آن، از آن جا بجای که می خواهند، ببرند و بترتیب بنشانند۔ و آب و زبل بیندازند تا قوت بگیرد و میوه بدهد۔ و آن بر انواع است، مدور و مستطیل [و] سفید و بنفشی و شیرین و تلخ و سرد (۲۷۴) و آبدار و رقیق و غلیظ۔این است، آنچه از کتاب شجره ء نهال نقل برداشته شده۔

فلاحت ارز:

برنج در گرم سیرها بیشتر می باشد۔ و اوقات کاشتن وی اوایل بهار بود، درغیر هند۔ باید که زمین وی را راست بکنند و هموار بسازند۔ و آن چنان سازند که بروی قریب یک گز یا زیاده آب جمع شود، همیشه بماند(۲۷۵)۔و دربعضی بلاد اول تخم وی را می خیسانند، چندان که ریشه بدر می آورد۔ بعد از آن در زمین راست کرده، بدست و هموار می باشند۔ و دربعضی جا اول تخم را در جای مختصر می کارند و آب می دهند۔چندان که قریب یک دست یا زیاده بلندشود۔ پس از آن جا بر می کنند و در جای که می خواهند، ترتیب بدست می نشانند۔ و بهرتقدیر باید(۲۷۶) که هرعلف زیادتی که درمیان آن بروید، همه راپاک بکنند۔ و اگرحاجت بزبل باشد(۲۷۷)، بدهند و از آب شدیدالبرودت نگاهدارند۔ و آب تیره و ریگ آمیز بیندازند که بسیار مناسب بود۔

فلاحت حنطه:

گندم درگرم سیرها و سرد سیرها می باشد۔ و کاشتن آن گاهی بآب جوبها بود و آن را ابخ(۲۷۸) گویند۔ و گاهی بآب باران (۲۷۹) و او را غذی خوانند۔ وگاهی بانمی رودها، که در وی آب باران (۲۸۰) جمع شود و او را جنس نامند۔ وبعضی هر چه بغیر آب باشد او را دیمه (۲۸۱) گویند۔باید که زمین وی را نیک پاک کنند و نرم سازند، تا علف کمتر بروید و غله قوت بگیرد و

ہیں۔ یہاں تک کہ اس میں اکھوے نکل آتے ہیں۔ پھر تیار کی ہوئی زمین میں ہاتھ سے لگاتے ہیں۔ کچھ جگہوں پر پہلے اس کے بیج کو تھوڑی جگہ میں بوتے اور پانی دیتے ہیں۔ جب وہ ایک ہاتھ یا اس سے زیادہ اونچا ہو جاتا ہے، تو اس جگہ سے اکھاڑتے ہیں۔ پھر جہاں چاہتے ہیں، ترتیب کے ساتھ ہاتھ سے بٹھا دیتے ہیں اور جو کھر پتوار اس کے بیچ اگ آتے ہیں، ان کو نکالتے ہیں۔ اگر کھاد کی ضرورت ہوتی ہے، تو دیتے ہیں اور زیادہ پانی اور ٹھنڈک سے بچاتے ہیں اور بالو ملا ہوا پانی ڈالتے ہیں، جو بہت زیادہ مناسب ہوتا ہے۔

حنطہ (گیہوں) کی کھیتی:

گیہوں گرم اور ٹھنڈے علاقوں میں ہوتا ہے۔ کبھی اس کی کھیتی دریا کے پانی سے ہوتی ہے جس کو "ایخ" کہتے ہیں اور کبھی بارش کے پانی سے جسے "غذی" کہتے ہیں۔ کبھی ندی، نالے سے کہ جس میں بارش کا پانی جمع ہوتا ہو، کھیتی کرتے ہیں، ان کو "جنس" کہتے ہیں۔ کچھ بغیر پانی کی جگہ پر بوتے ہیں، جس کو "دیمہ" کہتے ہیں۔ یہ چاہیے کہ اس کی زمین کو اچھی طرح صاف اور نرم کریں تاکہ کھر پتوار کم نکلے، غلہ کو قوت ملے اور بہت زیادہ اونچا ہو۔ زمین کے لئے بہترین چیز اس کو جوتنا ہے اور بہتر یہ ہے کہ اس کے لئے چار بیلوں سے چلنے والا پاٹا استعمال کریں اور (جوتتے وقت) قریب ایک گز چوڑائی میں اور آدھا گز گہرائی میں کھودیں۔ اسے نیچے اوپر کریں اور دور تک لے جائیں اور لائیں اور بیج کے لئے بھی ضروری ہے کہ بیج کو دوسرے بیجوں سے الگ کیا جائے اور مٹی اور ریت صاف کی جائے تاکہ اس کا اگنا آسان، قوت زیادہ اور مزہ اچھا ہو جائے۔

شعیر (جو) کی کھیتی:

جو بونے اور دیکھ بھال میں گیہوں کی طرح ہوتا ہے۔ لیکن کھیتی کی ابتداء اور اس کے پکنے میں اس سے پہلے ہے۔

ارتفاع بیشتر بیابد. و بهترین چیزها که زمین را کراب بکنند (۲۸۲)، نیکو ترین بود که او را اکثر چهار گاو می کشد و قریب یک گز زمین در عرض و نیم گز درعمق بری کنند و زیر و بالا می کنند. و بمسافت بسیار می رود و می آید. و تخم را نیز باید که از غیر جنس جدا کنند. و از خاک و ریگ پاک گردانند. تا رستن آن آسان شود. و قوت وی (۲۸۳) بیشتر گردد و لذت (۲۸۴) او خوشتر گردد.

فلاحت شعیر:

جو مانند گندم بود، در کاشتن و ترتیب کردن. فاما ابتدای زراعت و رسیدن وی پیشتر از آن بود.

فلاحت (۲۸۵) رخص:

نخود را نیز بآب روان (۲۸۶) و باران بکارند. و او را بآب بسیار حاجت نبود. خاصه در زمینی که ریگ آمیز باشد.

فلاحت ارزن:

طریق کاشتن وجق (۲۸۷) نیز مانند کاشتن گندم بود. و از وی پیشتر بکارند. و زمین آن نیک راست بکنند و سرگین بیندازند. وبعضی وی را خوشه خرد (۲۸۸) می باشد. و آن سفید و سیاه و سرخ می باشد.

فلاحت ماش:

وقت زراعت ماش وقت پنبه و سایر سبزیها بود. و او را (۲۸۹) نیز بطریق ارزن بکارند و ترتیب کنند.

فلاحت عدس:

وقت زراعت عدس نیز همان وقت معهود بود، بی تفاوت.

رخص (چنے) کی کھیتی:

چنے کی کھیتی آب رواں اور برسات کے سہارے ہوتی ہے۔اس کو زیادہ پانی کی ضرورت نہیں ہوتی۔خاص طور سے ریتیلی زمین میں۔

ارزن (چینا) کی کھیتی:

چینا بونے کا طریقہ بھی گیہوں جیسا ہے اور اس سے پہلے بوتے ہیں۔ اس کی زمین کو تیار کرتے اور گوبر ڈالتے ہیں۔اس میں کچھ چھوٹے گچھے سفید، کالے اور لال ہوتے ہیں۔

ماش کی کھیتی:

ماش کی کھیتی کا زمانہ کپاس اور تمام سبزیوں کا زمانہ ہے۔ اس کو چینا کی طرح بوتے اور لگاتے ہیں۔

عدس (مسور) کی کھیتی:

مسور کی کھیتی کا زمانہ بھی بغیر کسی فرق کے وہی پرانا زمانہ ہے۔

کرسنہ (مٹر) کی کھیتی:

مٹر کی کھیتی بھی مسور کی طرح ہے۔

قطن (کپاس) کی کھیتی:

کپاس بونے کا زمانہ دھان کا زمانہ ہے۔یہ چاہیے کہ اس زمین سے کانٹا، کھر پتوار، کوڑا کرکٹ اور سبھی نقصان دہ چیزیں دور کریں اور (زمین) نرم کریں۔ اس کے بونے کا طریقہ بھی تمام اناجوں کی طرح ہے۔ کچھ جگہ پر ایک میخ زمین کے اندر لے جاتے اور اس میں بیج ڈال کر مٹی سے ڈھانک دیتے ہیں (جسے ڈبلنگ Dibbling کہا جاتا ہے) تو بہتر اگتی ہے۔یہ معتدل اور گرم آب و ہوا میں بہتر اگتی اور زیادہ پھل دیتی ہے۔یہ نرم اور کھاری

فلاحت کرسنه:

نیز مانند عدس است۔

فلاحت قطن:

وقت کاشتن (۲۹۰) پنبه وقت شالی(۲۹۱) بود۔ بایدکه زمین وی را از علف و خار و خاشاک و سایر چیزها که مضر باشد، نیک پاک کنند و نرم بسازند۔ و کاشتن وی نیز مانند کاشتن سایر غلها بود۔ و در بعضی جاها در زمین میخی فرو می برند و در وی تخم می اندازند و بخاک پوشند، بهتر می روید۔ وآن در هوای معتدل و هوای گرم بهتر بروید و ثمره (۲۹۲) بیشتر بدهند[و] در زمین نرم و بآب شور لطیف تر بود۔

فلاحت کتان:

این را درفصل خریف بکارند ـ یا برای روغن و ریسمان و یا برای کتان ـ وآن در بلاد روم و فرنگ بسیار ی باشد و بهتر۔

فلاحت سمسم:

اوقات کاشتن کنجد نیز مانند اوقات کاشتن ماتقدم بود، مثل بید انجیر۔

فلاحت نیل:

اوقات کاشتن نیل وقت پنبه بود۔ و کاشتن آن آسان بود و رسیدنش زود تر۔

فلاحت روناس (۲۹۳):

وقت زراعت آن(۲۹۴) فصل خریف باشد۔ باید که در هر هفته یک بار آب بدهند ـ و وقت خریف بدر آورند۔ و هر زمین شوره که هیچ چیز صالح نشود، بکاشتن وی نیک بود و صلاح یابد۔

پانی میں زیادہ نفیس ہوتی ہے۔

کتان (السی) کی کھیتی:

اس کو خریف کی فصل میں، تیل، رسی یا السی کے لئے بوتے ہیں۔ یہ روم اور فرنگ میں زیادہ اور اچھی ہوتی ہے۔

سمسم (تل) کی کھیتی:

تل بونے کا زمانہ بھی وہی ہے، جیسا کہ پہلے کہا گیا مثلاً ارنڈ۔

نیل کی کھیتی:

نیل بونے کا وقت کپاس کا وقت ہے۔ اس کا بونا آسان ہے اور بہت جلدی ملتا ہے۔

روناس (مجیٹھ) کی کھیتی:

اس کی کھیتی کا زمانہ خریف ہے۔ یہ چاہیے کہ ہر ہفتہ ایک بار پانی دیں تو خریف کی فصل میں نکل آتا ہے۔ کھاری زمین میں کہ جس میں کوئی چیز اچھی نہیں ہوتی، اس کو بونے سے اچھی اور خوب ہوتی ہے۔

کزیرہ (دھنیا) کی کھیتی:

دھنیے کو کسی بھی موسم میں بو سکتے ہیں۔ لیکن خاص طور سے خریف میں بوتے ہیں۔ جیسی اس کی زمین ہو گی، ویسی ہی یہ طاقت ور، اچھی اور بہتر ہو گی۔ اس کو سبزیوں کے بیچ میں بوتے ہیں اور روز آنہ کاٹتے رہتے ہیں۔ اس طرح مولی ساگ، چقندر، پالک وغیرہ میں بھی کر سکتے ہیں۔

کمون (زیرے) کی کھیتی:

زیرے کو اونچی جگہ پر بوتے اور پانی نہیں دیتے تا کہ اس کا دانہ اچھے سے اچھا ہو۔

فلاحت گزیره:

کشنیز را در ہمہ وقت میتوان کاشتن، خاصہ در خریف۔ و ہر چند زمین (۲۹۵) وی نیک باشد و قوی، خوبتر و بہتر بروید۔ و گاہی درمیان سبز یہا نیز بکارند۔ و روز (۲۹۶) بروز ببرند و در ترب و کاہو وچقندر (۲۹۷) و اسفاناخ و مانند آن نیز چنین می توان بود۔

فلاحت کمون(۲۹۸):

زیره را بر جای بلند بکارند و آب ندہند، اصلاً۔ تا خوبتر و بہتر شود۔

فلاحت رازیانج یعنی بادیان(۲۹۹):

کہ ہندی سونف گویند۔ وقت کاشتن این نیز وقت زیره بود۔

فلاحت شبت:

کاشتن شبت نیز کاشتن رازیانج(۳۰۰) بود، در وقت و ترتیب۔

فلاحت نانخواه:

کہ ہندی (۳۰۱) اجوائن گویند۔ احوال او نیز مانند احوال شبت بود، در امور مشهوره (۳۰۲)۔

فلاحت حبہ اسودا(۳۰۳):

کیفیت زراعت سیاه دانہ ہمچو نانخواه است۔

فلاحت حلبہ وخشخاش:

ہر دو (۳۰۴) مشابہ اند در زراعت بحبہ اسودا۔

فلاحت خردل:

کیفیت سپندان نیز بطریق ما تقدم باشد۔

رازیانج یعنی بادیان کی کھیتی:

جس کو ہندی میں "سونف" کہتے ہیں۔اس کے بونے کا زمانہ بھی زیرہ بونے کا زمانہ ہے۔

شبت (سوئے) کی کھیتی:

سویا لگانے کا زمانہ بھی سونف کے بونے کا زمانہ ہے۔

نانخواہ کی کھیتی:

جس کو ہندی میں "اجوائن" کہتے ہیں۔اس کا حال بھی عام معاملات میں سوئے جیسا ہے۔

حبہ اسودا(کالے دانے) کی کھیتی:

کالے دانے کی کھیتی کی کیفیت اجوائن کی طرح ہے۔

حلبہ (میتھی)اور پوستے کی کھیتی:

یہ دونوں کالے دانے کی کھیتی سے ملتے جلتے ہیں۔

خردل (رائی) کی کھیتی:

رائی کی کیفیت بھی مذکورہ طریقے کی طرح ہے۔

رشاد (کاہو) کی کھیتی:

یہ بھی مذکورہ طریقہ سے ہے۔

چرخل کی کھیتی:

اس کی دو قسمیں ہیں۔ پہلی سفید جس کو سل کہتے ہیں اور دوسری لال جس کا اسفند نام ہے۔

خرسف کی کھیتی:

بقلۃ الحمقا (خرفے کا ساگ) اور بزر قطونا ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں۔

فلاحت رشاد (۳۰۵):

این نیز مثل ما سبق است۔

فلاحت چرخل:

و آن دو نوع است یکی سفید و آن را سل(۳۰۶) گویند و دیگری سرخ و آن را اسفند می نامند۔

فلاحت خرسف(۳۰۷) و بقلۃ الحمقا و بزر قطونا:

مشابه اند بیک دیگر۔

فلاحت سداب:

بری می باشد و کوہی و بستانی۔ بری سیاہ تر است از خردل۔ نعناع(۳۰۸) بری بود و بستانی۔

فلاحت کرفس:

آن را کہ بکارند حاجت بکاشتن دیگر نشود۔ و ہر سال از بیخ وی بدر آید۔

فلاحت ہندبا(۳۰۹) یعنی کاسنی:

بری می باشد و بستانی۔ و وقت کاشتن آن وقت کاشتن کرفس بود۔

فلاحت و زراعت کردن بعضی چیزہا (۳۱۰):

چون تخم ماش و عدس را بسرگین گاو آلودہ سازند۔ پس زراعت کنند، زود(۳۱۱) سبز شود، و بیشتر برسد۔ و باقلاء را یک شبانہ روز در آب آغشتہ کنند و بعد از آن بکارند۔ دانہای آن بزرگ شود۔ و باید کہ در وقتی بکارند کہ ماہ در محاق باشد۔ و اگر نخود را در آب گرم آغشتہ سازند یک شبانہ روز، بعد از آن بکارند، دانہای آن بزرگ شود۔ و اگر قدری با تخم جو(۳۱۲) زراعت کنند، زودتر رسد۔ و ترمس را سہ شبانہ روز در آب آغشتہ کنند، بعد از آن بکارند، تا تلخی آن کمتر شود۔

سداب کی کھیتی:

یہ زمینی، پہاڑی اور باغ کی ہوتی ہے۔ان میں زمینی رائی سے زیادہ کالی ہوتی ہے۔یہ میدانی اور باغ کا پودینہ ہوتا ہے۔

کرفس (اجمود) کی کھیتی:

اسے بونے کے بعد پھر بونے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ہر سال اسی جڑ سے پنپتا رہتا ہے۔

ہندبا یعنی کاسنی کی کھیتی:

یہ زمین اور باغ کی ہوتی ہے۔اس کے بونے کا وقت وہی ہے، جو کرفس کا ہے۔

کچھ چیزوں کی کھیتی کے بارے میں:

ماش اور مسور جیسی کچھ چیزوں کی کھیتی کرنے کے لئے بیج کو گائے کے گوبر میں ملا کر بوتے ہیں، تو کھیتی جلدی ہری اور تیار ہوتی ہے۔باقلا کو ایک دن رات (چوبیس گھنٹے) پانی میں بھگوتے، پھر بوتے ہیں۔ تو اس کے دانے بڑے ہوتے ہیں۔یہ چاہیے کہ جس وقت بوئیں، اس وقت اندھیارے پاکھ کی آخری دو تین تاریخیں ہوں۔اگر چنے کو ایک دن رات گرم پانی میں بھگوتے، پھر بوتے ہیں، تو اس کے دانے بڑے ہوتے ہیں۔اگر اس کو جو کے بیج کے ساتھ بوتے ہیں، تو فصل جلدی تیار ہوتی ہے۔ترمس (مصری سیم) کو تین دن رات پانی میں بھگوتے اور پھر بوتے ہیں۔تاکہ اس کی کڑواہٹ کم ہو۔

کچھ زراعت کے ماہرین (کسان) کہتے ہیں کہ اگر بیج جنگل سے حاصل ہو، تو اس کو پہاڑ پر بونا چاہیے اور جو پہاڑ سے حاصل ہو، اس کو جنگل میں بوئیں، تو زیادہ اچھی پیداوار ہوتی ہے۔ کچھ ماہرین کہتے ہیں کہ اگر بھیڑیے کی کھال سے چھلنی بنائیں، اس میں تین سوراخ ایسے ہوں، جس میں سے دانہ چھن سکے اور بیج کو اسی چھلنی سے چھڑکیں، تو اس کی فصل زیادہ ہو گی۔

و بعضی از اہل فلاحت گفتہ اند کہ اگر تخمی کہ در دشت حاصل شدہ باشد در کوہ (۳۱۳)باید بکارند۔ و آنچہ در کوہ (۳۱۴)حاصل شدہ باشد، در دشت بکارند، بیشتر حاصل شود ونیکو تر آید۔وبعضی گفتہ اند کہ اگر از پوست گرگ غربالی بسازند کہ آن را سی سوراخ بود بمقداری کہ در آن (۳۱۵) دانہ توان دوخت و تخم از آن غربال افشانند، ربع آن بیشتر آید۔

فائدہ

دردفع آفت زراعت:

اگر ضفدعی کہ در بیرون آب بود۔ او را زندہ گرفتہ ، درظرفی نہند۔ و آن ظرف را در وسط زمین مزروع دفن کنند۔ ویک ساعت بگذارند، بعد از آن بیرون آرند، از آفتہا محفوظ ماند و ربع آن نیکو بود ۔ و اگر عدس را با ہر تخمی مخلوط بکارند، ہر آفتی کہ بود بعدس رسد و زراعت دیگر سالم مانند۔

فائدہ

گفتہ اند کہ درخت انار و درخت مورد با ہم محبت دارند۔ و چون این (۳۱۶) دو درخت نزدیک ہم نشانند، بار بسیار آورند۔ و درخت انار کہ ضعیف شود (۳۱۷) در زمستان(۳۱۸) سرما در آن تاثیر کند۔یا آن را ببرگ کدو و ساقہای درخت کدو بپوشند، از سرما محفوظ ماند۔و ہمہ نہال را چنین نگاہ می توان داشت ۔و گفتہ اند کہ پستہ و بادام دوستان یک دیگر اند۔ چون اینہا را نزدیک یک دیگر نشانند، بار بیشتر آورند۔

تمام شد رسالۂ نخلبندی بتاریخ بست و سوم ماہ ذی قعدہ یوم دوشنبہ ۱۲۶۱ ہجری شہر کانپور، بر مکان جناب برادر صاحب قبلہ و کعبہ۔ محمد مرزا صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ فقط

فائدہ

کھیتی کی آفت کو دور کرنے کے بارے میں:

اگر ایسا مینڈک جو پانی کے باہر ہو اسے زندہ پکڑ کر برتن میں رکھیں، پھر اس برتن کو جوتی ہوئی زمین کے بیچوں بیچ دفن کر کے ایک گھنٹہ تک چھوڑ دیں۔ پھر باہر نکالیں، تو آفتوں سے محفوظ رہتا ہے اور اس کی فصل اچھی ہوتی ہے۔ اگر کسی بیج کے ساتھ تھوڑی مسور ملا کر بوئیں، تو جو آفت بھی آئے گی وہ مسور کے سر جائے گی اور دوسری کھیتی بچی رہے گی۔

فائدہ

لوگ کہتے ہیں کہ انار اور مورد (مہندی کی ایک قسم) کے پیڑ کا آپس میں لگاؤ ہوتا ہے۔ جب وہ پیڑ قریب قریب لگاتے ہیں، تو پھل زیادہ آتے ہیں۔ انار کا جو پیڑ کمزور ہوتا ہے، جاڑوں میں اس کے پھل میں ٹھنڈی تاثیر ہوتی ہے۔ (اس لئے) اسے کدو کی پتیوں اور اس کی بیل سے ڈھانک دیتے ہیں، تو سردی سے محفوظ رہتا ہے۔ اس طرح تمام پودوں کی دیکھ بھال کر سکتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ پستہ اور بادام ایک دوسرے کے دوست ہیں جب ان دونوں کو ایک دوسرے کے قریب لگایا جاتا ہے، تو پھل زیادہ آتے ہیں۔

رسالہ نخلبندی جناب برادر محمد مرزا صاحب قبلہ وکعبہ کے مکان شہر کانپور میں بتاریخ ۲۲ ذی قعدہ ۱۲۶۱ ہجری بروز دوشنبہ تمام ہوا۔ فقط۔

اختلافات نسخ

(۱) این ۔صالح وزمین بددردانستن خوبی وبدی زمین جہت۔

(۲) ای - "بر زمین" نہیں ہے۔

(۳) ای - "زمین" نہیں ہے۔

(۴) ای۔ شود۔

(۵) ای۔ گیاہ ہا۔، این۔گیاہای۔

(۶) این ۔سادہ۔

(۷) این ۔چندان۔

(۸) این۔ "پس آن آب راہچشد" نہیں ہے۔

(۹) ای - آن بحال۔

(۱۰) ای۔ در آن۔

(۱۱) ای۔ سبز خواہد شد۔

(۱۲) ای۔ "فلاحت ... کشت" نہیں ہے۔

(۱۳) آزاد۔ مخطوطہ یہاں سے شروع ہوتا ہے۔

(۱۴) ای۔ "در وقت زراعت" نہیں ہے۔

(۱۵) این ۔وسط زمان در اواخر زمان ۔، آزاد ۔در وسط زمان وبعضی در اواخر زمان ۔

(۱۶) ای ۔چہ۔

(۱۷) آزاد۔ کہ گیاہ از زمین پاک شود۔

(۱۸) این - آن رابر میگیرند۔

(۱۹) ای - "انداز ند" نہیں ہے ۔

(۲۰) ای - "و آرہ" نہیں ہے ۔

(۲۱) این ۔سبز ۔

(۲۲) ای۔ نشاندن مگر بہترین ۔

(۲۳) ای ۔است و یا اواخر۔

(۲۴) آزاد۔ "گفتہ اند درختی کہ درخزان ---- وقت درخت نشاندن۔" نہیں ہے ۔

(۲۵) این ۔درفروع و امانی آن می شود۔

(۲۶) آزاد - ازموضعی بموضعی اول آن موضع۔

(۲۷) این ۔در۔

(۲۸) این ۔بطریقی ۔

(۲۹) ای ۔چون خواہند درختن راسازند۔

(۳۰) این - آہنین۔

(۳۱) این ۔ شود شاخهای گوسپند ۔

(۳۲) این ۔ فلاحت پیوندی در معرفت پیوند کردن ۔

(۳۳) این ۔ "میخی" نہیں ہے ۔

(۳۴) این ۔ میخ آورند وساخت درخت کہ ۔

(۳۵) این ۔ در آورند در آن سوراخ ۔

(۳۶) این ۔ بخرقہ ۔

(۳۷) این ۔ مگر آنجا کہ پوست درخت بر آن پیوند شدہ غلیظ بود ۔

(۳۸) این ۔ فلاحت اشجاری کہ بر دیگری توان پیوند کرد ۔

(۳۹) این ۔ شاخ انجیر بر درخت ۔

(۴۰) این ۔ و درخت امرود چوب آن را ۔

(۴۱) این "۔ و ہمچنین اگر ۔۔۔۔۔۔۔ میوہ آن سرخ شود" نہیں ہے ۔

(۴۲) این "۔ شاخ درخت" نہیں ہے ۔

(۴۳) این ۔ "وزرد آلو و بادام پیوند توان کرد" نہیں ہے ۔

(۴۴) این ۔ فلاحت گاہ ۔

(۴۵) این و آزاد ۔ ببرمہ ۔

(۴۶) این ۔ چندانچہ غلط آن ۔

(۴۷) ای ۔ میخ ۔

(۴۸) ای ۔ بود ۔

(۴۹) این ۔ "دیگر" نہیں ہے ۔

(۵۰) این ۔ فلاحت وبعضی ۔

(۵۱) این ۔ باین ۔

(۵۲) ای ۔ مثال ۔

(۵۳) ای ۔ تر در آن ۔

(۵۴) ای ۔ نہال گیرد و شاخ ۔

(۵۵) این ۔ "آب" نہیں ہے ۔

(۵۶) ای ۔ "آب" نہیں ہے ۔

(۵۷) ای ۔ "درخت" نہیں ہے ۔

(۵۸) ای ۔ از روبین قطع ۔

(۵۹) این ۔ صحبت ۔

(۶۰) ای ۔ شدہ، این ۔ شدہ است از کتاب فلاحت ۔

(۶۱) این ۔ پارسیان گویند آبی ۔

(۶۲) این ۔ چنان کہ ۔

(۶۳) این ۔ سیب را ہمچنین بارش توان داشت ۔

(۶۴) این ۔ شفتالو را سفتوتا گویند ہر کہ خواہد کہ ۔

(۶۵) ای - بادام را دو مغز -

(۶۶) این - مغاکی در زیرین زردالو باید کرد -

(۶۷) این - باید کرد -

(۶۸) این - محافظت فلاحت -

(۶۹) این - بکارند یک پارہء -

(۷۰) این - یکسان -

(۷۱) این - ہر بند پس قطعہ قطعہ -

(۷۲) ای و این - اکندہ -

(۷۳) ای - باب -

(۷۴) این - دیگر نروید و دیگر اورا نیز نر و
مادہ باشد -

(۷۵) این - چنان کہ -

(۷۶) ای - گنج -

(۷۷) این - "یعنی" نہیں ہے -

(۷۸) این - باشند یا چہار سالہ بر کنند -

(۷۹) ای - "شراب" نہیں ہے -

(۸۰) این - بیاورند میوہ -

(۸۱) ای - تازہ -

(۸۲) این - ویران دیگر -

(۸۳) این - طلوع مادہ نہند -

(۸۴) این - فلاحت شجرۃ العنب -

(۸۵) ای - میگردد -

(۸۶) این - چنان کہ -

(۸۷) ای - "گز" نہیں ہے -

(۸۸) ای - "تمایند" نہیں ہے -

(۸۹) این - "دارند" نہیں ہے -

(۹۰) ای - یک نیم گز -

(۹۱) ای - ہر سال از آن جا را -

(۹۲) این - خاکی -

(۹۳) این - ہر دہ گز یا بست گز -

(۹۴) این - چندان کہ و نیم برسد -

(۹۵) ای - جدید و نیز از بستان -

(۹۶) ای - بسال سال و ہفت و ہشت باشد -

(۹۷) ای - میانہ وی بود -

(۹۸) این - اغراص -

(۹۹) این - ببرند -

(۱۰۰) این - بسوزانند -

(۱۰۱) این - بر سر شاخہا -

(۱۰۲) ای - بواق -

(۱۰۳) ای - کاری -

(۱۰۴) ای - خصی کنند -

(۱۰۵) این - گداختہ خرس -

(۱۰۶) این - گردد - انشاءاللہ تعالیٰ منہ -
(۱۰۷) ای - تخم نروید و بچہ شاخ -
(۱۰۸) این - بروی بآن بیالایند -
(۱۰۹) این - از چند گاہ -
(۱۱۰) این - مقدار -
(۱۱۱) آزاد - دوا بر اسفیل بیندازند -
(۱۱۲) ای - کرم و نقص اتمن -
(۱۱۳) ای - و آب و خون بروید -
(۱۱۴) ای - شیب بر دختی دوسہ تا ہفتہ دفن کنند -
(۱۱۵) ای - "بر" نہیں ہے -
(۱۱۶) این - شیب رابکنند -
(۱۱۷) ای - چنان کہ -
(۱۱۸) ای - خمیر -
(۱۱۹) این - بر میوہ ظاہر شود - منہ -
(۱۲۰) ای - غیر مثمر بکارد بریدہ -
(۱۲۱) این - آن نرم بکنند -
(۱۲۲) این - بدہند -
(۱۲۳) ای - بخورند -
(۱۲۴) این - فلاحت شجر التفاح -
(۱۲۵) ای - در بستان -

(۱۲۶) این - نیز یا خوک در بول -
(۱۲۷) ای - "درخت" نہیں ہے -
(۱۲۸) این - وا گریخ و ریشہ -
(۱۲۹) این - ترنج و اجاص -
(۱۳۰) این - فلاحت شجر الکشمیری -
(۱۳۱) این - بر کنند -
(۱۳۲) این - چنان کہ -
(۱۳۳) ای - اینہا -
(۱۳۴) این - فلاحت شجر الخوخ -
(۱۳۵) ای - و بر وقت -
(۱۳۶) ای - آن و زیرہ وادی بکارند این - آن در ترہ زاری بکارند -
(۱۳۷) این - ترہ زاری -
(۱۳۸) ای - صاحب -
(۱۳۹) ای و این - "بریسمان کرنب محکم بہ بندند" دونوں میں ہے - لیکن کرنب (کرم کلا) سے مطلب واضح نہیں ہوتا -
(۱۴۰) این - طرف را -
(۱۴۱) این - این و سیب و بہی -
(۱۴۲) این - فلاحت شجرۃ الاجاص -
(۱۴۳) ای - ترتیب این - ترمیت -

(۱۴۴) ای - خورد۔

(۱۴۵) این - چنان کہ تخم می کارند۔

(۱۴۶) این - خواہند ببرند۔

(۱۴۷) این - بر درخت قراصیا مثمرہ یا زکال یا مانند اینہا ممکن بود منہ۔

(۱۴۸) این - فلاحت شجر المشمش۔

(۱۴۹) این - بدرخت کمثری و اجاص، آزاد - بدرخت کمثری و اجاص ماند۔

(۱۵۰) این - فلاحت شجر التوت۔

(۱۵۱) ای - بچہ شاخ۔

(۱۵۲) ای - زمین در نیک راست کنند۔

(۱۵۳) این - بشویند و تخم آن بگیرند و در سایہ خشک سازند۔

(۱۵۴) آزاد - و ز ہر یک من مست ریگ می آمیزند۔

(۱۵۵) ای - بکارند۔

(۱۵۶) ای - "سال" نہیں ہے۔

(۱۵۷) ای - زمین درست کنند۔

(۱۵۸) ای - "جو بہای" نہیں ہے۔

(۱۵۹) ای - اسفل ؛ این - اسقیل۔

(۱۶۰) ای - "نافع بود ---------- سیاہ را بتوت" عبارت نہیں ہے۔

(۱۶۱) ای - یا ببر کہ شاہ بلوط۔

(۱۶۲) این - فلاحت شجر اللوز۔

(۱۶۳) ای - چنان کہ۔

(۱۶۴) ای - مغز آن ثمرہ ظاہر۔

(۱۶۵) این - فلاحت شجر النبق۔

(۱۶۶) این - ترنج تیز تلخ۔

(۱۶۷) این - و بعضی نخستین بود۔

(۱۶۸) ای - و از وی تخم وی و بچہ شاخ بروید۔

(۱۶۹) این "کہ در ہندی تیند و گویند" نہیں ہے۔

(۱۷۰) این - شجر اطبا۔

(۱۷۱) این - بزرگ۔

(۱۷۲) این - در۔

(۱۷۳) ای - خورد۔

(۱۷۴) این - پس اگر۔

(۱۷۵) این - تخم نارنج خوب۔

(۱۷۶) این - بر۔

(۱۷۷) این - فلاحت شجر الصنا جیل۔

(۱۷۸) ای - کہ از وی دندانہ بدار آید۔

(۱۷۹) ای - خوربوزہ۔
(۱۸۰) این - اول -
(۱۸۱) ای - بکار آرند۔
(۱۸۲) آزاد - فلاحت درخت کروندہ۔
(۱۸۳) ای - تر۔
(۱۸۴) این - سرما بخورد۔
(۱۸۵) این - عاشق بیچان -
(۱۸۶) این - "نام لہری" نہیں ہے۔
(۱۸۷) این - جاوہ و بلاد۔
(۱۸۸) ای - مفروق۔
(۱۸۹) این - عروق اشجار انست۔
(۱۹۰) ای - آید۔
(۱۹۱) ای - وی۔
(۱۹۲) ای - سنگھا۔
(۱۹۳) این - فلاحت شجر البقم۔
(۱۹۴) ای - طمع -
(۱۹۵) ای - جائیکہ -
(۱۹۶) این - فلاحت شجر الخلاف۔
(۱۹۷) این - آن -
(۱۹۸) این - "وبعضی بسرخی" نہیں ہے۔
(۱۹۹) ای - او رابید مشک و بر -
(۲۰۰) این - خوش لذت۔
(۲۰۱) این - باغبها نیز بکارند۔
(۲۰۲) این - فلاحت شجر الدلبت۔
(۲۰۳) این - بروا۔
(۲۰۴) ای و این - خورد۔
(۲۰۵) ای "- کمتر" نہیں ہے۔
(۲۰۶) ای - بسیار -
(۲۰۷) این - بزرگ می باشد وبلند۔
(۲۰۸) ای - سپید۔
(۲۰۹) این - فلاحت شجر الانبر یاریس۔
(۲۱۰) این - خیار چنبر -
(۲۱۱) ای - اماسیدہ -
(۲۱۲) ای و این - خورد۔
(۲۱۳) این - درخت خرما هندی بزرگ می باشد۔
(۲۱۴) این - فلاحت شجر الابلیلج -
(۲۱۵) این - فلاحت شجر البلیلج -
(۲۱۶) ای و این - خورد۔
(۲۱۷) این - گویند قرنفل مثل -
(۲۱۸) این - فلاحت شجر جوز الطیب۔
(۲۱۹) این - درخت قرفہ یک مرد -

(۲۲۰) ای ۔ "وی" نہیں ہے ۔

(۲۲۱) ای ۔ کہ خواہند ۔

(۲۲۲) این ۔ "زمین" نہیں ہے ۔

(۲۲۳) این ۔بست سی ۔

(۲۲۴) این ۔ "وطریق پیوند ۔۔۔۔۔انبہ بار خواہد آورد ۔" عبارت نہیں ہے ۔

(۲۲۵) این ۔ محل قطعہ ۔

(۲۲۶) ای ۔بقیز آلودہ در کوزہ نہند ۔

(۲۲۷) این ۔ہمان ۔

(۲۲۸) این ۔پس درخت در ہر وقت کہ خواہند ۔، آزاد ۔پس در ہر وقت کہ خواہند ۔

(۲۲۹) آزاد ۔ آفتاب گل آن ۔

(۲۳۰) این ۔ فلاحت شجر الورد ۔

(۲۳۱) ای ۔ازین درخت نیز تخم و بچہ و شاخ

(۲۳۲) ای ۔ "ہر" نہیں ہے ۔

(۲۳۳) این ۔پارہ باریک نرم ۔

(۲۳۴) ای ۔ نیز بجای یک سالہ ۔

(۲۳۵) این ۔وشاخہابدرخت دیگر پیوند ۔

(۲۳۶) ای ۔ آن ۔

(۲۳۷) این ۔ فلاحت شجر اللہ جوان ۔

(۲۳۸) ای واین ۔ خورد ۔

(۲۳۹) این ۔ ریحان بعدازوی گویند ۔

(۲۴۰) این ۔ فلاحت نرجس ۔

(۲۴۱) ای ۔ دوا ۔

(۲۴۲) این ۔ "وقتی کہ ہوا۔۔۔۔۔۔۔ببرند در" عبارت نہیں ہے ۔

(۲۴۳) ای ۔نیاورند ۔

(۲۴۴) این ۔بود ۔

(۲۴۵) این ۔وخیلی زمین بگیرد ۔

(۲۴۶) ای ۔ وقت کاشتن بابونہ گاہ نیز وقت کاشتن نیز وقت زمین کاشتن خطمی بود ۔، این ۔ وقت کاشتن بابونہ کا و نیز وقت خطمی بود ۔

(۲۴۷) ای ۔ صنعا ۔

(۲۴۸) ای ۔ ندہند ۔

(۲۴۹) ای ۔ درہیز دہ روزی ۔

(۲۵۰) ای ۔بدر تاوقتی ۔

(۲۵۱) ای ۔ زبابندی ۔

(۲۵۲) این ۔نور ۔

(۲۵۳) این ۔ازین جہت بر کنند ۔

(۲۵۴) ای ۔ وی را بر منفس گویند ۔

(۲۵۵) ای ۔ بخواہند ۔

(۲۵۶) این - "زمین" نہیں ہے -
(۲۵۷) این - کہ مزروع بزر -
(۲۵۸) این - "سیر" ہم معنی ہے -
(۲۵۹) این - وبآن زبل -
(۲۶۰) ای - "بار" نہیں ہے -
(۲۶۱) ای - عرب -
(۲۶۲) این - شود -
(۲۶۳) این - کراب -
(۲۶۴) ای - بزبل باشد -
(۲۶۵) ای - "نیک" نہیں ہے -
(۲۶۶) این - برین -
(۲۶۷) ای - "طریق" نہیں ہے -
(۲۶۸) ای - "آب" نہیں ہے -
(۲۶۹) ای - خام -
(۲۷۰) ای - زبل آمیختہ بدہند -
(۲۷۱) این - مواضع -
(۲۷۲) ای - و -
(۲۷۳) ای - بطوری کہ -
(۲۷۴) این - و تلخ نیز و آبدار -
(۲۷۵) ای - نماند -
(۲۷۶) ای - ماند -
(۲۷۷) این - "باشد" نہیں ہے -
(۲۷۸) این - ایچ -
(۲۷۹) این - بار آن و او اغذی خواہند -
(۲۸۰) این - "باران" نہیں ہے -
(۲۸۱) ای - وجہ -
(۲۸۲) ای - کنند بروان بود کہ او را چہار -
(۲۸۳) ای - "وی" نہیں ہے -
(۲۸۴) این - ولذتش خوشتر -
(۲۸۵) این - فلاحت حمص -
(۲۸۶) این - روان و آب باران -
(۲۸۷) این - دخن -
(۲۸۸) ای واین - خورد -
(۲۸۹) ای - او را بطریق از آن بکارند -
(۲۹۰) این "کاشتن" نہیں ہے -
(۲۹۱) این - سالی -
(۲۹۲) این - ثمرہ بیشتر وہد -
(۲۹۳) ای - فلاحت اوناس -، آزاد - فلاحت روباس -
(۲۹۴) ای - او -
(۲۹۵) ای - زمین وی باشد -
(۲۹۶) این - و زود بروز -

(۲۹۷)ای۔چغندر در اسفاناخ۔

(۲۹۸) آزاد۔حاشیہ پر ہے۔

(۲۹۹) این ۔ فلاحت راز یانج یعنی باد یان وسونف۔

(۳۰۰)این۔رازیانہ۔

(۳۰۱)این ۔ فلاحت نانخواہ احوال اجوائن نیز۔

(۳۰۲)این۔معہودہ۔

(۳۰۳) این ۔اس کا ذکرنہیں ہے۔'آزاد۔ فلاحت حبہ السودا۔

(۳۰۴)این۔موافق اند۔بحبۃ السودا۔

(۳۰۵) این ۔اس کا ذکرنہیں ہے۔'آزاد۔ فلاحت رشاد نیز مثل ماسبق۔

(۳۰۶)این۔صندل۔

(۳۰۷) این۔ فلاحت حرشف۔'آزاد۔فلاحت عرشف۔

(۳۰۸) ای۔ "نعناع بری بود و بستانی" نہیں ہے۔

(۳۰۹)این۔ہندیا کاسنی۔

(۳۱۰) این ۔ فلاحت در زراعت ۔'آزاد۔ فلاحت و زراعت کردن بعضی چیز ہا و مانند آن ہا۔

(۳۱۱)این۔زود تر سبز شود۔

(۳۱۲)ای۔باتخم جزر زراعت کنند۔

(۳۱۳)ای۔در کوہ بکارند۔

(۳۱۴)این۔در کوہ مایہ حاصل شدہ باشد۔

(۳۱۵)این۔در آن رود و تخم از آن۔

(۳۱۶)ای۔چون دو درخت۔

(۳۱۷)این۔بود۔

(۳۱۸)ای۔در زمستان تا بر کنند۔

کتابیات

مخطوطات

اسم مخطوطہ	نام مصنف	مخطوطہ نمبر	مملوکہ
ام العلاج	حکیم امان اللہ خان	—	ندوۃ العلماء، لکھنؤ۔
ام العلاج	حکیم امان اللہ خان	Acc No. ۱۰۹۸	خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ۔
ام العلاج	حکیم امان اللہ خان	H . L . ۲۵۸۹	خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ۔
تذکرہ ریاض الشعراء	علی قلی خان داغستانی	H . L . ۲۲۳	خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ۔
تذکرہ طاہر نصر آبادی	طاہر نصر آبادی	H . L . ۲۸۲۱	خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ۔
تذکرہ طاہر نصر آبادی	طاہر نصر آبادی	H . L . ۲۱۵	خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ۔
تذکرہ ید بیضا	غلام علی آزاد بلگرامی	۵۴۵/۵۰	سالار جنگ میوزیم، حیدر آباد۔
تذکرہ ید بیضا	غلام علی آزاد بلگرامی	—	خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ، فوٹو کاپی مملوکہ منیر جہاں، لکھنؤ۔
دیوان امانی	امان اللہ امانی حسینی	Acc. No. ۸۲	نیشنل آر کائوز آف انڈیا، نئی دہلی۔
دیوان امانی	امان اللہ امانی حسینی		محمد ولی الحق انصاری، لکھنؤ۔

رسالہء نخلبندی	امان اللہ حسینی	—	ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال، کلکتہ۔
سفینہء خوشگو	بندرابن داس خوشگو	—	مجلس شورای ملی، ایران، فوٹو کاپی مملوکہ پروفیسر محمد ولی الحق انصاری، لکھنؤ۔
طب داراشکوہی	—	۲۶۸/۸۹۲۱	آندھرا پردیش گورمنٹ اورینٹل مینسکرپٹس لائبریری اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، حیدر آباد۔
کتاب فلاحت	—	علوم فارسیہ ۵۱	مولانا آزاد لائبریری علی گڑھ۔
گل رعنا	لچھمی نرائن شفیق اورنگ آبادی	H.L.۲۲۴	خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ۔
گنج باد آورد	حکیم امان اللہ خان	۲۹۹/۸۹۵۱	آندھرا پردیش گورمنٹ اورینٹل مینسکرپٹس لائبریری اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، حیدر آباد۔
گنج باد آورد	حکیم امان اللہ خان	—	طبیہ کالج، علی گڑھ۔
گنج باد آورد	حکیم امان اللہ خان	—	ندوۃ العلماء، لکھنؤ۔
گنج باد آورد	حکیم امان اللہ خان	—	این۔بی۔آر۔آئی۔ لکھنؤ۔
نشتر عشق	حسین قلی خان عاشقی عظیم آبادی	۸۶۸	سلطان المدارس، لکھنؤ۔
ہمیشہ بہار	کشن چند اخلاص	H.L.۲۴۳	خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ۔

رخص (چنے) کی کھیتی:

چنے کی کھیتی آب رواں اور برسات کے سہارے ہوتی ہے۔ اس کو زیادہ پانی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ خاص طور سے ریتیلی زمین میں۔

ارزن (چینا) کی کھیتی:

چینا بونے کا طریقہ بھی گیہوں جیسا ہے اور اس سے پہلے بوتے ہیں۔ اس کی زمین کو تیار کرتے اور گوبر ڈالتے ہیں۔ اس میں کچھ چھوٹے گچھے سفید، کالے اور لال ہوتے ہیں۔

ماش کی کھیتی:

ماش کی کھیتی کا زمانہ کپاس اور تمام سبزیوں کا زمانہ ہے۔ اس کو چینا کی طرح بوتے اور لگاتے ہیں۔

عدس (مسور) کی کھیتی:

مسور کی کھیتی کا زمانہ بھی بغیر کسی فرق کے وہی پرانا زمانہ ہے۔

کرسنہ (مٹر) کی کھیتی:

مٹر کی کھیتی بھی مسور کی طرح ہے۔

قطن (کپاس) کی کھیتی:

کپاس بونے کا زمانہ دھان کا زمانہ ہے۔ یہ چاہیے کہ اس زمین سے کانٹا، کھر پتوار، کوڑا کرکٹ اور سبھی نقصان دہ چیزیں دور کریں اور (زمین) نرم کریں۔ اس کے بونے کا طریقہ بھی تمام اناجوں کی طرح ہے۔ کچھ جگہ پر ایک میخ زمین کے اندر لے جاتے اور اس میں بیج ڈال کر مٹی سے ڈھانک دیتے ہیں (جسے ڈبلنگ Dibbling کہا جاتا ہے) تو بہتر اگتی ہے۔ یہ معتدل اور گرم آب و ہوا میں بہتر اگتی اور زیادہ پھل دیتی ہے۔ یہ نرم اور کھاری

فلاحت کرسنہ:

نیز مانند عدس است۔

فلاحت قطن:

وقت کاشتن (۲۹۰) پنبہ وقت شالی(۲۹۱) بود۔ بایدکہ زمین وی را از علف و خار و خاشاک و سایر چیزہا کہ مضر باشد، نیک پاک کنند و نرم بسازند۔ و کاشتن وی نیز مانند کاشتن سایر غلہا بود۔ و در بعضی جایہا در زمین میخی فرو می برند و در وی تخم می اندازند و بخاک پوشند، بہتر می روید۔ و آن در ہوای معتدل و ہوای گرم بہتر بروید و ثمرہ (۲۹۲) بیشتر بدہند[و] در زمین نرم و بآب شور لطیف تر بود۔

فلاحت کتان:

این را درفصل خریف بکارند ۔یا برای روغن و ریسمان ویا برای کتان ۔ وآن در بلاد روم و فرنگ بسیار ی باشد و بہتر۔

فلاحت سمسم:

اوقات کاشتن کنجد نیز مانند اوقات کاشتن ماتقدم بود، مثل بید انجیر۔

فلاحت نیل:

اوقات کاشتن نیل وقت پنبہ بود۔ و کاشتن آن آسان بود و رسیدنش زود تر۔

فلاحت روناس (۲۹۳):

وقت زراعت آن(۲۹۴) فصل خریف باشد۔ باید کہ در ہر ہفتہ یک بار آب بدہند ۔و وقت خریف بدر آورند۔ وہر زمین شورہ کہ ہیچ چیز صلاح نشود،بکاشتن وی نیک بود و صلاح یابد۔

فلاحت کرسنه:

نیز مانند عدس است۔

فلاحت قطن:

وقت کاشتن (۲۹۰) پنبه وقت شالی(۲۹۱) بود۔ بایدکه زمین وی را از علف و خار و خاشاک و سایر چیزها که مضر باشد، نیک پاک کنند و نرم بسازند۔ و کاشتن وی نیز مانند کاشتن سایر غلها بود۔ و در بعضی جایها در زمین میخی فرو می برند و در وی تخم می اندازند و بخاک پوشند، بهتر می روید۔ و آن در هوای معتدل و هوای گرم بهتر بروید و ثمره(۲۹۲) بیشتر بدهند[و] در زمین نرم و بآب شور لطیف تر بود۔

فلاحت کتان:

این را درفصل خریف بکارند ـ یا برای روغن و ریسمان ویا برای کتان ـ و آن در بلاد روم و فرنگ بسیاری باشد و بهتر۔

فلاحت سمسم:

اوقات کاشتن کنجد نیز مانند اوقات کاشتن ماتقدم بود، مثل بید انجیر۔

فلاحت نیل:

اوقات کاشتن نیل وقت پنبه بود۔ و کاشتن آن آسان بود و رسیدنش زود تر۔

فلاحت روناس (۲۹۳):

وقت زراعت آن(۲۹۴) فصل خریف باشد۔ باید که در هر هفته یک بار آب بدهند ـ و وقت خریف بدر آورند ـ و هر زمین شوره که بهیچ چیز صالح نشود، بکاشتن وی نیک بود و صلاح یابد۔

پانی میں زیادہ نفیس ہوتی ہے۔

کتان (السی) کی کھیتی:

اس کو خریف کی فصل میں، تیل، رسی یا السی کے لئے بوتے ہیں۔ یہ روم اور فرنگ میں زیادہ اور اچھی ہوتی ہے۔

سمسم (تل) کی کھیتی:

تل بونے کا زمانہ بھی وہی ہے، جیسا کہ پہلے کہا گیا مثلاً ارنڈ۔

نیل کی کھیتی:

نیل بونے کا وقت کپاس کا وقت ہے۔ اس کا بونا آسان ہے اور بہت جلدی ملتا ہے۔

روناس (مجیٹھ) کی کھیتی:

اس کی کھیتی کا زمانہ خریف ہے۔ یہ چاہیے کہ ہر ہفتہ ایک بار پانی دیں تو خریف کی فصل میں نکل آتا ہے۔ کھاری زمین میں کہ جس میں کوئی چیز اچھی نہیں ہوتی، اس کو بونے سے اچھی اور خوب ہوتی ہے۔

کزیرہ (دھنیا) کی کھیتی:

دھنیے کو کسی بھی موسم میں بو سکتے ہیں، لیکن خاص طور سے خریف میں بوتے ہیں۔ جیسی اس کی زمین ہوگی، ویسی ہی یہ طاقت ور، اچھی اور بہتر ہوگی۔ اس کو سبزیوں کے بیچ میں بوتے ہیں اور روز انہ کاٹتے رہتے ہیں۔ اس طرح مولی ساگ، چقندر، پالک وغیرہ میں بھی کر سکتے ہیں۔

کمون (زیرے) کی کھیتی:

زیرے کو اونچی جگہ پر بوتے اور پانی نہیں دیتے تا کہ اس کا دانہ اچھے سے اچھا ہو۔

فلاحت کزیره:

کشنیز را در همه وقت میتوان کاشتن، خاصه درخریف - و هر چند زمین (۲۹۵) وی نیک باشد و قوی، خوبتر و بهتر بروید - و گاهی درمیان سبزیها نیز بکارند - و روز (۲۹۶) بروز ببرند و در ترب و کاهو وچقندر (۲۹۷) و اسفاناخ و مانند آن نیز چنین می توان بود -

فلاحت کمون(۲۹۸):

زیره را بر جای بلند بکارند و آب ندهند، اصلاً - تا خوبتر و بهتر شود -

فلاحت رازیانج یعنی بادیان(۲۹۹):

که هندی سونف گویند - وقت کاشتن این نیز وقت زیره بود -

فلاحت شبت:

کاشتن شبت نیز کاشتن رازیانج(۳۰۰) بود، در وقت و ترتیب -

فلاحت نانخواه:

که هندی(۳۰۱) اجوائن گویند - احوال او نیز مانند احوال شبت بود، در امور مشهوره (۳۰۲) -

فلاحت حبه اسودا(۳۰۳):

کیفیت زراعت سیاه دانه همچو نانخواه است -

فلاحت حلبه وخشخاش:

هر دو (۳۰۴) مشابه اند در زراعت بحبه اسودا -

فلاحت خردل:

کیفیت سپندان نیز بطریق ما تقدم باشد -

راز یانج یعنی بادیان کی کھیتی:

جس کو ہندی میں "سونف" کہتے ہیں۔اس کے بونے کا زمانہ بھی زیرہ بونے کا زمانہ ہے۔

شبت (سوئے) کی کھیتی:

سویا لگانے کا زمانہ بھی سونف کے بونے کا زمانہ ہے۔

نانخواہ کی کھیتی:

جس کو ہندی میں "اجوائن" کہتے ہیں۔اس کا حال بھی عام معاملات میں سوئے جیسا ہے۔

حبہ اسودا (کالے دانے) کی کھیتی:

کالے دانے کی کھیتی کی کیفیت اجوائن کی طرح ہے۔

حلبہ (میتھی) اور پوستے کی کھیتی:

یہ دونوں کالے دانے کی کھیتی سے ملتے جلتے ہیں۔

خردل (رائی) کی کھیتی:

رائی کی کیفیت بھی مذکورہ طریقے کی طرح ہے۔

رشاد (کاہو) کی کھیتی:

یہ بھی مذکورہ طریقہ سے ہے۔

چرخل کی کھیتی:

اس کی دو قسمیں ہیں۔ پہلی سفید جس کو سل کہتے ہیں اور دوسری لال جس کا اسفند نام ہے۔

خرسف کی کھیتی:

بقلۃ الحمقا (خرفے کا ساگ) اور بزر قطونا ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں۔

فلاحت رشاد (۳۰۵):

این نیز مثل ما سبق است۔

فلاحت چرخل:

و آن دو نوع است یکی سفید و آن را سل(۳۰۶) گویند و دیگری سرخ و آن را اسفند می نامند۔

فلاحت خرسف(۳۰۷) و بقلۃ الحمقا و بزر قطونا:

مشابہ اند بیک دیگر۔

فلاحت سداب:

بری می باشد و کوہی و بستانی۔ بری سیاہ تر است از خردل۔ نعناع(۳۰۸) بری بود و بستانی۔

فلاحت کرفس:

آن را کہ بکارند حاجت بکاشتن دیگر نشود۔ و ہر سال از بیخ وی بدر آید۔

فلاحت ہندبا(۳۰۹) یعنی کاسنی:

بری می باشد و بستانی۔ و وقت کاشتن آن وقت کاشتن کرفس بود۔

فلاحت و زراعت کردن بعضی چیزہا (۳۱۰):

چون تخم ماش و عدس را بسرگین گاو آلودہ سازند۔ پس زراعت کنند، زود(۳۱۱) سبز شود، و بیشتر برسد۔ و باقلاء را یک شبانہ روز در آب آغشتہ کنند و بعد از آن بکارند۔ دانہای آن بزرگ شود۔ و باید کہ در وقتی بکارند کہ ماہ در محاق باشد۔ و اگر نخود را در آب گرم آغشتہ سازند یک شبانہ روز، بعد از آن بکارند، دانہای آن بزرگ شود۔ و اگر قدری با تخم جو(۳۱۲) زراعت کنند، زودتر رسد۔ و ترمس را سہ شبانہ روز در آب آغشتہ کنند، بعد از آن بکارند، تا تلخی آن کمتر شود۔

سداب کی کھیتی:

یہ زمینی، پہاڑی اور باغ کی ہوتی ہے۔ان میں زمینی، رائی سے زیادہ کالی ہوتی ہے۔یہ میدانی اور باغ کا پودینہ ہوتا ہے۔

کرفس (اجمود) کی کھیتی:

اسے بونے کے بعد پھر بونے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ہر سال اسی جڑ سے پنپتا رہتا ہے۔

ہندما یعنی کاسنی کی کھیتی:

یہ زمین اور باغ کی ہوتی ہے۔اس کے بونے کا وقت وہی ہے، جو کرفس کا ہے۔

کچھ چیزوں کی کھیتی کے بارے میں:

ماش اور مسور جیسی کچھ چیزوں کی کھیتی کرنے کے لئے بیج کو گائے کے گوبر میں ملا کر بوتے ہیں، تو کھیتی جلدی ہری اور تیار ہوتی ہے۔باقلا کو ایک دن رات (چوبیس گھنٹے) پانی میں بھگوتے، پھر بوتے ہیں۔ تو اس کے دانے بڑے ہوتے ہیں۔یہ چاہیے کہ جس وقت بوئیں، اس وقت اندھیارے پاکھ کی آخری دو تین تاریخیں ہوں۔اگر چنے کو ایک دن رات گرم پانی میں بھگوتے، پھر بوتے ہیں، تو اس کے دانے بڑے ہوتے ہیں۔اگر اس کو جو کے بیج کے ساتھ بوتے ہیں، تو فصل جلدی تیار ہوتی ہے۔ترمس (مصری سیم) کو تین دن رات پانی میں بھگوتے اور پھر بوتے ہیں۔تا کہ اس کی کڑواہٹ کم ہو۔

کچھ زراعت کے ماہرین (کسان) کہتے ہیں کہ اگر بیج جنگل سے حاصل ہو، تو اس کو پہاڑ پر بونا چاہیے اور جو پہاڑ سے حاصل ہو، اس کو جنگل میں بوئیں، تو زیادہ اچھی پیداوار ہوتی ہے۔ کچھ ماہرین کہتے ہیں کہ اگر بھیڑیے کی کھال سے چھلنی بنائیں، اس میں تین سوراخ ایسے ہوں، جس میں سے دانہ چھن سکے اور بیج کو اسی چھلنی سے چھڑکیں، تو اس کی فصل زیادہ ہو گی۔

و بعضی از اہل فلاحت گفتہ اند کہ اگر تخمی کہ در دشت حاصل شدہ باشد در کوہ (۳۱۳) باید بکارند۔ و آنچہ در کوہ (۳۱۴) حاصل شدہ باشد، در دشت بکارند، بیشتر حاصل شود ونیکو تر آید۔ وبعضی گفتہ اند کہ اگر از پوست گرگ غربالی بسازند کہ آن را سی سوراخ بود بمقداری کہ در آن (۳۱۵) دانہ توان دوخت و تخم از آن غربال افشانند، ربع آن بیشتر آید۔

فائدہ

دردفع آفت زراعت:

اگر ضفدعی کہ در بیرون آب بود۔ او را زندہ گرفتہ، درظرفی نہند۔ و آن ظرف را در وسط زمین مزروع دفن کنند۔ ویک ساعت بگذارند، بعد از آن بیرون آرند، از آفتہا محفوظ ماند و ربع آن نیکو بود۔ و اگر عدس را با ہر تخمی مخلوط بکارند، ہر آفتی کہ بود بعدس رسد و زراعت دیگر سالم مانند۔

فائدہ

گفتہ اند کہ درخت انار و درخت مورد باہم محبت دارند۔ وچون این (۳۱۶) دو درخت نزدیک ہم نشانند، بار بسیار آورند۔ و درخت انارکہ ضعیف شود (۳۱۷) در زمستان (۳۱۸) سرما در آن تاثیرکند۔ یا آن را ببرگ کدو و ساقہای درخت کدو بپوشند، از سرما محفوظ ماند۔ و ہمہ نہال را چنین نگاہ می توان داشت۔ و گفتہ اند کہ پستہ و بادام دوستان یک دیگراند۔ چون اینہا را نزدیک یک دیگر نشانند، بار بیشتر آورند۔

تمام شد رسالہء نخلبندی بتاریخ بست وسوم ماہ ذی قعدہ یوم دوشنبہ ۱۲۶۱ ہجری شہر کانپور، بر مکان جناب برادر صاحب قبلہ و کعبہ۔ محمد مرزا صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ فقط

فائدہ

کھیتی کی آفت کو دور کرنے کے بارے میں:

اگر ایسا میڈک جو پانی کے باہر ہو اسے زندہ پکڑ کر برتن میں رکھیں، پھر اس برتن کو جوتی ہوئی زمین کے بیچوں بیچ دفن کر کے ایک گھنٹہ تک چھوڑ دیں۔ پھر باہر نکالیں، تو آفتوں سے محفوظ رہتا ہے اور اس کی فصل اچھی ہوتی ہے۔ اگر کسی بیج کے ساتھ تھوڑی مسور ملا کر بوئیں، تو جو آفت بھی آئے گی وہ مسور کے سر جائے گی اور دوسری کھیتی بچی رہے گی۔

فائدہ

لوگ کہتے ہیں کہ انار اور مورد (مہندی کی ایک قسم) کے پیڑ کا آپس میں لگاؤ ہوتا ہے۔ جب وہ پیڑ قریب قریب لگاتے ہیں، تو پھل زیادہ آتے ہیں۔ انار کا جو پیڑ کمزور ہوتا ہے، جاڑوں میں اس کے پھل میں ٹھنڈی تاثیر ہوتی ہے۔ (اس لئے) اسے کدو کی پتیوں اور اس کی بیل سے ڈھانک دیتے ہیں، تو سردی سے محفوظ رہتا ہے۔ اس طرح تمام پودوں کی دیکھ بھال کر سکتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ پستہ اور بادام ایک دوسرے کے دوست ہیں جب ان دونوں کو ایک دوسرے کے قریب لگایا جاتا ہے، تو پھل زیادہ آتے ہیں۔

رسالہ نخلبندی جناب برادر محمد مرزا صاحب قبلہ وکعبہ کے مکان شہر کانپور میں بتاریخ ۲۲ ذی قعدہ ۱۲۶۱ ہجری بروز دوشنبہ تمام ہوا۔ فقط۔

اختلافات نسخ

(۱) این ۔صالح وزمین بددردانستن خوبی وبدی زمین جہت۔

(۲) ای ۔"بر زمین" نہیں ہے۔

(۳) ای ۔"زمین" نہیں ہے۔

(۴) ای ۔شود۔

(۵) ای ۔ گیاہ ہا۔، این۔گیاہای۔

(۶) این ۔سادہ۔

(۷) این ۔چندان۔

(۸) این ۔"پس آن آب رابچشد" نہیں ہے۔

(۹) ای ۔ آن بحال۔

(۱۰) ای ۔در آن۔

(۱۱) ای ۔سبز خواہد شد۔

(۱۲) ای ۔"فلاحت --- کشت" نہیں ہے۔

(۱۳) آزاد مخطوطہ یہاں سے شروع ہوتا ہے۔

(۱۴) ای ۔"در وقت زراعت" نہیں ہے ۔

(۱۵) این ۔وسط زمان در اواخر زمان ۔، آزاد ۔در وسط زمان وبعضی در اواخر زمان ۔

(۱۶) ای ۔چہ۔

(۱۷) آزاد۔ کہ گیاہ از زمین پاک شود۔

(۱۸) این ۔ آن رابر میگیرند۔

(۱۹) ای ۔"اندازند" نہیں ہے ۔

(۲۰) ای ۔"و آرہ" نہیں ہے ۔

(۲۱) این ۔سبز ۔

(۲۲) ای ۔نشاندن مگر بہترین ۔

(۲۳) ای ۔است و یا اواخر۔

(۲۴) آزاد۔"گفتہ اند درختی کہ درخزان ---- وقت درخت نشاندن۔" نہیں ہے ۔

(۲۵) این ۔درفروع و امانی آن می شود۔

(۲۶) آزاد ۔ ازموضعی بموضعی اول آن موضع۔

(۲۷) این ۔در۔

(۲۸) این ۔بطریقی ۔

(۲۹) ای ۔چون خواہند در ختن را سازند۔

(۳۰) این ۔ آہنین۔

(۳۱) این -شود شاخهای گوسپند-
(۳۲) این - فلاحت پیوندی در معرفت پیوند کردن-
(۳۳) این -"یعنی" نہیں ہے -
(۳۴) این -میخ آورند وساخت درخت که-
(۳۵) این -در آورند در آن سوراخ-
(۳۶) این -بخرقه-
(۳۷) این -مگر آنجاکه پوست درخت بر آن پیوند شده غلیظ بود-
(۳۸) این - فلاحت اشجاری که بر دیگری توان پیوند کرد-
(۳۹) این -شاخ انجیر بر درخت -
(۴۰) این - ودرخت امرود چوب آن را-
(۴۱) این "-وہمچنین اگر.........میوه آن سرخ شود" نہیں ہے-
(۴۲) این "-شاخ درخت" نہیں ہے -
(۴۳) این -"وزرد آلو و بادام پیوند توان کرد" نہیں ہے-
(۴۴) این- فلاحت گاه -
(۴۵) این و آزاد- ببر مه-
(۴۶) این -چندانچه غلط آن-
(۴۷) ای -میخ-
(۴۸) ای -بود-
(۴۹) این -"دیگر" نہیں ہے -
(۵۰) این -فلاحت وبعضی-
(۵۱) این -باین -
(۵۲) ای -مثال-
(۵۳) ای - تر در آن -
(۵۴) ای -نهال گیرد و شاخ-
(۵۵) این -"آب" نہیں ہے-
(۵۶) ای -"آب" نہیں ہے -
(۵۷) ای -"درخت" نہیں ہے-
(۵۸) ای -از روبین قطع-
(۵۹) این -صحبت-
(۶۰) ای -شده، این- شده است از کتاب فلاحت-
(۶۱) این -پارسیان گویند آبی-
(۶۲) این -چنان که-
(۶۳) این -سیب را همچنین بارش توان داشت-
(۶۴) این -شفتالو را سفتوتا گویند هر که خواهد که-

(۶۵)ای -بادام را دو مغز-
(۶۶)این -مغا کی در زیرین زردالو باید کرد-
(۶۷)این- باید کرد-
(۶۸)این- محافظت فلاحت-
(۶۹)این -بکارند یک پارہ-
(۷۰)این -یکسان -
(۷۱)این -ہر بند پس قطعہ قطعہ-
(۷۲)ای و این -اکندہ-
(۷۳)ای -باب-
(۷۴)این -دیگر نروید و دیگر اورا نیز نر و مادہ باشد-
(۷۵)این- چنان کہ -
(۷۶)ای- گنج-
(۷۷)این-"یعنی"نہیں ہے-
(۷۸)این -باشد یا چہار سالہ بر کنند-
(۷۹)ای- "شراب"نہیں ہے-
(۸۰)این -بیاورند میوہ-
(۸۱)ای -تازہ-
(۸۲)این -ویران دیگر-
(۸۳)این- طلوع مادہ نہند-
(۸۴)این- فلاحت شجرۃ العنب-
(۸۵)ای- میگردد-
(۸۶)این -چنان کہ -
(۸۷)ای- "گز"نہیں ہے-
(۸۸)ای- "نمایند"نہیں ہے-
(۸۹)این- "دارند"نہیں ہے-
(۹۰)ای -یک نیم گز-
(۹۱)ای- ہر سال از آن جا را-
(۹۲)این -خاکی-
(۹۳)این- ہر دہ گز یا بست گز-
(۹۴)این -چندان کہ و نیم برسد-
(۹۵)ای -جدید و نیز از بستان-
(۹۶)ای -بسال سال وہفت وہشت باشد-
(۹۷)ای -میانہ وی بود-
(۹۸)این -اغراض-
(۹۹)این -ببرند-
(۱۰۰)این- بسوزانند-
(۱۰۱)این- بر سر شاخہا-
(۱۰۲)ای -بواق-
(۱۰۳)ای- کاری-
(۱۰۴)ای- خصی کنند-
(۱۰۵)این- گداختہ خرس-

(۳۱) این ۔شود شاخہای گوسپند۔
(۳۲) این ۔ فلاحت پیوندی در معرفت پیوند کردن۔
(۳۳) این ۔"میخی" نہیں ہے۔
(۳۴) این ۔میخ آورند وساخت درخت کہ۔
(۳۵) این ۔در آورند در آن سوراخ۔
(۳۶) این ۔بخرقہ۔
(۳۷) این ۔مگر آنجا کہ پوست درخت بر آن پیوند شدہ غلیظ بود۔
(۳۸) این ۔ فلاحت اشجاری کہ بر دیگری توان پیوند کرد۔
(۳۹) این ۔شاخ انجیر بر درخت۔
(۴۰) این ۔ ودرخت امرود چوب آن را۔
(۴۱) این "۔وہمچنین اگر ـــــــــ میوہ آن سرخ شود" نہیں ہے۔
(۴۲) این "۔شاخ درخت" نہیں ہے۔
(۴۳) این ۔"وزرد آلو و بادام پیوند توان کرد" نہیں ہے۔
(۴۴) این ۔ فلاحت گاہ۔
(۴۵) این و آزاد ۔بیر مہ۔
(۴۶) این ۔چند انچہ غلط آن۔
(۴۷) ای ۔میخ۔
(۴۸) ای ۔بود۔
(۴۹) این ۔"دیگر" نہیں ہے۔
(۵۰) این ۔فلاحت وبعضی۔
(۵۱) این ۔باین۔
(۵۲) ای ۔مثال۔
(۵۳) ای ۔ تر در آن۔
(۵۴) ای ۔نہال گیرد و شاخ۔
(۵۵) این ۔"آب" نہیں ہے۔
(۵۶) ای ۔"آب" نہیں ہے۔
(۵۷) ای ۔"درخت" نہیں ہے۔
(۵۸) ای ۔از روبین قطع۔
(۵۹) این ۔صحبت۔
(۶۰) ای ۔شدہ، این ۔شدہ است از کتاب فلاحت۔
(۶۱) این ۔پارسیان گویند آبی۔
(۶۲) این ۔چنان کہ۔
(۶۳) این ۔سیب را ہمچنین بارش توان داشت۔
(۶۴) این ۔ شفتالو را سفتوتا گویند ہر کہ خواہد کہ۔

(۱۰۶) این ۔ گردد۔ انشاءاللہ تعالیٰ منہ۔

(۱۰۷) ای ۔ تخم نروید و بچہ شاخ۔

(۱۰۸) این ۔ بروی بآن بیالایند۔

(۱۰۹) این ۔از چند گاہ۔

(۱۱۰) این ۔مقدار۔

(۱۱۱) آزاد ۔دوا بر اسفیل بیندازند۔

(۱۱۲) ای ۔ کرم و نقص ایمن۔

(۱۱۳) ای ۔ و آب وخون بروید۔

(۱۱۴) ای ۔ شیب بر دختی دوسہ تا ہفتہ دفن کنند۔

(۱۱۵) ای ۔ "بر" نہیں ہے۔

(۱۱۶) این ۔شیب رابکنند۔

(۱۱۷) ای ۔چنان کہ۔

(۱۱۸) ای ۔ خمیر۔

(۱۱۹) این ۔بر میوہ ظاہر شود۔منہ۔

(۱۲۰) ای ۔ غیر مثمر بکارد بریدہ۔

(۱۲۱) این ۔ آن نرم بکنند۔

(۱۲۲) این ۔بدہند۔

(۱۲۳) ای ۔بخورند۔

(۱۲۴) این ۔ فلاحت شجر التفاح۔

(۱۲۵) ای ۔ در بستان۔

(۱۲۶) این ۔ نیز یا خوک در بول۔

(۱۲۷) ای ۔ "درخت" نہیں ہے۔

(۱۲۸) این ۔وا گریخ و ریشہ۔

(۱۲۹) این ۔ ترنج و اجاص۔

(۱۳۰) این ۔ فلاحت شجرالکشمیری۔

(۱۳۱) این ۔بر کنند۔

(۱۳۲) این ۔چنان کہ۔

(۱۳۳) ای ۔اینہا۔

(۱۳۴) این ۔ فلاحت شجر الخوخ۔

(۱۳۵) ای ۔ و برو قوت۔

(۱۳۶) ای ۔ آن و زیرہ وادی بکارند این ۔ آن در ترہ زاری بکارند۔

(۱۳۷) این ۔ ترہ زاری۔

(۱۳۸) ای ۔صاحب۔

(۱۳۹) ای و این ۔ "بریسمان کرنب محکم بہ بندند" دونوں میں ہے۔ لیکن کرنب (کرم کلا) سے مطلب واضح نہیں ہوتا۔

(۱۴۰) این ۔طرف را۔

(۱۴۱) این ۔این و سیب و بہی۔

(۱۴۲) این ۔ فلاحت شجرۃ الاجاص۔

(۱۴۳) ای ۔ ترتیب این ۔ ترمیت۔

(۱۴۴) ای۔ خورد۔

(۱۴۵) این ۔چنان کہ تخم می کارند۔

(۱۴۶) این ۔خواہند ببرند۔

(۱۴۷) این ۔بر درخت قراصیا مثمرہ یا زکال یا
مانند اینہا ممکن بود منہ۔

(۱۴۸) این۔ فلاحت شجر المشمش۔

(۱۴۹) این ۔بدرخت کمثری و اجاص، آزاد۔
بدرخت کمثری و اجاص ماند۔

(۱۵۰) این ۔ فلاحت شجر التوت۔

(۱۵۱) ای ۔بچہ شاخ۔

(۱۵۲) ای ۔ زمین در نیک راست کنند۔

(۱۵۳) این ۔بشویند وتخم آن بگیرند و در سایہ
خشک سازند۔

(۱۵۴) آزاد ۔و زہر یک من مست ریگ می
آمیزند۔

(۱۵۵) ای ۔ بکارند۔

(۱۵۶) ای ۔"سال" نہیں ہے۔

(۱۵۷) ای ۔ زمین درست کنند۔

(۱۵۸) ای ۔"جو۔ہای" نہیں ہے۔

(۱۵۹) ای ۔اسفل ، این ۔اسقیل۔

(۱۶۰) ای ۔"نافع بود ------------سیاہ را
بتوت" عبارت نہیں ہے۔

(۱۶۱) ای ۔یا ہر کہ شاہ بلوط۔

(۱۶۲) این ۔ فلاحت شجر اللوز۔

(۱۶۳) ای ۔چنان کہ۔

(۱۶۴) ای ۔ مغز آن ثمرہ ظاہر۔

(۱۶۵) این ۔ فلاحت شجر النبق۔

(۱۶۶) این ۔ ترنج تیز تلخ۔

(۱۶۷) این ۔وبعضی نخستین بود۔

(۱۶۸) ای ۔ و از وی تخم وی و بچہ شاخ
بروید۔

(۱۶۹) این "کہ در ہندی تیند وگویند" نہیں
ہے۔

(۱۷۰) این ۔ شجر اطبا۔

(۱۷۱) این ۔بزرگ۔

(۱۷۲) این ۔ در۔

(۱۷۳) ای ۔ خورد۔

(۱۷۴) این ۔پس اگر۔

(۱۷۵) این ۔ تخم نارنج خوب۔

(۱۷۶) این ۔بر۔

(۱۷۷) این ۔ فلاحت شجر الناجیل۔

(۱۷۸) ای ۔ کہ از وی دندانہ بدار آید۔

(۱۷۹) ای - خوربوزه۔

(۱۸۰) این - اول -

(۱۸۱) ای - بکار آرند۔

(۱۸۲) آزاد - فلاحت درخت کرونده -

(۱۸۳) ای - تر -

(۱۸۴) این - سرما نخورد۔

(۱۸۵) این - عاشق پیچان -

(۱۸۶) این - "نام لہری" نہیں ہے۔

(۱۸۷) این - جاوه و بلاد۔

(۱۸۸) ای - مفروق۔

(۱۸۹) این - عروق اشجار انست -

(۱۹۰) ای - آید۔

(۱۹۱) ای - وی -

(۱۹۲) ای - سنگہا۔

(۱۹۳) این - فلاحت شجر البقم -

(۱۹۴) ای - طمع -

(۱۹۵) ای - جائیکه -

(۱۹۶) این - فلاحت شجر الخلاف۔

(۱۹۷) این - آن -

(۱۹۸) این - "وبعضی بسرخی" نہیں ہے۔

(۱۹۹) ای - او را بید مشک و ہر -

(۲۰۰) این - خوش لذت۔

(۲۰۱) این - باغہا نیز بکارند -

(۲۰۲) این - فلاحت شجر الدلت -

(۲۰۳) این - بروا۔

(۲۰۴) ای واین - خورد۔

(۲۰۵) ای "- کمتر" نہیں ہے -

(۲۰۶) ای - بسیار -

(۲۰۷) این - بزرگ می باشد وبلند۔

(۲۰۸) ای - سپید۔

(۲۰۹) این - فلاحت شجر الانبر یاریس -

(۲۱۰) این - خیار چنبر -

(۲۱۱) ای - اماسیده -

(۲۱۲) ای واین - خورد۔

(۲۱۳) این - درخت خرما هندی بزرگ می باشد۔

(۲۱۴) این - فلاحت شجر الاہلیلج -

(۲۱۵) این - فلاحت شجر البلیلج -

(۲۱۶) ای و این - خورد۔

(۲۱۷) این - گویند قرنفل مثل -

(۲۱۸) این - فلاحت شجر جوز الطیب۔

(۲۱۹) این - درخت قرفه یک مرد۔

(۲۲۰) ای ۔ "وی" نہیں ہے ۔

(۲۲۱) ای ۔ کہ خواہند ۔

(۲۲۲) این ۔ "زمین" نہیں ہے ۔

(۲۲۳) این ۔ بست سی ۔

(۲۲۴) این ۔ "وطریق پیوند ۔۔۔۔۔۔انبہ بار خواہد آورد ۔" عبارت نہیں ہے ۔

(۲۲۵) این ۔ محل قطعہ ۔

(۲۲۶) ای ۔ بقیر آلودہ در کوزہ نہند ۔

(۲۲۷) این ۔ ہمان ۔

(۲۲۸) این ۔ پس درخت در ہر وقت کہ خواہند ۔ آزاد ۔ پس در ہر وقت کہ خواہند ۔

(۲۲۹) آزاد ۔ آفتاب گل آن ۔

(۲۳۰) این ۔ فلاحت شجر الورد ۔

(۲۳۱) ای ۔ ازین درخت نیز تخم و بچہ وشاخ

(۲۳۲) ای ۔ "ہر" نہیں ہے ۔

(۲۳۳) این ۔ پارہ باریک نرم ۔

(۲۳۴) ای ۔ نیز بجای یک سالہ ۔

(۲۳۵) این ۔ وشاخہابدرخت دیگر پیوند ۔

(۲۳۶) ای ۔ آن ۔

(۲۳۷) این ۔ فلاحت شجر الله جوان ۔

(۲۳۸) ای واین ۔ خورد ۔

(۲۳۹) این ۔ ریحان بعد از وی گویند ۔

(۲۴۰) این ۔ فلاحت نرجس ۔

(۲۴۱) ای ۔ دوا ۔

(۲۴۲) این ۔ "وقتی کہ ہوا ۔۔۔۔۔۔۔ببرند در" عبارت نہیں ہے ۔

(۲۴۳) ای ۔ نیاورند ۔

(۲۴۴) این ۔ بود ۔

(۲۴۵) این ۔ وخیلی زمین بگیرد ۔

(۲۴۶) ای ۔ وقت کاشتن بابونہ گاہ نیز وقت کاشتن نیز وقت زمین کاشتن خطمی بود ۔ این ۔ وقت کاشتن بابونہ کا ونیز وقت خطمی بود ۔

(۲۴۷) ای ۔ صنعا ۔

(۲۴۸) ای ۔ ندہند ۔

(۲۴۹) ای ۔ درہیز دہ روزی ۔

(۲۵۰) ای ۔ بدر تا وقتی ۔

(۲۵۱) ای ۔ زبابندی ۔

(۲۵۲) این ۔ نور ۔

(۲۵۳) این ۔ ازین جہت بر کنند ۔

(۲۵۴) ای ۔ وی را بر منفس گویند ۔

(۲۵۵) ای ۔ بخواہند ۔

(۲۵۶) این ۔ "زمین" نہیں ہے۔

(۲۵۷) این ۔ کہ مزروع بزر۔

(۲۵۸) این ۔ "سیر" ہم معنی ہے۔

(۲۵۹) این ۔ وبآن زبل۔

(۲۶۰) ای ۔ "بار" نہیں ہے۔

(۲۶۱) ای ۔ عرب۔

(۲۶۲) این ۔ شود۔

(۲۶۳) این ۔ کراب۔

(۲۶۴) ای ۔ بزبل باشد۔

(۲۶۵) ای ۔ "نیک" نہیں ہے۔

(۲۶۶) این ۔ برین۔

(۲۶۷) ای ۔ "طریق" نہیں ہے۔

(۲۶۸) ای ۔ "آب" نہیں ہے۔

(۲۶۹) ای ۔ خام۔

(۲۷۰) ای ۔ زبل آمیختہ بدہند۔

(۲۷۱) این ۔ مواضع۔

(۲۷۲) ای ۔ و۔

(۲۷۳) ای ۔ بطوری کہ۔

(۲۷۴) این ۔ و تلخ نیز و آبدار۔

(۲۷۵) ای ۔ نماند۔

(۲۷۶) ای ۔ ماند۔

(۲۷۷) این ۔ "باشد" نہیں ہے۔

(۲۷۸) این ۔ ایچ۔

(۲۷۹) این ۔ بار آن و او اغذی خواہند۔

(۲۸۰) این ۔ "باران" نہیں ہے۔

(۲۸۱) ای ۔ وجہ۔

(۲۸۲) ای ۔ کنند بروان بود کہ او را چہار۔

(۲۸۳) ای ۔ "وی" نہیں ہے۔

(۲۸۴) این ۔ ولذتش خوشتر۔

(۲۸۵) این ۔ فلاحت حمص۔

(۲۸۶) این ۔ روان و آب باران۔

(۲۸۷) این ۔ دخن۔

(۲۸۸) ای واین ۔ خورد۔

(۲۸۹) ای ۔ او را بطریق از آن بکارند۔

(۲۹۰) این "کاشتن" نہیں ہے۔

(۲۹۱) این ۔ سالی۔

(۲۹۲) این ۔ ثمرہ بیشتر دہد۔

(۲۹۳) ای ۔ فلاحت اوناس ۔، آزاد ۔ فلاحت روباس۔

(۲۹۴) ای ۔ او۔

(۲۹۵) ای ۔ زمین وی باشد۔

(۲۹۶) این ۔ و زود بروز۔

(۲۹۷) ای۔ چقندر در اسفاناخ۔

(۲۹۸) آزاد۔ حاشیہ پر ہے۔

(۲۹۹) این۔ فلاحت رازیانج یعنی بادیان وسونف۔

(۳۰۰) این۔ رازیانہ۔

(۳۰۱) این۔ فلاحت نانخواہ احوال اجوائن نیز۔

(۳۰۲) این۔ معہودہ۔

(۳۰۳) این۔ اس کا ذکر نہیں ہے۔ آزاد۔ فلاحت حبہ السودا۔

(۳۰۴) این۔ موافق اند۔ بحبۃ السودا۔

(۳۰۵) این۔ اس کا ذکر نہیں ہے۔ آزاد۔ فلاحت رشاد نیز مثل ماسبق۔

(۳۰۶) این۔ صندل۔

(۳۰۷) این۔ فلاحت حرشف۔ آزاد۔ فلاحت عرشف۔

(۳۰۸) ای۔ "نعناع بری بود و بستانی" نہیں ہے۔

(۳۰۹) این۔ ہندیا کاسنی۔

(۳۱۰) این۔ فلاحت در زراعت۔ آزاد۔ فلاحت و زراعت کردن بعضی چیزہا و مانند آں ہا۔

(۳۱۱) این۔ زود تر سبز شود۔

(۳۱۲) ای۔ باتخم جزر زراعت کنند۔

(۳۱۳) ای۔ در کوہ بکارند۔

(۳۱۴) این۔ در کوہ مایہ حاصل شدہ باشد۔

(۳۱۵) این۔ در آں رود و تخم از آں۔

(۳۱۶) ای۔ چوں دو درخت۔

(۳۱۷) این۔ بود۔

(۳۱۸) ای۔ در زمستان تا بر کنند۔

کتابیات

مخطوطات

اسم مخطوط	نام مصنف	مخطوطہ نمبر	مملوکہ
ام العلاج	حکیم امان اللہ خان	—	ندوۃ العلماء، لکھنؤ۔
ام العلاج	حکیم امان اللہ خان	Acc No. ۱۰۹۸	خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ۔
ام العلاج	حکیم امان اللہ خان	H.L.۲۵۸۹	خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ۔
تذکرہ ریاض الشعراء	علی قلی خان داغستانی	H.L.۲۲۳	خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ۔
تذکرہ طاہر نصر آبادی	طاہر نصر آبادی	H.L.۳۸۳۱	خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ۔
تذکرہ طاہر نصر آبادی	طاہر نصر آبادی	H.L.۲۱۵	خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ۔
تذکرہ ید بیضا	غلام علی آزاد بلگرامی	۵۴۵/۵۰	سالار جنگ میوزیم، حیدر آباد۔
تذکرہ ید بیضا	غلام علی آزاد بلگرامی	—	خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ، فوٹو کاپی مملوکہ منیر جہاں، لکھنؤ۔
دیوان امانی	امان اللہ امانی حسینی	Acc. No. ۸۳	نیشنل آرکائوز آف انڈیا، نئی دہلی۔
دیوان امانی	امان اللہ امانی حسینی		محمد ولی الحق انصاری، لکھنؤ۔

رسالہء نخلبندی	امان اللہ حسینی	—	ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال، کلکتہ۔
سفینہء خوشگو	بندرابن داس خوشگو	—	مجلس شورای ملی، ایران، فوٹو کاپی مملوکہ پروفیسر محمد ولی الحق انصاری، لکھنؤ۔
طب داراشکوہی	—	۲۶۸/۸۹۲۱	آندھرا پردیش گورمنٹ اورینٹل مینسکرپٹس لائبریری اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، حیدر آباد۔
کتاب فلاحت	—	علوم فارسیہ ۵۱	مولانا آزاد لائبریری علی گڑھ۔
گل رعنا	لچھمی نرائن شفیق اورنگ آبادی	H. L. ۲۲۴	خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ۔
گنج باد آورد	حکیم امان اللہ خان	۲۹۹/۸۹۵۱	آندھرا پردیش گورمنٹ اورینٹل مینسکرپٹس لائبریری اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، حیدر آباد۔
گنج باد آورد	حکیم امان اللہ خان	—	طبیہ کالج، علی گڑھ۔
گنج باد آورد	حکیم امان اللہ خان	—	ندوۃ العلماء، لکھنؤ۔
گنج باد آورد	حکیم امان اللہ خان	—	این۔بی۔آر۔آئی۔ لکھنؤ۔
نشتر عشق	حسین قلی خان عاشقی عظیم آبادی	۸۶۸	سلطان المدارس، لکھنؤ۔
ہمیشہ بہار	کشن چند اخلاص	H. L. ۲۴۳	خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ۔

مطبوعات

اسم کتاب	اسم مصنف/مرتب	مطبع	سنہ اشاعت
اویماق مغل	میرزا محمد عبدالقادر خاں	روز بازار، امر تسر۔	۱۳۱۹ھ
ببلو گرافی	—	انڈین نیشنل سائنس اکادمی، دہلی۔	—
تاریخ مشاہیر اسلام جلد چہارم	—	—	—
تذکرہ شعراء	محمد عبدالغنی خاں	انسٹی ٹیوٹ گزٹ، علی گڑھ۔	۱۹۱۶ء
تذکرہ نصر آبادی	میرزا محمد طاہر نصر آبادی اصفہانی	چاپخانہ ارمغان، تہران	۱۳۱۷ش ھ
توزک جہانگیری	تصحیح سید احمد	پرائیویٹ پریس، علی گڑھ۔	۱۲۸۱ھ/۱۸۶۴ء
دانش شمارہ "۱۰"	—	مرکز تحقیقات فارسی ایران وپاکستان، اسلام آباد، پاکستان۔	۱۹۸۸ء/۱۳۶۶ش ھ
رقعات امان اللہ حسینی	امان اللہ حسینی	منشی نول کشور۔	۱۲۹۰ھ/۱۸۷۳ء
فرہنگ سخنوران	دکتر ع۔ خیام پور	تبریز، ایران۔	۱۳۲۰ش ھ
فہرست مشترک نسخہ ہای خطی فارسی پاکستان جلد اول،	احمد منزوی،	مرکز تحقیقات فارسی ایران وپاکستان، اسلام آباد۔	۱۹۸۲ء
فہرست مشترک نسخہ ہای خطی فارسی پاکستان، جلد پنجم	احمد منزوی	مرکز تحقیقات فارسی ایران وپاکستان، اسلام آباد۔	۱۹۸۶ء
کلمات الشعراء	محمد افضل سرخوش مرتبہ محمد حسین محوی لکھنوی	مدراس یونیورسٹی اسلامک سیریز، مدراس۔	۱۹۵۱ء

مآثر جہانگیری	خواجہ کامگار حسینی مقدمہ و حواشی عذرا علوی	ایشیا پبلشنگ ہاؤس، بمبئی۔	۱۹۷۸ء
مغل ہندوستان کا طریق زراعت	ڈاکٹر عرفان حبیب	ترقی اردو بورڈ، دہلی۔	—
مفتاح التواریخ	طامس ولیم بیل	مطلع الاخبار، آگرہ۔	۱۸۴۹ء
منتخب التواریخ	حکیم جواہر لعل	منشی نول کشور، لکھنؤ۔	۱۸۶۰ء
نیرنگ زمانہ	شیخ علی حسن	نظامی پریس، لکھنؤ۔	—

عباس

سید محمد تقی علی عابدی

